عمران سیریز

زیرو واسٹری

مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

زیرو لاسٹری

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ ملتان

چند باتیں

محترم قارئین سلام مسنون۔ نیا ناول زیرو لاسٹری آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ جادو سحر کا چرچا اب قدیم دور کی بات لگتی ہے اور موجودہ سائنس کے دور میں ایسی چیزوں کے وجود پر مشکل سے ہی کسی کو یقین آسکتا ہے عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ جادو اور سحر جہالت کے دور کی بات ہے اور لوگ اس قدیم زمانے میں جادو اور سحر پر اس لئے یقین رکھتے تھے کہ وہ سائنس سے نابلد تھے۔ لیکن کیا دنیا میں صرف وہی ایک ہی نظام موجود ہے جسے ہم صرف اپنے حواس خمسہ سے معلوم کر سکتے ہیں یا جسے صرف عقل کی کسوٹی پر ہی پرکھا جا سکتا ہے۔ کیا اس کے علاوہ اس کائنات میں اور کسی نظام کا وجود نہیں ہے؟

ایسی سوچ ہماری کم علمی پر منحصر ہے۔ اس دنیا میں لاتعداد ایسے نظام موجود ہیں جو ہمارے حواس خمسہ اور عقل کی کسوٹی سے ماورا ہیں۔ البتہ ان نظام کو ہم دو قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایسے نظام جن کا تعلق نیکی سے ہو۔ خیر سے ہو۔ وہ روحانیت کہلاتے ہیں۔ نبیوں کے معجزات۔ بزرگان دین کی کرامات کا تعلق انہی نظام سے ہوتا ہے۔ ان سے خیر اور نیکی کی خوشبو کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا ہے۔ لیکن ایک قسم دوسرے نظام کی بھی ہے جنہیں شیطانی طاقتیں کہا جاتا ہے۔ ان کا تعلق برائی سے ہوتا ہے۔ شر سے ہوتا ہے۔ انہیں ہم جادو اور سحر

لکھتے ہیں۔ ایسے نظام سے انکار بہرحال نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بات دوسری ہے کہ اس دنیا میں ان نظام کی مہارت کا دعویٰ کرنے والوں کی اصل حقیقت کیا ہے۔ بہرحال جادو اور سحر کا وجود ہوتا ہے۔

اس ناول میں عمران کا ٹکراؤ ایک ایسے جدید دور کے آدمی سے ہوتا ہے جو موجودہ دنیاوی علوم کا بھی ماہر ہے اور شیطانی طاقتوں جادو اور سحر میں بھی مہارت تامہ کا درجہ رکھتا تھا۔ چنانچہ عمران کو بھی اس کے مقابلے میں رُوحانی طاقتوں کا سہارا لینا پڑا۔ اس طرح یہ ناول قدیم دور کے سحر اور جادو کے پُراسرار دھندلکوں میں لپٹا ہوا ایک ایسی پُراسرار کہانی پر مشتمل ہے جو قدیم دور کی پُراسراریت اور جدید دور کی دانش مندی دونوں پر بیک وقت مشتمل ہے۔ اس لحاظ سے یہ جاسوسی ادب میں قطعی منفرد اور مختلف انداز کا ناول ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کو یہ ناول ہر لحاظ سے پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجیے گا۔ مگر ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجیے۔

حسن ابدال سے جناب رفیق احمد سیال صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے نئے ناول زاراک اور برانٹ سٹون اپنی اپنی جگہ انتہائی دلچسپ اور کامیاب ناول ہیں۔ زاراک کے منفرد اور دلچسپ کردار نے واقعی بے حد متاثر کیا ہے۔ اُمید ہے آپ آئندہ کسی ناول میں زاراک اور عمران کا مقابلہ ذرا کھل کر کرائیں گے تاکہ زاراک کی اصل صلاحیتیں بھی کھُل کر سامنے آسکیں۔

محترم رفیق احمد سیال صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ زاراک واقعی مختلف ٹائپ کا کردار ہے اور آپ تو آپ اس کا یہ منفرد کردار عمران کو بھی پسند آیا ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ عمران خود اس کردار سے دوسری ملاقات کا خواہش مند ہوگا اور اتنا تو آپ جانتے ہی ہیں کہ پہلی کے بعد دوسری ملاقات میں بے تکلفی ذرا زیادہ ہی بڑھ جاتی ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ دوسری ملاقات کب ہوتی ہے تو اس کا انتظار آپ کے ساتھ ساتھ مجھے بھی ہے اور عمران کو بھی یقیناً ہوگا۔

پشاور شہر سے جناب سعید الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے تمام ناول میری لائبریری میں موجود ہیں لیکن میرے لئے مسئلہ یہ ہے کہ مجھ سے پہلے آپ کا ناول میرے والد صاحب پڑھتے ہیں اور جب تک وہ پڑھ نہ لیں مجھے انتہائی بے چینی سے انتظار کرنا پڑتا ہے اصل بات یہ ہے کہ پہلے جب میں آپ کے ناول پڑھتا تھا تو والد صاحب سخت ناراض ہوتے تھے جس پر مجبوراً مجھے آپ کا ناول "ایکشن گروپ" انہیں زبردستی پڑھوانا پڑا۔ اور بس اس کے بعد اب حالت یہ ہے کہ وہ نیا ناول پڑھنے کے لئے مجھ سے بھی زیادہ بے چین ہوتے ہیں۔ کیا آپ اس مسئلے کا کوئی حل بتا سکتے ہیں؟

محترم سعید الرحمٰن صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ مسئلے کا حل تو بے حد آسان ہے کہ آپ اپنی لائبریری میں ایک کی بجائے دو نئے ناول کے دو سیٹ رکھا کریں۔ ایک والد صاحب کے لئے اور دوسرا اپنے لئے۔ لیکن اگر آپ کسی وجہ سے ایسا نہ کر سکیں تو پھر اس کا ایک اور حل بھی ہے کہ آپ ایک ناول اپنی

والدہ صاحبہ کو پڑھا دیں۔ اس کے بعد یقیناً آپ کے والد صاحب کو
بھی بالکل اسی طرح بے قراری سے انتظار کرنا پڑے گا جس طرح
اب آپ کو کرنا پڑتا ہے لیکن یہ سوچ لیں کہ پھر آپ کو تیسرے نمبر پر
ناول پڑھنے کے لئے ملا کرے گا۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

آٹھ سلنڈر کار انتہائی تیز رفتاری سے فراخ سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے
بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوانا تھا جبکہ اس کی سائیڈ سیٹ
پر تنویر تھا۔ عقبی سیٹ پر عمران اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ عمران اور تنویر دونوں
کے چہروں پر ایکریمی میک اپ تھا۔ عمران کے سر پر جو وگ تھی اس کے
مطابق اس کا سر آدھے سے زیادہ گنجا تھا۔ اس کی آنکھوں پر نفیس فریم
کی عینک تھی۔ اس نے بہترین تراش کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ
میں ایک بریف کیس تھا جس کے ہینڈل کے ساتھ لگی ہوئی فولادی زنجیر
اس کی کلائی میں موجود لوہے کے کڑے کے ساتھ منسلک تھی۔ تنویر نے بڑے
بڑے خانوں والا کوٹ اور گہرے رنگ کی پتلون پہنی ہوئی تھی۔ اس کے سر
کے بال چھوٹے چھوٹے لیکن ڈریکولا کے بالوں کی طرح اوپر کو اٹھے ہوئے تھے
چہرے پر ایسا میک اپ تھا جیسے وہ دنیا کا سب سے سفاک اور ظالم آدمی ہو
جوانا کے چہرے پر بھی میک اپ تھا۔ ان کی کار کے آگے ایک سیاہ رنگ کی

کار تھی جس کے سامنے ایکریمیا کا قومی جھنڈا پھڑپھڑا رہا تھا اور ان کے عقب میں دو بڑی پولیس جیپیں تھیں جن میں سے ایک پر باقاعدہ ہیوی ریوالونگ مشین گن نصب تھی اور پولیس کے چوکنا اور مسلح سپاہی ان جیپوں میں کھڑے اس طرح مسلسل ادھر ادھر کا جائزہ لے رہے تھے جیسے انہیں خطرہ ہو کہ کسی بھی لمحے ان پر دشمن جھپٹ پڑے گا۔ آگے جانے والی سیاہ رنگ کی کار نے اچانک دائیں مڑنے کا اشارہ دینا شروع کر دیا اور پھر وہ کار سائیڈ پر جاتی ہوئی ایک سڑک کی طرف مڑ گئی۔ جوانا نے بھی کار اس کے پیچھے موڑ دی اور ان کے پیچھے آنے والی پولیس جیپیں بھی ساتھ ہی مڑ گئیں۔ کافی اندر جانے کے بعد ایک فوجی چیک پوسٹ نظر آنے لگ گئی جہاں ایکریمی فوج کے مسلح سپاہی بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے اور لوہے کا مضبوط راڈ سڑک کے درمیان موجود تھا لیکن آگے جانے والی کار نے اچانک ہارن بجانا شروع کر دیا۔ یہ ہارن عام کاروں کے ہارن سے یکسر مختلف تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے کوئی بلغم زدہ آدمی بولنے کی کوشش کر رہا ہو۔ ہارن تین بار بجایا گیا اور اس کے ساتھ ہی راڈ تیزی سے ہٹا لیا گیا اور کار اور جیپیں تیزی سے اس چیک پوسٹ کو کراس کرتی ہوئیں آگے بڑھ گئیں۔ تھوڑا سا آگے جانے کے بعد سڑک گھوم کر ایک ڈپو ٹائپ کی عمارت کے سامنے ختم ہو گئی۔ یہاں بھی جیپ کے قریب مسلح باوردی فوجی کھڑے تھے۔ آگے جانے والی کار ان سپاہیوں سے ذرا آگے جا کر رک گئی تو جوانا نے اس ڈپو نما عمارت کے گیٹ کے بالکل سامنے جا کر کار روک دی۔ پولیس جیپیں بھی ان سے کچھ پیچھے رک گئیں۔ کار رکتے ہی سب سے پہلے تنویر دروازہ کھول کر نیچے اترا۔ اور اس نے اس طرح گھوم کر ادھر ادھر دیکھا جیسے ماحول کا بھرپور انداز میں

جائزہ لے رہا ہو پھر اس نے دروازہ بند کیا اور پھر گھوم کر عمران والی سائیڈ میں آیا اور اس نے کار کا دروازہ کھول دیا۔ دوسرے لمحے عمران باہر آ گیا۔ بریف کیس اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اس ماحول میں کچھ سہما ہوا سا لگ رہا ہے۔ عمران کے باہر آتے ہی جوانا بھی نیچے اتر آیا۔ اس کی بیلٹ کی سائیڈوں میں ہولسٹر لٹکے ہوئے تھے جن میں سے بھاری ریوالوروں کے دستے نکلے ہوئے تھے۔ اسی لمحے ایک فوجی جس کے کاندھے پر کرنل کے سٹار تھے ڈپو کے دروازے سے باہر آیا اور وہ فوجی انداز میں چلتا ہوا عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب آ گیا۔

"کرنل جیکی"۔۔۔۔۔ آنے والے نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"پروفیسر بلیک رحمنڈ"۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اپریشن"۔۔۔۔۔ کرنل جیکی نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اشاپ واچ"۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"یس سر آئیے"۔۔۔۔۔ کرنل نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس اس ڈپو کی عمارت کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس کے پیچھے چل پڑا۔ عمارت اندر سے گودام ہی تھی۔ ایک سائیڈ پر دروازہ تھا جسے کراس کر کے وہ ایک سرنگ نما بند راہداری میں نیچے اترتے چلے گئے۔ اس سرنگ نما راہداری کا اختتام ایک بڑے ہال نما کمرے میں ہوا۔ جس کے اندر ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک کرسی پر ایک اور فوجی بیٹھا ہوا تھا جس کی سفید رنگ کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں چہرے پر سختی تھی۔ کمرے میں دیواروں کے ساتھ مسلح باوردی فوجی کھڑے تھے۔ اس ہال نما کمرے میں داخل ہوتے ہی کرنل نے تنویر اور جوانا کو ایک طرف رکنے

کا اشارہ کیا اور عمران کو آگے بڑھنے کا اشارہ کر کے وہ خود بھی ایک سائیڈ
پر بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ عمران خاموشی سے قدم بڑھاتا آگے
بڑھتا چلا گیا جیسے ہی وہ میز کے قریب پہنچا۔ وہ سفید مونچھوں والا اُٹھ
کھڑا ہوا۔

"مارشل ایرک"۔۔۔۔ اس سفید مونچھوں والے نے سپاٹ لہجے
میں کہا۔

"پروفیسر بلیک رچنڈ"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"آپریشن"۔۔۔۔ مارشل ایرک نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"گولڈ واچ"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ تشریف رکھئے پروفیسر"۔۔۔۔ اس بار مارشل
ایرک نے اطمینان بھرے انداز میں سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران نے
ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس میز پر رکھا اور خود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کوئی پرابلم تو نہیں ہوا یہاں تک آنے میں"۔۔۔۔ مارشل ایرک
نے اس بار مسکراتے ہوئے دوستانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں"۔۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور پھر اس نے
جیب سے سنہرے رنگ کی ایک پتی سی نکالی اور اسے اپنی کلائی میں موجود
سنہرے رنگ کے کڑے کی ایک مخصوص جگہ سے چپکا دیا۔ کٹاک کی ہلکی سی
آواز کے ساتھ ہی کڑا کھل گیا اور زنجیر سمیت میز پر گرا جس سے اس خاموش
ماحول میں ایک لمحے کے لئے اچھا خاصا ہنگامہ سا پیدا ہوا۔ عمران نے وہی پتی
بیگ کے دونوں تالوں کے ساتھ ساتھ باری باری لگائی تو کٹاک کٹاک کی
آوازوں کے ساتھ ہی تالے کھلتے چلے گئے۔ عمران نے بڑے اطمینان سے

بیگ کا ڈھکنا اٹھایا اور اس کے اندر رکھی ہوئی سرخ رنگ کی ایک فائل اٹھا
کر اس نے مارشل ایرک کے سامنے رکھ دی۔ مارشل ایرک نے فائل کھولی۔
فائل کے اندر ایک کاغذ تھا۔ اس نے سائیڈ پر رکھا ہوا آتشی شیشہ اٹھایا
اور اس سے کاغذ کے نیچے ایک سرخ رنگ کے نشان کو غور سے دیکھنے لگا
چند لمحوں بعد اس نے شیشہ واپس رکھا اور فائل بند کر دی۔

"واقعی اصل کاغذ ہے پروفیسر حکومت ایکریمیا آپ کی بے حد مشکور
ہے کہ آپ نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر یہ کاغذ ہم تک پہنچایا ہے۔ میں
صدر ایکریمیا کے نمائندے کے طور پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں"۔۔۔۔
مارشل ایرک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بحیثیت ایکریمی یہ میرا فرض تھا مارشل"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح
سنجیدہ لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے زنجیر بیگ کے اندر
رکھ کر اس کے تالے بند کر دیئے تھے۔

"ایک بار پھر شکریہ جناب پروفیسر صاحب"۔۔۔۔ مارشل ایرک نے
بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیزی سے
دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ کرنل جیکی فوجی انداز میں چلتا ہوا اس
سے آگے آگے چلنے لگا جبکہ تنویر اور جوانا اس کے پیچھے چلنے لگے۔ سرنگ
سے گزر کر وہ اس گول ڈبو نما کمرے میں آئے اور پھر اسے کراس کر کے وہ
باہر آ گئے۔ تنویر نے بڑے مؤدبانہ انداز میں بریف کیس عمران کے ہاتھ سے
لے لیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ پہلے کی طرح کار میں بیٹھے واپس جا رہے تھے۔ ان
سے آگے قومی جھنڈے والی کار اور پیچھے دو پولیس جیپیں تھیں۔ سائیڈ روڈ

کراس کر کے وہ مین روڈ پر پہنچے تو پولیس جیپیں اور رہنمائی کرنے والی بائیک وہیں رک گئیں جبکہ جوانا کار کو آگے بڑھائے لے گیا۔ کار میں مکمل خاموشی طاری تھی۔ عمران کے چہرے پر اسی طرح گہری سنجیدگی کے آثار نمایاں تھے۔ کار تھوڑی دیر بعد شہر کی سائیڈ سے گزر کر آگے جانے والے راستے پر مڑی اور پھر ذرا آگے جا کر وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی۔ جوانا نے کار ایک کوٹھی کے پھاٹک پر روک دی۔ دوسرے لمحے کوٹھی کا پھاٹک خود بخود کھلا اور جوانا کار اندر لے گیا۔ پورچ میں کار روک کر وہ سب نیچے اترے اور جوانا تو وہیں رک گیا جبکہ عمران اور تنویر برآمدے سے ہوتے ہوئے ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ عمران نے مڑ کر دروازے کے ساتھ لگے ہوئے سوئچ پینل پر ایک بٹن دبایا تو اس کمرے کی شمالی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہٹتی چلی گئی اور وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے اس خلا میں سے نکل کر دوسری طرف نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ سیڑھیوں کے اختتام پر دروازہ تھا جو ان کے وہاں پہنچتے ہی خود بخود کھلا اور وہ دونوں یکے بعد دیگرے اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کے درمیان میں سٹریچر پر ایک ایکریمی لیٹا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اس کا جسم چمڑے کی بیلٹس سے بندھا ہوا تھا۔ یہ اصل پروفیسر بلیک تھا ایکریمیا کا ایک مشہور دفاعی سائنسدان۔ ایک طرف موجود کرسیوں میں سے ایک پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی جولیا کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"توبہ یہ پروفیسر لوگ نجانے کس طرح اتنے سنجیدہ رہ کر زندہ بھی رہتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ جادریں گرتے ہی عمران نے ایک طویل سانس

لیتے ہوئے کہا۔

"وہ دانشور ہوتے ہیں اور دانش کم گوئی سے ہی ملتی ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تو سب سے بڑے دانشور بیچارے شوہر ہوتے ہوں گے جن کے پاس کم گوئی تو ایک طرف سرے سے گویائی ہی نہیں رہتی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تم نے اسی طرح بکواس جاری رکھی تو میں بلیک سسٹم آف کر دوں گی"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ میں پھر شوہر بن جاؤں گا بغیر بیوی کے شوہر ہی سہی جیسے بغیر کسی محکمے کے وزیر ہوتا ہے۔۔۔ وزیر بے محکمہ"۔۔۔۔۔۔ عمران بھلا اتنی آسانی سے کب باز آنے والا تھا۔

"اب یہ فضول گفتگو بند بھی کرو اور مجھے بتاؤ کہ اس سب ڈرامے کا آخر مقصد کیا تھا"۔۔۔۔۔۔ اس بار تنویر نے خشمگیں لہجے میں کہا۔

"ارے ارے نرمی سے بولو، سارے راستے تمہارے چہرے کی سفاکی اور تمہارے دیکھنے کے انداز نے مجھے دہشت زدہ کئے رکھا ہے۔ میں نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو بیہوش ہونے سے بچایا ہے۔ اب تو کم از کم نرم لہجے میں بات کرو تاکہ میرے دل پر چھائی ہوئی دہشت کچھ کم ہو سکے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے ایک سائیڈ پر رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم نے خود ہی تو میک اپ کیا تھا اور اب تم خود ہی باتیں کر رہے ہو"۔۔۔۔۔۔ اس بار تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب میں کیا کرتا۔ ایکریمین غنڈے ہوتے ہی ایسے ہیں۔ بہرحال جولیا

ہمارے بعد پروفیسر بلیک کو ہوش تو نہ آیا تھا؟"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں، یہ اسی طرح بے حس و حرکت پڑا رہا ہے۔ کیوں!"۔۔۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"میں نے سوچا کہیں ہمارے بعد ہوش میں آیا ہو اور تمہارے حسن کے جلوے سے دوبارہ بیہوش ہو گیا ہو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کا چہرہ عمران کی بات سن کر جگ مگ سا ہو گیا۔

"تنویر جا کر میک اپ صاف کر لو، اب اس کی ضرورت نہیں رہی"۔۔۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا سائیڈ پر کھلے ہوئے ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ باتھ روم تھا اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا جبکہ عمران نے وہیں کھڑے کھڑے سر، چہرے اور گردن پر چڑھے ہوئے ماسک کو اتار کر ایک طرف کرسی پر پھینکا اور پھر سر کے ساتھ چپکے ہوئے بالوں کو دونوں ہاتھوں سے درست کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"تم نے بتایا نہیں کہ کیا رزلٹ رہا"۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"فی الحال تو زمین ہموار ہوئی ہے اس کے بعد ہل چلے گا پھر دانہ ڈالا جائے گا اور تب ہی پتہ چلے گا کہ فصل اُگتی بھی ہے یا نہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے سٹریچر پر بیہوش پڑے ہوئے پروفیسر بلیک کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں ہلکی سی حرکت پیدا ہوئی تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔ تنویر بھی اب اپنے اصل چہرے میں باتھ روم سے باہر آ گیا تھا۔ اس نے نہ صرف میک اپ اتار دیا تھا بلکہ لباس بھی بدل لیا تھا۔ وہ اب ہلکے نیلے رنگ کے

سوٹ میں ملبوس تھا۔

پروفیسر بلیک نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پہلے چند لمحوں تک وہ ادھر ادھر لاشعوری انداز میں دیکھتا رہا پھر اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھری اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے وہ ظاہر ہے اٹھنے میں کیسے کامیاب ہو سکتا تھا لیکن اب اس کی نظریں ایک طرف کھڑے عمران، تنویر اور جولیا پر جمی ہوئی تھیں۔

"کون ہو تم اور تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے"۔۔۔ پروفیسر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"پروفیسر بلیک، حکومت ایکریمیا نے تمہارا دوبارہ شکریہ ادا کیا ہے کہ تم نے ان تک ایلٹرن کارمن کی سب سے خفیہ لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات مہیا کر دی ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایلٹرن کارمن کی خفیہ لیبارٹری کی تفصیلات اور حکومت ایکریمیا تک، کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"۔۔۔ پروفیسر نے بری طرح چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"پروفیسر بلیک، مجھے معلوم ہے کہ تم ایلٹرن کارمن کی ایک عام دفاعی لیبارٹری میں کام کرتے ہو اور ایلٹرن کارمن والوں نے تمہیں ایکریمیا سے آن ڈیپوٹیشن لے رکھا ہے۔ تمہارا کام اس عام لیبارٹری کے بھی صرف بیرونی حصے تک ہی محدود رہتا ہے۔ پھر حکومت ایکریمیا نے تمہیں ہائر کیا اور تمہیں زیرو لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنے کی ذمہ داری سونپی تم نے وہ تفصیلات حاصل کر لیں اور اس کے بعد تم آسانی سے چند روز کی چھٹی لے کر یہاں پہنچ گئے اور تم نے مارشل ایرک سے رابطہ قائم کیا لیکن تم نے

مارشل ایرک سے کہا کہ ایسٹرن کارمن والوں کو اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ تم وہ کاغذ لے اڑے ہو اور وہ کسی بھی لمحے تم پر حملہ کر سکتے ہیں چنانچہ مارشل ایرک نے تمہاری اور اس کاغذ کی حفاظت کے خصوصی انتظامات کئے۔ ایکریمیا کا سب سے مشہور بدمعاش ٹیری اور اس کے ساتھی حبشی ہیرک کو تمہاری حفاظت کے لئے ہائر کیا گیا۔ پھر تم ٹیری اور ہیرک کے ہمراہ کار میں بیٹھ کر گئے۔ پولیس اور فوج راستے میں تمہاری حفاظت کرتی رہی اور تم نے جا کر وہ کاغذ مارشل ایرک کو دیا اور مارشل ایرک نے بتایا کہ حکومت ایکریمیا تمہاری بے حد مشکور ہے کہ تم نے اس کے لئے اس قدر اہم مشن سرانجام دیا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن —— لیکن مجھے تو کچھ یاد نہیں ہے۔ مجھے تو بس اتنا معلوم ہے کہ وہ ٹیری اور ہیرک یہاں میرے پاس آئے۔ اس کے بعد اچانک میری کنپٹی پر ضرب لگی اور میرا ذہن بلینک ہو گیا اور اب میں ہوش میں آیا ہوں تو اس حالت میں ہوں اور تم کون ہو۔ شکل سے تو ایشیائی لگتے ہو“ —— پروفیسر بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں پاکیشیائی ہوں اور ٹیری نے تمہارے قتل کا مشن ہمیں سونپا ہے“ عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

”قق قق قتل —— کیا مطلب“ —— پروفیسر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

”اس لئے تاکہ ایسٹرن کارمن والوں کو یہ علم نہ ہو سکے کہ تم نے یہ کاغذ کہاں پہنچایا ہے“ —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریوالور بھی نکال لیا۔

”نہیں کچھ معلوم نہیں ہے —— مم مم میں نے تو صرف اس لئے مارشل ایرک سے یہ بات کی تھی تاکہ مجھے دوبارہ ایسٹرن کارمن نہ جانا پڑے اور مارشل ایرک نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے یہاں ڈیفنس لیبارٹری میں تعینات کرا دے گا اور میں نے تو ابھی تک یہ راز مارشل ایرک تک پہنچایا ہی نہیں، پھر وہ مجھے کیسے قتل کر سکتا ہے“ —— پروفیسر بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا تم مارشل ایرک کو احمق سمجھتے ہو کہ وہ تمہیں زندہ رکھ کر یہ خطرہ مول لے کہ کسی بھی وقت ایسٹرن کارمن کے ایجنٹ تمہیں ٹریس کر کے تم سے یہ اگلوا لیں کہ تم نے یہ کاغذ مارشل ایرک تک پہنچایا ہے۔ تمہاری موت کے بعد ظاہر ہے اس بات پر ہمیشہ کے لئے پردہ پڑ جائے گا اور جہاں تک کاغذ کے پہنچنے کا تعلق ہے وہ تو مارشل ایرک تک پہنچ ہی چکا ہے“ —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں، نہیں یہ غلط ہے۔ تم میری بات مارشل ایرک سے کراؤ۔ میں خود اسے ساری بات بتاتا ہوں۔ وہ کاغذ اس تک پہنچ ہی نہیں سکتا“ —— پروفیسر بلیک نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

”کیسے نہیں پہنچ سکتا —— کاغذ مخصوص بریف کیس میں تھا اور اسے کھولنے والی میگنٹ پٹی تمہاری جیب میں تھی“ —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تت تت تم میری بات تو کراؤ۔ ایک بار بات کرا دو پھر چاہے مجھے قتل کر دینا مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا“ —— پروفیسر بلیک نے ہراساں سے لہجے میں کہا۔

"اوہ کے، ہم پیشہ ور قاتل ضرور ہیں لیکن بہرحال تم جیسے پڑھے لکھے آدمی کو قتل کرتے ہوئے ہمیں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے میں بات کرا دیتا ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ مارشل ایرک تمہارے قتل کا حکم منسوخ کر دے"۔ ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر ایک سائیڈ پر موجود میز پر پڑے ہوئے وائرلیس فون پیس کو اٹھا کر اس نے اس پر موجود نمبروں کو پریس کرنا شروع کر دیا۔ فون پیس کے ساتھ ہی لاؤڈر بھی موجود تھا اس لئے دوسری طرف سے بجنے والی گھنٹی کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"یس"۔ ——— فون پیس کے لاؤڈر سے مارشل ایرک کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"میں ٹیری کا آدمی عمران بول رہا ہوں جناب، ہم نے آپ کے حکم کے مطابق پروفیسر بلیک کو ہلاک کرنا تھا لیکن پروفیسر بلیک کہتا ہے کہ آپ سے کوئی اہم بات کرنی ہے اس لئے میں نے کال کیا ہے کہ ہوسکتا ہے وہ واقعی کوئی اہم بات کرنا چاہتا ہو، قتل ہو جانے کے بعد تو ظاہر ہے وہ کوئی بات نہ کر سکے گا"۔ ——— عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے خواہ مخواہ اسے قتل کرنے میں دیر لگائی۔ اب اس نے کیا اہم بات کرنی ہے۔ بہرحال بات کراؤ کیا کہنا چاہتا ہے وہ"۔ ——— لاؤڈر سے مارشل ایرک کی تیز آواز سنائی دی اور عمران نے آگے بڑھ کر فون پیس کو پروفیسر بلیک کے کان سے لگا دیا۔

"ہیلو ہیلو سر، میں پروفیسر بلیک بول رہا ہوں سر، اصل کاغذ میرے پاس محفوظ ہے سر"۔ ——— پروفیسر بلیک نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"بکواس مت کرو، اب تم صرف اپنی جان بچانے کے لئے مجھے چکر دے رہے ہو۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ وہ کاغذ اصل ہے"۔ ——— مارشل ایرک نے تیز لہجے میں کہا۔

"س س سر، آپ کے ساتھ دھوکا کیا گیا ہے۔ میں نے آپ تک کوئی کاغذ نہیں پہنچایا، میں تو یہاں اسٹریچر پر بے ہوش پڑا رہا ہوں۔ اس بدمعاش ٹیری نے مجھے آتے ہی بے ہوش کر دیا تھا اور اب میں ہوش میں آیا ہوں تو اب تک اسٹریچر پر بندھا ہوا ہوں"۔ ——— پروفیسر بلیک نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ وہ تمہارے روپ میں ٹیری کا آدمی تھا۔ میرے کہنے پر ہی اس نے یہ سارا ڈرامہ کھیلا تھا۔ اس ڈرامے کی ایک خاص وجہ تھی۔ بہرحال اس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے تم وہاں بندھے ہوئے پڑے رہے ہو جبکہ ٹیری کا آدمی وہ بریف کیس ساتھ لے آیا تھا جس کے اندر وہ سیکرٹ کاغذ موجود تھا اور میں نے چیک کر لیا ہے وہ کاغذ اصل ہے"۔ ——— مارشل ایرک نے تیز لہجے میں کہا۔

"س س یس سر ——— میں سچ کہہ رہا ہوں، جو کاغذ آپ تک پہنچا ہے سر وہ کاغذ تو اصل ہے لیکن اس پر درج تفصیلات زیرو لیبارٹری کی نہیں ہیں اور نہ ہی اس کا محل وقوع درج ہے۔ یہ ایک دوسری عام دفاعی لیبارٹری کی تفصیلات اور محل وقوع ہے۔ میں نے وہاں سے دو بلینک کاغذ اڑائے تھے ان میں سے ایک پر تو زیرو لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات اور محل وقوع ٹائپ کیا تھا جبکہ دوسرے پر عام سی لیبارٹری کا۔ پھر اصل کاغذ میں نے علیحدہ محفوظ کر لیا تھا اور اس کاغذ کو بریف کیس میں ڈال کر ریز ظاہر

کیا تھا کہ یہ کاغذ اصل ہے۔ میرا مقصد آپ سے دھوکہ کرنا نہیں تھا بلکہ اصل مقصد یہ تھا کہ اگر ایسٹرن کارمن والوں کو معلوم بھی ہو جائے اور وہ مجھ تک پہنچ بھی جائیں تو انہیں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ میں نے زیرو لیبارٹری کی تفصیلات اور محل وقوع آپ تک پہنچایا ہے۔" —— پروفیسر بلیک نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ویری بیڈ، پھر اصل کاغذ کہاں ہے۔" —— مارشل ایرک نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ میرے پاس محفوظ ہے سر۔" —— پروفیسر بلیک نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"کہاں محفوظ ہے —— تفصیل بتاؤ۔" —— مارشل ایرک نے کہا۔

"نو سر —— آپ یہ کاغذ لے کر مجھے قتل کر دیں گے۔ اس لئے اب میں پہلے اپنی جان کی گارنٹی لوں گا پھر کاغذ دوں گا اور یہ بات تو آپ بھی جانتے ہیں کہ میں ہارٹ کا مریض ہوں، اگر مجھ پر تشدد کیا گیا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا اور پھر یہ کاغذ کبھی بھی آپ کو نہ مل سکے گا۔" —— پروفیسر بلیک نے اس بار بااعتماد لہجے میں کہا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں قتل نہ کیا جائے گا اور پھر تم جانتے ہو کہ مارشل ایرک جو وعدہ کرتا ہے اسے پورا کرتا ہے۔" —— مارشل ایرک نے کہا۔

"شکریہ جناب، مجھے معلوم ہے۔ یہ کاغذ ایک اور بریف کیس میں بند ہے اور یہ بریف کیس ریلوے کلوک روم میں بطور امانت موجود ہے۔" —— پروفیسر بلیک نے کہا۔

"او۔ کے، تم اس آدمی عمران کو اپنے بیگ کا نمبر بتا دو، یہ اسے حاصل کر کے مجھ تک پہنچا دے گا اور تمہیں آزاد کر دے گا اور سنو میں یہ وعدہ بھی کرتا ہوں کہ اب تمہیں واقعی ایکریمیا کی سب سے اہم دفاعی لیبارٹری کا انچارج بنایا جائے گا۔" —— مارشل ایرک نے کہا۔

"شکریہ سر۔" —— پروفیسر بلیک نے شدید مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گڈ بائی۔" —— دوسری طرف سے مارشل ایرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے فون پیس ہٹایا اور پھر اس کا بٹن آف کر کے اسے اس نے میز پر رکھ دیا۔

"تمہارا بے حد شکریہ مسٹر کہ تم نے میری مارشل ایرک سے بات کرا دی، اب مجھے کھول دو۔" —— پروفیسر بلیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری پروفیسر —— ہم نے تو مارشل ایرک کے حکم پر عمل کرنا ہے۔ تم پہلے مجھے وہ نمبر بتاؤ، میرا آدمی جائے گا اور وہ بیگ حاصل کر کے مارشل ایرک تک پہنچائے گا۔ اس کے بعد میں مارشل ایرک سے یہ تصدیق کروں گا کہ واقعی تم نے صحیح کاغذ پہنچایا ہے۔ پھر تمہیں آزاد کر کے ہم یہاں سے واپس چلے جائیں گے۔" —— عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"تم مجھے کھول تو سہی، میں بھاگ تو نہ جاؤں گا۔" —— پروفیسر بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سوری پروفیسر بلیک —— اگر تم نمبر بتاتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ میں ٹریگر دبا دوں گا کیونکہ تمہارے نمبر بتانے میں ہچکچاہٹ سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم نے مارشل ایرک کو بھی چکر دینے کی کوشش کی ہے۔" ——

عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے درست بات کی ہے۔ بہرحال تم ضد کر رہے ہو تو ٹھیک ہے بتا دیتا ہوں، نمبر ٹو ایٹی تھری ایٹی ۔۔۔ سنٹرل ریلوے لاکر روم"۔۔۔ پروفیسر بلیک نے کہا اور عمران نے مڑ کر ایک بار پھر فون پیس اٹھایا اور اس کے مختلف نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔۔۔ میں ٹائیگر ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"سنٹرل ریلوے لاکر روم میں ٹو ایٹی تھری ایٹی نمبر پر ایک بریف کیس موجود ہے۔ اسے وہاں سے حاصل کرو اور پاکیشیا سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری احسن خان تک پہنچا دو۔ اسے پرنس آف ڈھمپ کا حوالہ دے دینا، سمجھ گئے"۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا اور عمران نے بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"یہ۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔ تم نے اسے پاکیشیا سفارت خانے کیوں بھجوایا ہے۔ تم نے تو اسے مارشل ایرک تک پہنچانا تھا"۔۔۔ پروفیسر بلیک نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"مارشل ایرک کے پاس جو کچھ پہنچنا تھا وہ پہنچ چکا ہے۔ اب وہ خود ہی اس عام سی دفاعی لیبارٹری پر ریڈ کرنے کی پلاننگ کرتا پھرے گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیب سے ریوالور نکال کر وہ تیزی سے

آگے بڑھا اور اس نے ریوالور کی نال پروفیسر بلیک کی کنپٹی سے لگا دی۔

"تت تت تم"۔۔۔ پروفیسر بلیک کی حالت انتہائی دگرگوں ہو گئی۔

"مجبوری ہے پروفیسر"۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم مجھے مت مارو۔۔۔ مم۔ مم۔۔۔۔۔۔"۔۔۔ پروفیسر نے انتہائی خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس کی آواز ڈوبتی چلی گئی۔ دوسرے لمحے اس کے بندھے ہوئے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں اور گردن ڈھلک گئی۔

"بندھے ہوئے آدمی کو اور پھر آدمی بھی تم جیسا مشہور سائنسدان مارتے ہوئے مجھے بے حد تکلیف ہو رہی تھی اس لئے اچھا ہوا کہ تم خود ہی مر گئے"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ریوالور واپس جیب میں ڈال لیا۔

"صرف خوف سے ہی مر گیا ہے"۔۔۔ جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔ اور اسی وجہ سے تو اتنا لمبا چوڑا ڈرامہ کھیلنا پڑا ہے۔ کیونکہ یہ دل کا انتہائی نازک مریض تھا۔ اس پر ذرا سا زیادہ تشدد بھی خطرناک ثابت ہو سکتا تھا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ویسے تم جیسا عیار شاید آئندہ کبھی اس دنیا میں پیدا نہ ہو گا۔ یہ مارشل ایرک تمہارا وہ جوانا ہی تھا"۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم تھا کہ پروفیسر بلیک سے اصل راز اگلوانا انتہائی

مشکل کام ہے۔ اس لئے میں نے یہ ڈرامہ کھیلا اور جوانا کو بھی میں اس لئے ساتھ لے گیا تھا کہ وہ مارشل ایرک کی آواز اور لہجہ خود سُن لے ایکریمی وہ ویسے ہی ہے۔ تفصیل میں نے اسے سمجھا دی تھی اس لئے کام چل گیا۔ آؤ اب یہاں سے فوراً نکل چلیں "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا اور تنویر بھی اس کے پیچھے ہی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا مارشل ایرک بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے سامنے ایک فائل کھلی ہوئی تھی اور وہ اسے پڑھنے میں مصروف تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس "۔۔۔۔۔ اس کے لہجے میں سختی کے ساتھ ساتھ انتہائی ناخوشگوارت کا عنصر بھی واضح طور پر موجود تھا۔

"سر میں کرنل جیکی بول رہا ہوں۔ ایک عجیب سی خبر ہے "۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"عجیب خبر۔۔۔ کیا مطلب، میں سمجھا نہیں "۔۔۔۔۔ مارشل ایرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ ٹیری اور اس کے ساتھی ہیرک کو اس کوٹھی میں ہلاک کر دیا گیا ہے جس کوٹھی میں پروفیسر بلیک کو رکھا گیا تھا اور

سر پروفیسر بلیک کی لاش بھی اس کوٹھی کے تہہ خانے سے ملی ہے۔ وہ سٹریچر پر بیلٹس سے بندھا ہوا پڑا ہے اور اسے گولی نہیں ماری گئی بلکہ وہ ہارٹ فیلور سے ہلاک ہوا ہے۔ وہ کار بھی وہیں موجود ہے جس میں وہ ہمارے پاس آیا تھا۔" ____ کرنل جیکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹیری اور ہیرک بھی ہلاک ہو گئے ہیں، پروفیسر بلیک بھی بندھا ہوا پڑا ہے اور اس کا ہارٹ فیل ہو گیا ہے۔ کیا کہہ رہے ہو تم؟ نشے میں آؤٹ تو نہیں ہو گئے۔" ____ مارشل ایرک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر میں درست کہہ رہا ہوں، آج صبح میجر رابرٹ پروفیسر بلیک سے ملنے گیا تاکہ اس سے ایسٹرن کارمن واپس جانے کے بارے میں اس سے بات چیت کر کے انتظامات کر سکے لیکن کوٹھی خالی تھی۔ پھر اس نے ٹیری اور ہیرک کی لاشیں ٹریس کر لیں۔ ان دونوں کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس نے وہ تہہ خانہ ٹریس کر لیا۔ اس میں پروفیسر بلیک کی لاش پڑی ہوئی ملی۔ اس نے مجھے کال کیا، میں خود گیا اور میں نے خود اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھا ہے۔" ____ کرنل جیکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ سب کس نے کیا ہو گا اور کیوں۔ کیا ایسٹرن کارمن کے ایجنٹوں نے ایسا کیا ہے۔" ____ مارشل ایرک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"سر آپ جانتے ہیں کہ ٹیری اور ہیرک دونوں بے حد ہوشیار ایجنٹ تھے۔ وہ اتنی آسانی سے مرنے والے بھی نہیں تھے لیکن میں نے ان کی لاشیں دیکھی ہیں۔ میرا اندازہ ہے کہ انہیں پہلے بے ہوش کیا گیا اور پھر اس بے ہوشی کے عالم میں انہیں گولی ماری گئی۔ اگر ایسٹرن کارمن کے ایجنٹ اگر پروفیسر

بلیک کے پیچھے آتے تو ظاہر ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ پروفیسر بلیک دل کے ایسے مرض میں مبتلا ہے کہ اس پر معمولی سا تشدد بھی جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ لازماً یہ رسک نہ لیتے کیونکہ پروفیسر بلیک کی ہلاکت کے بعد انہیں کیا معلوم ہو سکتا تھا اور پروفیسر بلیک کے جسم پر تشدد کا کوئی نشان موجود نہیں ہے لیکن اس کا چہرہ بتا رہا ہے کہ وہ انتہائی خوف کے عالم میں مرا ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جس نے بھی اسے ہلاک کیا ہے اس نے پہلے اسے باندھا ہے اور پھر اسے انتہائی خوفزدہ کیا ہے اور یہ کوئی اجنبی آدمی بھی ہو سکتا ہے جسے پروفیسر بلیک کی حالت کے بارے میں سرے سے کچھ علم ہی نہ تھا۔" ____ کرنل جیکی نے جواب دیا۔

"لیکن اس اجنبی کو آخر اس کی کیا ضرورت تھی۔ تم نے اس کوٹھی کی تلاشی لی ہے۔" ____ مارشل ایرک نے کہا۔

"یس سر، میں نے اور میجر رابرٹ نے انتہائی تفصیل سے تلاشی لی ہے لیکن وہاں سے کوئی مشکوک چیز نہیں ملی، البتہ میجر رابرٹ نے سامنے والی کوٹھی کے ایک آدمی سے بات چیت کے دوران ایک اہم بات کا پتہ چلایا ہے۔ اس آدمی نے کہا ہے کہ اس نے کوٹھی سے ایک دیو ہیکل ایکریمی حبشی دو ایشیائی مردوں اور ایک سوئس نژاد عورت کو نکل کر جاتے ہوئے دیکھا ہے میجر رابرٹ سے یہ بات سن کر میں خود اس آدمی سے ملا اور اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کی ہے۔ اس دوران ایک حیرت انگیز انکشاف ہوا ہے کہ اس حبشی کا قد و قامت بالکل ہیرک سا تھا اور ان دو ایشیائی آدمیوں میں سے ایک کا قد و قامت ٹیری اور دوسرے کا خود پروفیسر بلیک سے ملتا جلتا تھا۔ وہ پیدل ہی گئے ہیں۔ اس اطلاع پر میں نے میجر رابرٹ کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ

وہ ٹیکسی ڈرائیوروں کے آفس سے معلوم کرے کہ اس گروپ کو اگر کسی ٹیکسی ڈرائیور نے پک کیا ہے تو اسے کہاں چھوڑا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے پولیس چیف کو بھی ان ایشیائیوں کے حلیے اور قد و قامت بتا کر انہیں ٹریس کرنے کا کہہ دیا ہے" ——— کرنل جیکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ایشیائی، ایکریمی حبشی اور سوئس نژاد عورت اور ان کے قد و قامت بھی ان سب سے ملتے جلتے ——— اوہ کہیں تمہارا یہ مطلب تو نہیں کہ ہمارے پاس آنے والے اصل پروفیسر بلیک ٹیری اور میرک کی بجائے یہ نقلی لوگ تھے" ——— مارشل ایرک نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو یہی شک پڑتا ہے سر" ——— کرنل جیکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ کوڈ میں نے پروفیسر بلیک سے طے کیے تھے اور اگر یہ ایشیائی تھے تو پھر انہوں نے یہ بیگ اور کاغذ ہم تک کیوں پہنچایا جبکہ کاغذ اب حتمی طور پر چیک ہو چکا ہے کہ اصل ہے اور زیرو لیبارٹری کا مخصوص کاغذ ہے" ——— مارشل ایرک کے لہجے میں بات کرتے کرتے حیرت کا عنصر بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

"اب کیا کیا جا سکتا ہے سر ——— ان ایشیائیوں کا پتہ چل جائے تب ہی شاید یہ الجھی ہوئی گتھی حل ہو سکے" ——— دوسری طرف سے کرنل جیکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— تم بھی انہیں فوری طور پر تلاش کرو اور جیسے ہی یہ ملیں مجھے رپورٹ دو" ——— مارشل نے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل

دبا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ڈاکٹر جیرالڈ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک خشک سی آواز سنائی دی۔

"مارشل ایرک بول رہا ہوں ڈاکٹر" ——— مارشل ایرک نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"جی فرمائیے" ——— ڈاکٹر جیرالڈ کا لہجہ بھی نرم پڑ گیا تھا۔

"ڈاکٹر صاحب، آپ نے زیرو لیبارٹری والے کاغذ پر درج کوڈ کو تو حل کر لیا ہو گا۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس پر واقعی زیرو لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات درج ہیں" ——— مارشل ایرک نے کہا۔

"میں نے اسے ڈاکٹر جان کے پاس بھجوا دیا تھا۔ وہ الیکٹرن کارمن کی لیبارٹریوں کے بارے میں پورے ایکریمیا میں سب سے زیادہ جانتا ہے۔ ابھی تک اس کی طرف سے کوئی رپورٹ تو نہیں ملی لیکن کیا بات ہے۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ——— ڈاکٹر جیرالڈ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ایک مسئلہ ہے ——— بہرحال آپ ڈاکٹر جان سے رپورٹ لے کر مجھے فوراً کال کریں، میں آپ کی کال کا منتظر رہوں گا" ——— مارشل ایرک نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"یہ ایشیائی کہاں سے ٹپک پڑے اور ان کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ اس سارے کھیل سے" ——— مارشل ایرک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے اس نے دراز میں ڈال دی۔ اس کی پیشانی پر شکنیں سی پھیلی ہوئیں صاف پتہ دے رہی تھیں کہ وہ ذاتی طور پر

بے حد اُلجھ چکا ہے۔

"تقریباً پندرہ منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی لیکن یہ ڈائریکٹ نہیں بلکہ آفس فون تھا۔

"یس:" ——— مارشل ایرک نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"سر ڈاکٹر جیرالڈ بات کرنا چاہتے ہیں:" ——— دوسری طرف سے ان کے آفس سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس بات کراؤ:" ——— مارشل ایرک نے کہا۔

"ہیلو ڈاکٹر جیرالڈ بول رہا ہوں:" ——— چند لمحوں بعد رسیور سے ڈاکٹر جیرالڈ کی آواز سنائی دی۔

"یس ڈاکٹر — کیا رپورٹ ہے:" ——— مارشل ایرک نے قدرے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"انتہائی حیرت انگیز رپورٹ ہے ڈاکٹر — یہ تفصیلات زیرو لیبارٹری کی نہیں ہیں بلکہ ایسٹرن کارمن کی عام دفاعی لیبارٹری نیوڈ کی ہیں، محل وقوع بھی نیوڈ کا ہی ہے۔ ڈاکٹر جان خود اس لیبارٹری میں کافی عرصہ کام کر چکے ہیں، لیکن کاغذ زیرو لیبارٹری کا ہی ہے" ——— دوسری طرف سے ڈاکٹر جیرالڈ نے جواب دیا تو مارشل ایرک کو ایسے محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں اچانک ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔

"کیا آپ نے اچھی طرح چیک کرایا ہے:" ——— مارشل ایرک کے منہ سے بے اختیار یہ الفاظ نکلے۔

"ڈاکٹر جان نے چیک کیا ہے اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ڈاکٹر جان کس قدر ذمہ دار آدمی ہیں۔ وہ غلط رپورٹ کیسے دے سکتے ہیں:" ———

دوسری طرف سے ڈاکٹر جیرالڈ نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے تھینک یو:" ——— مارشل ایرک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہ کیا ہو گیا — سب کیا کرایا ہی ختم ہو گیا:" ——— مارشل ایرک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار تھے۔ وہ کرسی سے اٹھا اور کمرے میں ٹہلنے لگ گیا۔ اس کی پیشانی پر اس قدر شکنیں اُبھر آئی تھیں جیسے وہ سو سال سے بھی زائد عمر کے کسی آدمی کی پیشانی ہو۔ نجانے کتنی دیر تک وہ اسی طرح ٹہلتا رہا کہ اچانک انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور مارشل ایرک تیزی سے واپس مڑا اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس:" ——— مارشل ایرک نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کرنل جیکی ملاقات کرنا چاہتے ہیں:" ——— دوسری طرف سے ان کے پی۔ اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بھیج دو:" ——— مارشل ایرک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر وہ دوبارہ میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کرنل جیکی اندر داخل ہوا۔ اس نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"بیٹھو کرنل — تمہاری خود آمد بتا رہی ہے کہ معاملہ زیادہ سیریس ہے۔ ویسے یہ بتا دوں کہ وہ کاغذ جو ہمیں دیا گیا تھا' وہ کاغذ تو اصلی ہے لیکن اس پر زیرو لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات اور محل وقوع درج نہیں ہے بلکہ کسی اور عام سی لیبارٹری کی تفصیلات ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے

ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے"۔۔۔۔۔ مارشل ایرک نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر جو تحقیقات اب تک کی گئی ہیں اس سے میں اسی نتیجے پر پہنچا ہوں اور اسی لئے حاضر بھی ہوا ہوں"۔۔۔۔۔ کرنل جیکی نے جواب دیا تو مارشل ایرک اور زیادہ چونک پڑا۔

"کیا تحقیقات ہوئی ہیں"۔۔۔۔۔ مارشل ایرک نے پوچھا۔

"سر اس سارے کھیل کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے"۔۔۔۔۔ کرنل جیکی نے جواب دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس ۔۔ کیا مطلب۔ پوری تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔۔ مارشل ایرک نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر ان ایشیائی لوگوں کا پتہ چلا لیا گیا ہے۔ یہ لوگ پروفیسر بلیک والی کوٹھی سے نکل کر ہوٹل تھری سٹار گئے۔ وہاں ان کا ایک اور ساتھی پہلے سے موجود تھا۔ ان کے درمیان جو گفتگو ہوئی ہے اس کا ٹیپ مل گیا ہے کیونکہ ہوٹل تھری سٹار بھی ان بڑے ہوٹلوں میں شامل ہے جہاں غیر ملکی اکثر ٹھہرتے ہیں اور سی۔ آئی۔ اے نے گذشتہ سال ایسے بڑے ہوٹلوں میں ٹھہرنے والے غیر ملکیوں کی چیکنگ کے لئے وہاں مخصوص خفیہ آلات نصب کئے تھے ان آلات سے جو کچھ ٹیپ ہوتا ہے وہ سی۔ آئی۔ اے کے ایک خفیہ مرکز میں ہوتا ہے۔ وہاں ایسے ٹیپس کی چھان بین ہوتی ہے اور اگر کوئی کار آمد بات ہو تو اس ٹیپ کو محفوظ کر لیا جاتا ہے ورنہ دو روز بعد اسے واش کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح سی۔ آئی۔ اے غیر ملکی ایجنٹوں کی بڑے بھرپور انداز میں نگرانی کرتی رہتی ہے۔ ایسے ہوٹلوں میں غیر ملکیوں کے لئے ایسے کمرے مخصوص رکھے جاتے ہیں چنانچہ جب ہوٹل کا علم ہوا تو میں نے سی آئی اے

سے بات کی اور اتفاق سے وہ ٹیپ وہاں سے مل گیا۔ وہ ابھی واش نہ ہوا تھا۔ اس ٹیپ میں ریکارڈ ہونے والی گفتگو کے مطابق یہ علم ہوا ہے کہ ان لوگوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھا۔ اس کا لیڈر علی عمران نامی آدمی تھا جبکہ اس کے ساتھیوں میں ایک کا نام تنویر دوسرے کا نام ٹائیگر اور تیسرے کا نام جوانا ہے جبکہ اس عورت کا نام جولیانا فٹز واٹر ہے اور سر اس گفتگو سے جو اہم ترین بات سامنے آئی ہے اس کے مطابق یہ اشارہ ملا ہے کہ پروفیسر بلیک نے کسی خاص مقصد کی خاطر لیبارٹری سے دو کاغذ اڑا لئے ان میں سے ایک پر اس نے زیرو لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات درج کی ہیں جبکہ دوسرے پر اس نے کسی عام سی لیبارٹری کے کوائف درج کئے۔ جو عام لیبارٹری والا کاغذ تھا وہ تو پروفیسر بلیک نے اپنے پاس رکھا جبکہ دوسرا اور اصل کاغذ اس نے اسی طرح کے مخصوص ساخت کے بریف کیس میں رکھ کر اسے سنٹرل ریلوے کے کلوک روم میں رکھوا دیا۔ یہ گروپ بھی اسی زیرو لیبارٹری کے چکر میں تھا۔ یہ اس مقصد کے لئے ایسٹرن کارمن گیا تھا۔ وہاں انہیں کسی ذریعے سے یہ معلوم ہو گیا کہ پروفیسر بلیک نے زیرو لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات حاصل کر لی ہیں اور وہ ایکریمیا چلا گیا ہے۔ یہ لوگ پروفیسر بلیک کے پیچھے ایکریمیا پہنچے۔ یہاں اتفاق سے یا پھر کسی ذریعے سے یہ ہیری کے ساتھی ہیرک سے ٹکرا گئے۔ ان لوگوں کے ساتھ جو حبشی تھا جوانا وہ ہیرک کا پرانا دوست تھا۔ ہیرک نے کوئی اشارہ انہیں دیا تو ان لوگوں نے پلاننگ کی اور یہ پروفیسر بلیک والی کوٹھی میں پہنچ گئے۔ یہاں انہوں نے ہیری سے ساری تفصیلات حاصل کر لیں اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ پروفیسر بلیک کی حالت ایسی ہے کہ اس پر معمولی سا تشدد بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اب یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ انہیں

اس بات کا کیسے علم ہو گیا کہ پروفیسر بلیک نے یہ ڈبل کاغذ والا چکر چلا رکھا ہے چنانچہ اس علی عمران نے یہ گیم کھیلی کہ ہمیں مطمئن کرنے کے لئے اس نے خود پروفیسر بلیک بن کر وہ بیگ باقاعدہ ہمارے حوالے کر دیا۔ اس طرح ہم مطمئن ہو گئے۔ پھر انہوں نے کسی طرح پروفیسر بلیک سے اصل حالات معلوم کر لئے اور ریلوے کلوک روم سے بیگ کا نمبر بھی معلوم کر لیا۔ ان کے ساتھی ٹائیگر نے کلوک روم سے وہ بیگ حاصل کر لیا اور اسے پاکیشیائی سفارتخانے پہنچا دیا جہاں سے سفارتی ڈاک میں وہ بیگ پاکیشیا چلا گیا۔ اس کے بعد یہ سب لوگ ایک چارٹرڈ طیارے سے فوری طور پر پاکیشیا روانہ ہو گئے۔ اصل کاغذ اب پاکیشیا پہنچ چکا ہے" ——— کرنل جیکی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ ——— اس کا مطلب ہے کہ ہم مکمل طور پر مار کھا گئے اور یہ پاکیشیائی یہاں ہمارے اپنے ہی ملک میں ہمیں بیوقوف بنا کر خود کامیاب واپس چلے گئے۔ وہ ٹیپ لے آئے ہو، میں خود اسے سننا چاہتا ہوں" ——— مارشل ایرک نے کہا۔

"یس سر" ——— کرنل جیکی نے کہا اور اٹھ کر جیب سے ایک مائیکرو ٹیپ نکال کر اس نے مارشل ایرک کے سامنے رکھ دی۔ مارشل ایرک نے انٹرکام پر مائیکرو ٹیپ ریکارڈر منگوایا اور پھر اس میں ٹیپ لگا کر اس نے بٹن آن کر دیا۔ ٹیپ سے گفتگو نشر ہونے لگ گئی۔ تقریباً ایک گھنٹے تک یہ ٹیپ چلتا رہا اور پھر ختم ہو گیا۔ اس دوران کرنل جیکی اور مارشل ایرک دونوں خاموش بیٹھے رہے۔ ٹیپ ختم ہونے پر مارشل ایرک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریکارڈر آف کر دیا۔

"اس گفتگو سے تم نے جو نتیجہ نکالا ہے وہ بالکل درست ہے اور یہ عمران تو بالکل مسخرہ سا آدمی ہے۔ فضول بکواس کرنے والا آدمی، اس کے باوجود جو گیم انہوں نے کھیلی ہے اس سے اس کی بے پناہ ذہانت کا علم ہوتا ہے۔ بہرحال جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے" ——— مارشل ایرک نے کہا۔

"سر مجھے تو یہ بھی علم نہیں ہے کہ حکومت ایکریمیا زیرو لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات کیوں چاہتی ہے۔ اگر یہ معلوم ہو جائے تو پھر ہی آئندہ کا کوئی لائحہ عمل طے کیا جا سکتا ہے" ——— کرنل جیکی نے کہا۔

"ایکریمیا کو یہ خفیہ اطلاعات ملی ہیں کہ ایسٹرن کارمن کی خفیہ زیرو لیبارٹری میں ایک ایسے فارمولے پر ریسرچ کی جا رہی ہے جس سے ایکریمیا اور روسیاہ کے خلائی سیاروں اور خلائی ہتھیاروں کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ ریسرچ کامیاب ہو جاتی ہے تو اس کا مقصد یہ ہو گا کہ یہ آئندہ آنے والے دور میں خلاء کا سب سے خوفناک ترین ہتھیار ہو گا۔ اس کی مدد سے ایسٹرن کارمن والے مکمل طور پر خلاء پر کنٹرول حاصل کر لیں گے اور تمہیں معلوم ہے کہ آئندہ جنگ کا فیصلہ خلائی ہتھیاروں سے ہی ہو گا۔ ایکریمیا چاہتا ہے کہ یہ ریسرچ جب کامیاب ہو جائے تو وہ اس لیبارٹری کو تباہ کر کے اس ریسرچ کو اپنی تحویل میں لے لے تاکہ فضائی جنگ پر ایکریمیا کا ہی کنٹرول رہے۔ اس وجہ سے یہ مشن ہمارے ذمے لگایا گیا کہ پروفیسر بلیک اس زیرو لیبارٹری میں جاتا رہتا ہے اور پروفیسر بلیک کا تعلق ہم سے ہے چنانچہ ہم نے پروفیسر بلیک کو اس مشن پر کام کرنے کے لئے کہا اور مشن کی حتمی کامیابی کے لئے یہ شرط لگائی گئی کہ یہ تفصیلات زیرو لیبارٹری کے مخصوص کاغذ پر ہونی

چاہئیں، کیونکہ یہ جتنی اطلاعات مل سکتی تھیں کہ اس لیبارٹری کے سائنس دانوں نے
بھی اس فارمولے کو محفوظ رکھنے کے لئے دوسروں کی طرح مخصوص کاغذ
تیار کیا ہے جس پر موجود تحریر ایک مخصوص درجہ حرارت میں تو قائم رہتی ہے
لیکن جیسے ہی درجہ حرارت تبدیل ہوتا ہے اس پر موجود تحریر خود بخود ختم
ہوجاتی ہے۔ حکومت ایکریمیا کا خیال تھا کہ ہو سکتا ہے کہ پروفیسر بلیک
صحیح معلومات حاصل نہ کر سکیں اور کسی بھی مقصد کے لئے وہ غلط معلومات
مہیا کر دیں۔ اس طرح حکومت ایکریمیا کے تعلقات ایسٹرن کارمن سے انتہائی
خراب بھی ہو سکتے ہیں چنانچہ یہ بات کنفرم کرنے کے لئے اس کاغذ والی
شرط لگائی گئی تھی تاکہ زیرو لیبارٹری والے کاغذ پر تفصیلات ———
ہوں گی تو اس سے یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ پروفیسر بلیک نے صحیح
معلومات مہیا کی ہیں۔ پروفیسر بلیک اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو گئے اور
ایک لحاظ سے یہ مشن بھی ختم ہو گیا لیکن اب جو صورت حال سامنے آئی ہے
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اصل کامیابی پاکیشیا والوں کو ملی ہے اور ہمارے
حصے میں ناکامی آئی ہے" ——— مارشل ایرک نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

"لیکن سر، کیا یہ کاغذ کسی دوسری جگہ نہیں بن سکتا" ——— کرنل
جیکی نے کہا۔

"بن سکتا ہے ——— ایکریمیا نے بھی ایسے ہی کاغذ اپنی مخصوص لیبارٹریوں
میں رائج کر رکھے ہیں لیکن زیرو لیبارٹری والوں نے اس کاغذ کی بناوٹ
کے اندر ایک مخصوص نشان رکھا ہوا ہے۔ وہی نشان یہ ثابت کرتا ہے کہ
اس کاغذ کا تعلق واقعی زیرو لیبارٹری سے ہے اور وہی نشان میں نے

بھی چیک کیا تھا۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ پروفیسر بلیک جیسا آدمی بھی غلط
کام کرے گا" ——— مارشل ایرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر، پاکیشیا تو سائنسی لحاظ سے ایک پسماندہ ملک ہے۔ اسے اس
ریسرچ سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ بقول آپ کے ابھی تو ریسرچ مکمل ہی نہیں
ہوئی۔ اگر مکمل بھی ہو جاتی ہے تو ظاہر ہے پاکیشیا خلائی جنگ اور خلائی
ہتھیاروں کی دوڑ میں تو سرے سے شامل ہی نہیں ہے پھر وہ اس ریسرچ کے
پیچھے کیوں بھاگ رہا ہے" ——— کرنل جیکی نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ان کا مقصد اپنے دوست ملک شوگران کو فائدہ پہنچانا
ہو۔ اب کیا کہا جا سکتا ہے" ——— مارشل ایرک نے کہا۔

"اب پروفیسر بلیک تو ہلاک ہو چکا ہے۔ اس لئے اب کوئی دوسرا آدمی
تلاش کرنا پڑے گا جو اس کی تفصیلات حاصل کر سکے اور ہم کیا کر سکتے ہیں"
کرنل جیکی نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پیچھے تو بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں
ہے۔ ہو سکتا ہے انہوں نے یہ تفصیلات کہیں اور نوٹ کر لی ہوں اور کاغذ
واش کر دیا ہو۔ اس لئے نہ ہی وہ کاغذ تلاش کیا جا سکتا ہے اور نہ تفصیلات
معلوم ہو سکتی ہیں لیکن بڑی جد وجہد کے بعد اس پروفیسر بلیک کے بارے
میں معلوم ہوا تھا کہ مخصوص سامان کی سپلائی کی غرض سے یہ اکثر زیرو لیبارٹری
کے انتظامی حصے تک جاتا رہتا ہے۔ وہ بھی اب ہلاک ہو چکا ہے۔ اب دوسرا
آدمی کہاں سے تلاش کیا جائے۔ بہرحال میں اعلیٰ حکام کے نوٹس میں ساری
بات لے آتا ہوں پھر جو وہ بہتر سمجھیں گے فیصلہ کر لیں گے" ——— مارشل
ایرک نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"جن حوالوں سے اس ریسرچ کا پتہ چلا ہے کیا ان حوالوں کو استعمال نہیں کیا جا سکتا"۔ ـــــ کرنل جیکی نے کہا۔

"نہیں ـــ اس ریسرچ کا علم "اتفاقاً" ہمارے ایک ایسے ایجنٹ کو ہوا جو ایسٹرن کارمن حکومت کے ایک بڑے آفس میں ہے۔ اتفاق سے ایک ٹاپ سیکرٹ رپورٹ اس کی نظروں سے گزری جس میں اس ریسرچ کے بارے میں تفصیل موجود تھی۔ لیبارٹری کا نام زیرو لکھا تھا۔ اس نے اس رپورٹ کی تصویر بنائی اور ایکریمیا بھجوا دی۔ اس کے علاوہ اس بارے میں کوئی معلومات باوجود کوشش کے نہیں مل سکیں"۔ ـــــ مارشل ایرک نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"سر میں ایک بات کہوں ـــ آپ ناراض تو نہ ہوں گے"۔ ـــــ کرنل جیکی نے قدرے جھجکتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــ تم مارشل ایجنسی کے سب سے اہم ایجنٹ ہو اور میرے نمبر ٹو ہو۔ تم کھل کر بات کرو"۔ ـــــ مارشل ایرک شاید آج موڈ میں تھا ورنہ یہی نمبر ٹو کرنل جیکی بھی اس سے بات کرتے ہوئے ڈرتا تھا کیونکہ اس کے متعلق مشہور تھا کہ وہ صدر ایکریمیا سے بھی سیدھے منہ بات نہیں کرتا۔

"سر دو باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں۔ ایک تو یہ کہ اگر پروفیسر بلیک زیرو لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات جانتا تھا تو پھر اسے کاغذ پر لکھنا اور ڈرامائی انداز میں آپ تک پہنچانا ان سب کا کیا فائدہ تھا۔ وہ کسی مخصوص فون پر یا کسی سپیشل ٹرانسمیٹر پر زبانی بھی آپ کو یہ تفصیلات بتا سکتا تھا اور اگر چلو وہ کسی وجہ سے ایسٹرن کارمن میں رہ کر بات نہ کر سکتا تھا تو یہاں ایکریمیا میں تو وہ آسانی سے فون پر بات کر سکتا تھا۔ پھر اسے آئے ہوئے چار دن

ہو گئے تھے۔ آپ نے ان چار دنوں میں اسے ایک مخصوص کوٹھی میں رکھا۔ ٹیری اور ہیرک کو اس کی حفاظت کے لئے تعینات کئے رکھا پھر اسے باقاعدہ فوجی پہرے میں پوائنٹ ایکس پر لایا گیا اور اس نے وہ کاغذ آپ کو دیا۔ اس سارے رویے کا میں تو کوئی مطلب نہیں سمجھا"۔ ـــــ کرنل جیکی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور مارشل ایرک اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کوئی بڑا کسی نادان بچے کی باتوں پر مسکراتا ہے۔

"کرنل جیکی ایک تو تم نمبر ٹو ہو اور دوسرا مارشل ایجنسی کی کارکردگی کا دائرہ کار صرف ایکریمیا کی چند مخصوص فوجی چھاؤنیوں تک ہی محدود ہے لیکن میں طویل عرصے تک بلیو ہیون ایجنسی کا سربراہ رہا ہوں جو ملٹری انٹیلیجنس کی ایک اہم شاخ تھی اس لئے مجھے ان سارے مسائل کا اچھی طرح علم ہے جس کی تم ابجد بھی نہیں جانتے۔ اب جبکہ ایک لحاظ سے یہ سارا مسئلہ ہی ختم ہو چکا ہے۔ میں تمہیں اس کی تفصیل بتا دیتا ہوں۔ تمہارا کیا خیال ہے ایسٹرن کارمن والے جنہوں نے زیرو لیبارٹری کو اس قدر خفیہ رکھا ہوا ہے کہ سوائے چند خاص افراد کے اور کوئی اس نام سے بھی واقف نہ ہے۔ انہوں نے اس کو دنیا بھر سے خفیہ رکھنے کے لئے کوئی انتظام نہ کیا ہوگا۔ پروفیسر بلیک ایک خاص شعبے کا ماہر تھا اس لئے انہیں مجبوراً اُسے زیرو لیبارٹری تک لے جانا پڑتا تھا اور اس کی زندگی بھی ان کے لئے اہمیت رکھتی تھی لیکن انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ پروفیسر بلیک ایکریمی ہے اور اسے ایسی بیماری ہے کہ ہر چھ ماہ بعد اسے ایک ہفتے کے لئے ایکریمیا کی آب و ہوا میں رہنا پڑتا ہے۔ ان سب باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے پروفیسر بلیک کے جسم کے اندر

ایک ایسا آلہ آپریشن کے ذریعے پہنچا دیا تھا کہ پروفیسر جو کچھ بھی بولتا تھا یا جو کچھ بھی لکھتا تھا وہ سب اس آلے کے ذریعے چیک ہوتا رہتا تھا اور یہ آلہ مخصوص سگنلز کی مدد سے انہیں الیسٹرن کارمن کے اس سنٹر تک پہنچاتا رہتا تھا جس میں اس کا اصل ریسیونگ سیٹ تھا۔ یہ لہریں اس قدر طاقتور تھیں کہ پروفیسر بلیک چاہے دنیا کے کسی بھی خطے میں چلا جائے یہ سگنلز مسلسل سنٹر میں ریسیو ہوتے رہتے تھے۔ اور اس کا علم پروفیسر بلیک کو بھی تھا اور یہ آلہ پروفیسر کے جسم کے ایسے حصے میں رکھا گیا تھا کہ اسے کسی صورت نکالا نہ جا سکتا تھا اور نکالنے کی صورت میں پروفیسر ختم ہو جاتا چنانچہ جب یہ اطلاعات ملیں کہ پروفیسر بلیک اس لیبارٹری میں جاتا رہتا ہے تو میں نے فون پر پروفیسر سے رابطہ قائم کیا۔ پروفیسر بلیک ان دنوں چھٹی پر ایکریمیا آیا ہوا تھا۔ پروفیسر بلیک نے مجھ سے سیدھے منہ بات تک نہ کی اور فوراً ریسیور رکھ دیا۔ ظاہر ہے مجھے غصہ آنا تھا لیکن اس سے پہلے کہ میں اس کے خلاف کوئی قدم اٹھاتا پروفیسر بلیک مجھ سے خود ملنے آ گیا اور اس نے مجھے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر بات کرنے سے منع کیا اور ایک البم مجھے دے گیا جس میں جانوروں کی بیشمار تصویریں تھیں، ساتھ ہی ایک کاغذ تھا جس پر جانوروں کی تصویریں کاٹ کر چپکائی گئی تھیں۔ میں یہ رجسٹر دیکھ کر بے حد حیران ہوا تو پروفیسر بلیک نے مجھے بتایا کہ یہ اس کی ہابی ہے کہ وہ جانوروں کی تصویریں اکٹھی کرتا ہے اور ایسی کتابیں پڑھتا ہے جس میں جانوروں کے بارے میں تفصیلات درج ہوں اس کے ساتھ ہی اس نے مجھے ایک کتاب بھی دی کہ اس میں نایاب جانوروں کی تصویریں ہیں اور چلا گیا۔ میں بے حد حیران ہوا لیکن جب میں نے وہ کتاب پڑھی تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ ایک مخصوص کوڈ ہے۔ جانوروں کی چھوٹی چھوٹی تصویروں

و مختلف حروف سے مخصوص کیا گیا ہے۔ اس طرح حروف کی جگہ جانوروں کی تصویریں چپکا کر لکھا جا سکتا ہے۔ اس حیرت انگیز کوڈ کے بعد میں نے وہ کاغذ اٹھایا اور اس کو پڑھنے کی کوشش شروع کی۔ مجھے کئی دن لگے اسے ڈی کوڈ کرنے میں۔ تب جا کر اس خط کا مطلب میری سمجھ میں آیا اور اس خط میں پروفیسر بلیک نے اس آلے کی تفصیل لکھی تھی۔ اس آلے کی وجہ سے نہ پروفیسر کچھ لکھ سکتا تھا نہ بول سکتا تھا۔ لکھتے وقت چونکہ ہاتھ ایک مخصوص انداز میں حرکت کرتا ہے اس لئے آلہ اسے آسانی سے چیک کر لیتا تھا۔ میں بے حد حیران ہوا چنانچہ میں نے اس کوڈ کی مدد سے رجسٹر سے تصویریں نکال کر ایک خط تیار کیا جس کی مدد سے میں نے پروفیسر بلیک کو ساری بات بتا دی کہ ایکریمیا کیا چاہتا ہے۔ پروفیسر بلیک نے مجھے اس پکچر کوڈ میں جواب دیا کہ وہ یہ کام کر دے گا اور اس نے اس تصویری کوڈ میں سب کچھ بتانے کی بات کی لیکن ایکریمیا کے اعلیٰ حکام نے شرط لگا دی کہ وہ ثبوت کے طور پر اس زیرو لیبارٹری کا کاغذ استعمال کرے اور اس کاغذ پر اس پکچر کوڈ میں تفصیلات نہ لکھی جا سکتی تھیں چنانچہ پروفیسر نے مجھے بتایا کہ اس آلے کے سگنلز کو ایک مخصوص دوا کے ذریعے زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ کے لئے اس قدر کمزور کیا جا سکتا ہے کہ لکھنے کے صحیح سگنلز وہ نہیں دے سکتا لیکن اس دوا کو پوری طرح تیار کرنے کے لئے چار روز چاہئیں۔ یہ دوا بے حد قیمتی ہے۔ بہرحال میں نے ایکریمیا سے اسے وہ دوا بھجوا دی۔ اس نے وہ کاغذ اڑایا اور اس دوا کے زیر اثر اس پر تفصیلات لکھیں اور اسے ایک مخصوص بیگ میں بند کیا جس میں مستقل طور پر وہی درجہ حرارت رہتا تھا جس درجہ حرارت میں اس کاغذ پر تحریر رہی تھی۔ اس کے بعد وہ چھٹی لے کر یہاں آ گیا لیکن یہاں آ کر اس نے پکچر کوڈ

میں مجھے مطلع کیا کہ اسے خطرہ ہے کہ کہیں اس کی نگرانی نہ کی جا رہی ہو چنانچہ میں نے اسے علیحدہ کوٹھی میں رکھا اور ٹیری اور ہیرک کو اس کی حفاظت کے لئے مقرر کیا۔ ادھر میں نے پوائنٹ ون پر ٹمپریچر کنٹرول کے خصوصی آلات نصب کرائے تاکہ کاغذ کی چیکنگ کے لئے باکس کھولا جائے تو تحریر غائب نہ ہو جائے۔ ان انتظامات میں چار روز لگ گئے اور پھر میں نے اسے یہاں گارڈ کی حفاظت میں بلوایا اس طرح کاغذ بھی چیک ہوا اور کام بھی ہو گیا"۔ مارشل ایرک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور کرنل جیکی انتہائی حیرت بھرے انداز میں یہ ساری تفصیل سنتا رہا۔

"سر، اگر یہ بات ہے تو پھر اس پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو تو اس کاغذ کی اس خصوصیت کا علم نہ ہوگا اس لئے وہ جیسے ہی وہ باکس کھولیں گے تحریر غائب ہو جائے گی"۔ ـــــــ کرنل جیکی نے کہا۔

"ہونا تو ایسا ہی چاہیے لیکن اس سے ہمیں کیا فائدہ ہوگا"۔ ـــــــ مارشل ایرک نے کہا اور کرنل جیکی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او۔ کے، اب تم جاؤ میں اعلیٰ حکام سے بات کرتا ہوں پھر جو فیصلہ ہوگا اس کے مطابق اس سلسلے میں مزید کوئی کام کیا جائے گا"۔ ـــــــ مارشل ایرک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور کرنل جیکی نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

عمران جیسے ہی دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے سردادر جو کسی گہری سوچ میں غرق تھے چونک کر عمران کو دیکھنے لگے۔

"آؤ آؤ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"۔ ـــــــ سردادر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا میں سمجھا شاید ماضی میں اپنی گم گشتہ جوانی کو دیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں"۔ ـــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سردادر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"ہماری جوانی تو کیا یوں سمجھو ساری عمر اس سائنس نے کھائی ہے۔ بہرحال تم بتاؤ اس طرح اچانک آمد کا کیا مقصد ہے"۔ ـــــــ سردادر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اچانک آمد کا کیا مطلب ہوا میں نے پہلے فون پر آپ سے اجازت لی ہے پھر آیا ہوں۔ اب آپ کا مطلب تھا کہ میں پہلے اخبار میں اشتہار دیتا

سارے شہر میں ڈھنڈورا پٹوا آتا' دیواروں پر اپنی آمد کے اشتہار چسپاں کرا آتا پھر آتا :—— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سرداور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اچانک سے مطلب ہے کہ بغیر کسی پیشگی پروگرام کے :—— سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یعنی آپ کا مطلب ہے کہ پہلے پروگرام کا کارڈ چھپتا' سارے شہر میں تقسیم ہوتا اور پھر...... :—— عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"بس۔ بس کافی ہے —— سنو میں تمہاری کال ملنے پر ایک انتہائی اہم تجربے کو چھوڑ کر آیا ہوں اور یہ بھی سن لو کہ وہاں میری زیادہ دیر تک غیر حاضری سے بے پناہ نقصان بھی ہو سکتا ہے اور یہ نقصان میرا نہیں پاکیشیا کا ہو گا۔ اس لئے جو کچھ کہنا ہے جلد از جلد کہہ ڈالو" —— سرداور نے ہاتھ اٹھا کر اس کی بات کاٹتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بس بس ملک کے نقصان والے الفاظ آٹومیٹک بریک کا کام دیتے ہیں" —— عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور سرداور مسکرا دیئے۔

"یہ تو میں سمجھ گیا ہوں کہ تمہیں کوئی اہم مسئلہ درپیش ہے جس کی وجہ سے تمہیں یہاں آنا پڑا ہے ورنہ تم مجھ سے بھی زیادہ مصروف رہتے ہو' بہرحال میرے پاس اب باقی زیادہ سے زیادہ دس منٹ رہ گئے ہیں اس کے بعد مجھے ہر صورت میں تجربہ گاہ پہنچنا ہو گا" —— سرداور نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر یکلخت گہری سنجیدگی کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"سرداور' آپ ایسٹرن کارمن کی زیرو لیبارٹری کے بارے میں کچھ جانتے ہیں :—— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"زیرو لیبارٹری —— نہیں میں تو یہ نام بھی پہلی بار تمہارے منہ سے سن رہا ہوں" —— سرداور نے چونک کر جواب دیا۔

"آپ ایسٹرن کارمن میں یہاں پاکیشیا آنے سے پہلے کافی طویل عرصہ تک رہے ہیں اور یقیناً آپ وہاں کی دفاعی لیبارٹریوں کے بارے میں کافی حد تک جانتے ہوں گے اس لئے میں آپ کو محل وقوع اور لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات بتا دیتا ہوں۔ اس سے شاید آپ اس لیبارٹری کے بارے میں جان لیں" —— عمران نے کہا اور جیب سے ایک عام سا کاغذ نکال کر سرداور کی طرف بڑھا دیا۔ کاغذ پر اس نے ہاتھ سے تفصیلات لکھی ہوئی تھیں۔ سرداور نے اس کے ہاتھ سے کاغذ لیا اور پھر اسے غور سے پڑھنے لگے۔ عمران خاموش بیٹھا رہا۔

"نہیں' یہ کوئی نئی لیبارٹری ہے۔ مجھے اس کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے لیکن جب تمہیں اس کے محل وقوع اور تفصیلات کا علم ہو چکا ہے تو پھر مجھ سے کیوں پوچھنے آئے ہو' وہاں جا کر معلوم کر لو" —— سرداور نے کاغذ واپس کرتے ہوئے کہا۔

"میں وہاں جا کر معلوم کر چکا ہوں' یہ لیبارٹری وہاں نہیں ہے" —— عمران نے کہا۔

"وہاں نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ محل وقوع غلط ہے۔ یہ آج تم کیسی باتیں کر رہے ہو میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا" —— سرداور نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ کی الجھن درست ہے۔ میں آپ کو مختصر طور پر سارا پس منظر بتا دیتا ہوں پھر شاید آپ کی الجھن دور ہو سکے"——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسا پس منظر"——— سر داور واقعی بے حد حیرت زدہ نظر آ رہے تھے۔

"سر داور سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کو ایسٹرن کارمن میں موجود اس کے ایک فارن ایجنٹ نے اطلاع دی کہ وہاں ایک کار ایکسیڈنٹ کے دوران مرنے والے ایک مقامی آدمی کی جیب سے ایک ایسا کاغذ ملا ہے جس میں یہ بات درج ہے کہ برین کنٹرولر کا تجربہ پاکیشیا میں کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں پاکیشیا کے ایک ہمسایہ ملک نے تجربے کے مکمل اخراجات ادا کرنے کی حامی بھر لی ہے اور یہ تجربہ زیرو لیبارٹری کے تحت کیا جائے گا۔ اس ہمسایہ ملک کا نام درمیان میں آجانے کی وجہ سے چیف ایکسٹو چونک پڑا کیونکہ اس ہمسایہ ملک سے پاکیشیا کی مخالفت ہمیشہ رہی ہے اور یہ ہمسایہ ملک پاکیشیا کو ختم کرنے کے خواب طویل عرصے سے دیکھتا چلا آ رہا ہے چنانچہ اس نے فارن ایجنٹ کو اس زیرو لیبارٹری اور اس برین کنٹرولر کے بارے میں تفصیلی انکوائری کرنے کا حکم دے دیا لیکن اس فارن ایجنٹ کی بے پناہ کوششوں کے باوجود اس زیرو لیبارٹری کا کوئی علم نہ ہو سکا تو چیف ایکسٹو نے اصل حالات کی تحقیقات کے لئے سیکرٹ سروس کی ٹیم ایسٹرن کارمن بھیجی جس کا انچارج مجھے بنایا گیا۔ ٹیم میں صرف دو ممبرز تھے۔ بہرحال ہم تینوں وہاں پہنچے اور پھر اس فارن ایجنٹ کے ساتھ مل کر ہم نے تین دن تک وہاں بھرپور انداز میں کام کیا تو ہمیں صرف اتنا معلوم ہو سکا

کہ زیرو لیبارٹری وہاں موجود تو ہے لیکن اس بارے میں کوئی ایک آدمی حتی کہ ایسٹرن کارمن کے اعلیٰ سطح کے حکمران بھی کچھ نہیں جانتے۔ بہرحال تفصیلات کو رہنے دیں۔ مزید ٹکریں مارنے سے ایک کلیو مل گیا کہ ایکریمیا کا کوئی سائنسدان جس کا نام پروفیسر بلیک ہے، اکثر اس لیبارٹری میں آتا جاتا رہتا ہے۔ اس پروفیسر بلیک کے بارے میں مزید تفصیلات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ وہ دل کی ایک ایسی بیماری میں مبتلا ہے کہ اس پر معمولی سا تشدد بھی جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ وہ اچانک چھٹی لے کر ایکریمیا کے دارالحکومت چلا گیا ہے چنانچہ ہم اس کے پیچھے وہاں پہنچے تو میرا ایک ساتھی جوانا جو پہلے ہی ایکریمیا اپنے کسی ذاتی کام کے لئے گیا ہوا تھا ہمیں مل گیا۔ اس جوانا نے بتایا کہ اس کا ایک پرانا دوست ہیرک اور اس کے ساتھی ٹیری کو کسی پروفیسر بلیک کی حفاظت کے لئے ہائر کیا گیا ہے۔ ہیرک نے یہ بات جوانا سے ویسے ہی باتوں باتوں کے درمیان کر دی تھی اور وہ پتہ بھی بتا دیا تھا جہاں وہ رہتا ہے چنانچہ ہم سب اس کوٹھی پر پہنچے تو وہاں ہیرک اور اس کے ساتھی ہمارے مقابلے پر آ گئے۔ بہرحال ہم نے انہیں قابو میں کر لیا۔ پروفیسر بلیک وہاں موجود نہ تھا۔ پھر اس ٹیری پر تشدد کے بعد ہمیں عجیب سے واقعات کا علم ہوا کہ ایکریمیا کی ملٹری انٹیلیجنس سے متعلق ایک خفیہ ایجنسی مارشل ہے جس کا سربراہ مارشل ایرک کہلاتا ہے۔ انہوں نے ٹیری اور ہیرک کو ہائر کیا ہے کیونکہ پروفیسر بلیک ایسٹرن کارمن سے کوئی خفیہ راز لے کر آیا ہے اور خطرہ ہے کہ ایسٹرن کارمن کے ایجنٹ اس کے پیچھے نہ ہوں یہ بات سن کر میں چونک پڑا۔ اس دوران پروفیسر بلیک بھی آ گیا۔ اسے فوری طور پر بیہوش کر دیا گیا لیکن مجھے معلوم تھا کہ اس پر معمولی سا تشدد بھی

خطرناک ثابت ہو سکتا ہے چنانچہ میں نے دوسرا طریقہ اختیار کیا اور اس کے شعور کو سلا کر لاشعور سے اس راز کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو انتہائی حیرت انگیز معلومات سامنے آئیں کہ پروفیسر بلیک مارشل ایجنسی کا آدمی تھا اور اس نے مارشل ایرک کے کہنے پر زیرو لیبارٹری کی تفصیلات اور محل وقوع کسی ایسے کاغذ پر درج کیا ہے کہ جسے ایک مخصوص درجہ حرارت سے باہر نکالا جائے تو اس پر موجود تحریر غائب ہو جاتی ہے اور یہ کاغذ اس نے زیرو لیبارٹری سے ہی حاصل کیا ہے کیونکہ مارشل ایرک نے یہی شرط لگائی تھی کہ صرف اسی کاغذ پر موجود تفصیلات ہی اسے قابل قبول ہوں گی۔ یہ کاغذ ایک باکس میں بند تھا۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ایسٹرن کارمن والوں نے بھی حفاظتی اقدام کے طور پر پروفیسر کے جسم میں اڈکس سگنل ٹرانسمیٹر رکھا ہوا ہے۔ اس کاغذ کی جو تفصیلات سامنے آئیں اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ وہ مخصوص قسم کا کاغذ ہے جو انتہائی ٹاپ سیکرٹ لیبارٹریوں میں استعمال ہوتا ہے اور ہر لیبارٹری اپنے مخصوص درجہ حرارت کی بنیاد پر اسے تیار کرتی ہے۔ پروفیسر بلیک نے یہ کاغذ ایک مخصوص بریف کیس میں رکھا ہوا تھا اور سب سے حیرت انگیز بات یہ تھی کہ پروفیسر بلیک کے لاشعور میں اس لیبارٹری کی تفصیلات اور محل وقوع بھی موجود نہ تھا اور شعور کو میں اس اڈکس ٹرانسمیٹر کی وجہ سے بیدار نہ کر سکتا تھا چنانچہ میں نے اس بیگ کو چیک کیا اور تھوڑی سی محنت سے میں وہ مخصوص درجہ حرارت معلوم کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ بہرحال میں نے اس کاغذ کو چیک کیا اور اس پر موجود تفصیلات دیکھیں تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہ معلومات غلط ہیں ———

——— یہ معلومات ایسٹرن کارمن کی مشہور دفاعی لیبارٹری نیرو ٹو کی تھیں۔

اس سے میں سمجھ گیا کہ پروفیسر بلیک ڈبل گیم کھیل رہا ہے۔ وہ غلط معلومات یقیناً مارشل ایجنسی کو پہنچانا چاہتا ہے اور درست معلومات شاید کسی اور کے ہاتھ فروخت کرنا چاہتا ہو گا۔ اس دوران مارشل ایرک کا فون آ گیا اور اس نے اس کاغذ کے حصول کے لئے تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔ میں نے بطور پروفیسر بلیک اس سے گفتگو کی میں سمجھتا تھا کہ اگر اس مارشل ایرک کو مطمئن نہ کیا گیا تو پھر یہ فوراً حرکت میں آ جائیں گے۔ اس طرح پروفیسر بلیک سے اصل کاغذ حاصل نہ ہو سکے گا چنانچہ میں نے ایک پلاننگ کی اور خود پروفیسر بلیک کے روپ میں جا کر مارشل ایرک کو وہ باکس دیا اس طرح وہ مطمئن ہو گیا۔ اڈکس کے بارے میں آپ بھی جانتے ہیں کہ اگر ایک گھنٹے تک آدمی بیہوش رہے تو اڈکس مزید ایک گھنٹے کے لئے بیکار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے ایک گھنٹے تک پروفیسر کو بیہوش رکھا۔ اس طرح اڈکس کا مسئلہ تو حل ہو گیا لیکن جب میں نے پروفیسر کے شعور کو بیدار کر کے اسے ٹٹولا تو ایک حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ اس کے شعور کو اس طرح کنٹرول کیا گیا تھا کہ وہ زیرو لیبارٹری سے باہر نکلتے ہی اس کے بارے میں سب کچھ واش ہو جاتا تھا البتہ اتنا معلوم ہو گیا کہ پروفیسر نے ایک دوسرا کاغذ بھی کہیں چھپا کر رکھا ہوا ہے، لیکن کہاں؟ یہ معلوم نہ ہو سکا اور پروفیسر کا ذہن بھی چونکہ کنٹرولڈ تھا اس لئے زیادہ دباؤ برداشت نہ کر سکتا تھا چنانچہ میں نے پہلے جا کر اس مارشل کو مطمئن کیا۔ اس کے بعد پروفیسر کو ہوش میں لا کر اس کے ساتھ ایک ڈرامہ کھیلا اس ڈرامے کے نتیجے میں اس دوسرے کاغذ کا علم ہو گیا، چنانچہ وہ کاغذ حاصل کر کے ہم سب یہاں پاکیشیا پہنچ گئے۔ یہاں اس کاغذ کو چیک کیا گیا اور اس پر درج معلومات میں نے اس کاغذ پر لکھ لیں۔ اس کے بعد الیٹرق

کارمن میں موجود سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ کو یہ محل وقوع بتا کر چیکنگ کے لئے کہا گیا۔ اس نے تصدیق کر دی کہ یہ لیبارٹری اسی محل وقوع پر موجود ہے چنانچہ میں دوبارہ ٹیم لے کر اس لیبارٹری میں داخل ہونے اور وہاں سے اس برین کنٹرولر کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنے کے لئے گیا تو مجھے یہ دیکھ کر بے حد حیرت ہوئی کہ وہ لیبارٹری جہاں تھی وہاں اب خالی چٹیل میدان تھا۔ فارن ایجنٹ قسمیں کھاتا ہے کہ اس نے خود یہاں وسیع و عریض لیبارٹری کی عمارت دیکھی ہے۔ میں نے مخصوص آلات سے بھی پتہ چلانے کی کوشش کی تو ایک حیرت انگیز بات سامنے آئی کہ لیبارٹری وہاں سے باقاعدہ حرکت کرتی ہوئی کہیں اور لے جائی گئی ہے۔ وہ موونگ لیبارٹری تھی۔ آپ جانتے تو ہیں موونگ لیبارٹریز کن اصولوں پر تیار کی جاتی ہیں؟" عمران نے کہا۔

"تم نے انتہائی حیرت انگیز تفصیلات بتائی ہیں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اب موونگ لیبارٹریز بھی بنائی جا رہی ہیں لیکن ان کے تو خاص اصول ہوتے ہیں اور وہ تمہیں بھی معلوم ہوں گے۔ پھر تم نے اسے تلاش کیوں نہیں کیا؟" ——— سر داور نے کہا۔

"میں نے ان اصولوں کے تحت تلاش کیا لیکن ناکام رہا۔ اسی لئے تو آپ کے پاس آیا ہوں؟" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اس سلسلے میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں۔ میں بھی تو زیادہ سے زیادہ ایسی موونگ لیبارٹری کے اصول ہی تمہیں بتا سکتا ہوں۔ اور وہ تم پہلے سے جانتے ہو؟" ——— سر داور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"سر داور، مجھے معلوم ہے کہ ان موونگ لیبارٹریز کا بنیادی آئیڈیا آپ نے ہی سائنس کی دنیا میں روشناس کرایا تھا۔ گو پاکیشیا کے پاس تو ایسے وسائل نہیں ہیں کہ وہ ایسی موونگ لیبارٹریز تیار کر سکے لیکن سپر پاورز اور انتہائی امیر ممالک نے اس آئیڈیے کو ڈویلپ کرتے ہوئے ایسی لیبارٹریز تیار کر لیں کیونکہ حفاظت کے نقطہ نظر سے یہ انتہائی محفوظ سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ موونگ لیبارٹری زمین سے سمندر میں اور سمندر سے زمین پر شفٹ کی جا سکتی ہے؟" ——— عمران نے کہا تو سر داور بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ نہیں، ایسا تو ممکن ہی نہیں کیونکہ جو لوازمات پانی کے لئے چاہئیں وہ خشکی پر کام نہیں دے سکتے اور جو خشکی پر کام دیں گے وہ پانی کے اوپر یا اندر کام نہیں دے سکتے" ——— سر داور نے کہا۔

"لیکن میرا خیال ہے کہ یہ لیبارٹری خشکی سے موو کرتی ہوئی سمندر کے اندر کہیں شفٹ ہو گئی ہے" ——— عمران نے کہا۔

"اس خیال کی وجہ؟" ——— سر داور نے چونک کر پوچھا تو عمران نے انہیں تفصیلات بتانی شروع کر دیں اور سر داور کے چہرے پر غور و فکر کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"تم نے واقعی مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے عمران بیٹے! ورنہ پہلے میرے ذہن میں یہ آئیڈیا ہی نہ آیا تھا" ——— سر داور نے آنکھیں بند کر کے اونچی پشت والی کرسی سے سر ٹکاتے ہوئے کہا اور عمران خاموش ہو گیا۔

"ہو سکتا ہے ——— بالکل ہو سکتا ہے۔ اگر ایکس سسٹم سے واقعی ریکس

ہو سکتا ہے لیکن اب تم کیا چاہتے ہو؟" ——— سرداور نے کچھ دیر بعد آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر آر ایکس سسٹم سے ایسا ممکن ہے تو اسے ٹریس کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ آپ اس سسٹم کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ اس کا ٹریس کرنا بے حد مشکل ہے" ——— عمران نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اگر واقعی آر ایکس سسٹم استعمال ہو رہا ہے تو اسے ناکیا پوائنٹ تھری ریز سے ٹریس کیا جاسکتا ہے لیکن اس سے بھی صرف وہ علاقہ ٹریس ہو سکتا ہے جہاں یہ لیبارٹری موجود ہے وہ لیبارٹری ٹریس نہیں ہو سکتی" ——— سرداور نے کہا اور عمران کی آنکھیں بے اختیار چمک اٹھیں۔

"اوہ ویری گڈ ——— اس کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ میں تو مغز کھپا کھپا کر پاگل ہو گیا تھا لیکن کوئی ترکیب سمجھ میں ہی نہ آرہی تھی۔ آخر میں نے سوچا کہ آپ کی خدمت میں مسئلہ پیش کیا جائے' اچھا اب اجازت دیجیے آپ کے تجربے کا وقت ہو گیا ہوگا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ویسے یہ برین کنٹرول ہے کیا چکر' کیا یہ کسی ہتھیار کا کوڈ نام ہے" ——— سرداور نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو مغز ماری کر رہا ہوں کہ اگر واقعی کوئی ہتھیار ہے تو اسے حاصل کر لوں۔ کوئی ایک برین ہی کنٹرول ہو گیا تو کم از کم کنوارہ تو نہ مروں گا"
عمران نے جواب دیا تو سرداور بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"اصل میں یہ آلہ تو تمہاری ہونے والی بیگم کے پاس ہونا چاہیے ورنہ

تم تو واقعی اسے پاگل کر دو گے" ——— سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کے کس کام آئے گا' برین ہو گا تو کنٹرول بھی ہو گا" ———
عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا اور اسے عقب سے سرداور کے پہلے سے کہیں زیادہ زوردار قہقہے کی آواز سنائی دی اور عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

دروازہ چرچراتی ہوئی مخصوص آواز میں کھلا تو کمرے کے درمیان رکھے
ہوئے صوفوں پر بیٹھا ہوا ایک لمبا تڑنگا نوجوان چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔
"بیٹھو جونیئر۔" ـــــ آنے والا جو بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی تھا
نے ہاتھ اٹھا کر اس نوجوان کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور خود بھی
ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔
"خیریت باس ـــ آپ نے ایمرجنسی کی بات کی تھی اس لئے میں نے
سارے کام چھوڑ دیئے اور آپ کے انتظار میں بیٹھ گیا۔" ـــــ جونیئر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"مجھے معلوم ہے تمہارے کاموں کے بارے میں' بیٹھے شراب پیتے رہتے
ہو یا کسی لڑکی سے باتیں کرتے رہتے ہو اور تم نے یہاں بیٹھ کر کیا کام کرنا
ہے۔" ـــــ باس نے بے تکلفانہ انداز میں کہا اور جونیئر بے اختیار
ہنس پڑا۔

"اصل کام تو یہی ہوتے ہیں باس' باقی تو بس بھاگ دوڑ ہی ہوتی
ہے۔ بہرحال فرمائیے کیا ایمرجنسی ہے۔" ـــــ جونیئر نے ہنستے ہوئے
کہا۔
"پاکیشیا کے علی عمران سے تو تم اچھی طرح واقف ہو۔" ـــــ باس
نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
"اچھی طرح کیا بہت اچھی طرح واقف ہوں۔ آپ تو جانتے ہیں پھر
کیوں پوچھ رہے ہیں۔" ـــــ جونیئر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
"ہمارا یہ علی عمران' ہماری زیرو لیبارٹری کے آڑے آ رہا ہے۔" ـــــ
باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"زیرو لیبارٹری کے آڑے آ رہا ہے ـــ کیا مطلب۔ اس کا کیا تعلق
زیرو لیبارٹری سے ہے۔" ـــــ جونیئر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یہی بات تو ہماری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ بہرحال میں تمہیں تفصیل بتاتا
ہوں۔" ـــــ باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پروفیسر بلیک
کے جسم میں موجود آلے سے ملنے والے سگنلز کی مدد سے حاصل شدہ معلومات
کے مطابق اسے بتایا کہ پروفیسر بلیک مارشل ایجنسی کا ایجنٹ تھا۔ اس
نے زیرو لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات ان تک پہنچائیں لیکن درمیان
میں علی عمران کود پڑا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ وہ ہر قیمت پر اس لیبارٹری
کو ٹریس کرنے پر تلا ہوا ہے اور حکومت ایسٹرن کارمن ایسا نہیں چاہتی۔"
باس نے کہا۔
"لیکن اسے اس لیبارٹری سے دلچسپی کیا پیدا ہو گئی ہے۔ یہ بات تو
پتہ چلے' خواہ مخواہ کسی چیز کے پیچھے بھاگنے والا تو وہ آدمی بھی نہیں ہے۔"

جونیئر نے کہا۔

"لیبارٹری میں ایک انتہائی اہم خلائی ریسرچ ہو رہی ہے لیکن اس ریسرچ سے کوئی فائدہ ایکریمیا اور روسیاہ تو اٹھا سکتے ہیں پاکیشیا ہرگز نہیں اٹھا سکتا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اس ہمک کوئی غلط معلومات پہنچائی گئی ہیں۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ تم میری ملاقات اس عمران سے کرا دو تا کہ بات واضح ہو جائے"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"بالکل کرا سکتا ہوں۔ فون پر کہیں تو ابھی کرا سکتا ہوں۔ بالمشافہ گفتگو کرنی ہے تو پھر ہمیں پاکیشیا جانا ہوگا"۔۔۔۔ جونیئر نے کہا۔

"تم فون پر اس سے بات کرو اور اسے کہو کہ ہم اس سے لیبارٹری کے سلسلے میں فوری ملنا چاہتے ہیں۔ وہ جہاں چاہے وہیں یہ ملاقات ہو سکتی ہے"۔ باس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آئیے دفتر چلتے ہیں"۔۔۔۔ جونیئر نے کہا اور صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ باس بھی اٹھا اور پھر وہ سائیڈ کا دروازہ کھول کر ایک بڑے دفتر نما کمرے میں پہنچ گئے۔ ایک سائیڈ پر ایک بڑی دفتری میز تھی جس کے پیچھے ایک اونچی پشت کی ریوالونگ کرسی موجود تھی۔ جونیئر چونکہ اس دفتر کا انچارج تھا اس لئے وہ اس کرسی پر جا کر بیٹھ گیا جبکہ باس سائیڈ صوفے پر جا بیٹھا۔ جونیئر نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا فون پیس کے نیچے لگے ہوئے سفید رنگ کے بٹن کو پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کر کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"سلیمان صاحب، میں علی عمران کا دوست جونیئر بول رہا ہوں ایسٹرن کارمن سے۔۔۔۔ عمران صاحب سے ایک ضروری بات کرنی ہے"۔۔۔۔ جونیئر نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ہی عمران کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی۔ ایس سی (آکسن) مرد درویش بزبان خویش بول رہا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور جونیئر بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں ایسٹرن کارمن سے جونیئر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ جونیئر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لاحول ولا قوۃ۔۔۔ اب جونیئر کو بھی یہ جرأت ہو گئی ہے کہ وہ سینئر کے سامنے بولے۔ حد ہے ادب نام کی کوئی چیز تو اس دنیا میں رہ ہی نہیں گئی"۔۔۔۔ عمران کی آواز سنائی دی اور جونیئر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"واقعی میری جرأت نہ ہو رہی تھی تم جیسے سینئر سیکرٹ ایجنٹ کے ساتھ بات کرنے کی لیکن۔۔۔۔"۔۔۔۔ جونیئر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے، بات کرنے سے کس نے منع کیا ہے لیکن تم تو بول رہے تھے اور بڑے کے سامنے چھوٹے کا بولنا ہمارے ہاں انتہائی بدتمیزی بلکہ گستاخی سمجھا جاتا ہے اور پچھلی ملاقات میں بہرحال تمہارے اور میرے درمیان یہ بات طے ہو گئی تھی کہ میں تم سے دو گھنٹے بیس منٹ بارہ سیکنڈ بڑا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور جونیئر

ایک بار پھر زوردار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"کمال ہے ـــــ پچھلی ملاقات میں سالگرہ منانے کے حساب سے بڑا میں ثابت ہوا تھا اور گھنٹے نہیں پورے چار سال بڑا اور اب تم نے خود ہی اپنے آپ کو بڑا بنا لیا"۔ ـــــ جونیئر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے وہ سن و سال میں بڑا ہونے کو کوئی نہیں جانتا۔ وہ تم نے سنا نہیں، سر بزرگی عقل سے ہوتی ہے عمر سے نہیں اور میں تم سے دو گھنٹے بیس منٹ بارہ سیکنڈ پہلے سکول میں داخل ہوا تھا"۔ ـــــ عمران نے کہا اور جونیئر ایک بار پھر ہنس پڑا۔ ساتھ ہی صوفے پر بیٹھا ہوا اس کا باس بھی مسکرا رہا تھا۔ لاؤڈر کی وجہ سے وہ ان دونوں کے درمیان ہونے والی دلچسپ گفتگو بخوبی سن رہا تھا۔

"اچھا بھئی، تم ہی بڑے سہی ـــــ تو بڑے صاحب بات کرنی ہے زیرو لیبارٹری کے بارے میں جس کو ٹریس کرنے کے لئے تم بلاوجہ ہلکان ہوتے پھر رہے ہو"۔ ـــــ جونیئر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے اپنی رہائش آج کل سمندر کی تہہ میں رکھ لی ہے کیونکہ زمین کے سارے کیڑے مکوڑے تو تم کھا چکے ہو اب سمندر کے کیڑوں کی باری ہوگی اور وہ تمہاری زیرو موونگ لیبارٹری سمندر میں موو کرتی ہوئی بلکہ یوں کہو کہ تیرتی ہوئی تمہاری رہائش گاہ کے قریب پہنچ چکی ہوگی"۔ ـــــ عمران کی آواز سنائی دی اور جونیئر نے چونک کر پاس بیٹھے باس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تو باس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ تو مجھے سمندر میں پہنچ کر معلوم ہوا ہے کہ تم سمندر کے کیڑے

مکوڑے پہلے ہی چٹ کر چکے ہو۔ بہرحال اصل بات یہ ہے باس ابھی تھوڑی دیر پہلے میرے پرائیویٹ دفتر میں آ گئے ہیں اور انہوں نے مجھے بتایا کہ عمران زیرو لیبارٹری کو ٹریس کرنے پر تلا ہوا ہے اور انہوں نے تمہارے ایکریمیا جانے اور پروفیسر بلیک سے لیبارٹری کی تفصیلات حاصل کرنے کے بارے میں بتایا ہے۔ اس تفصیل کے تمہارے ہاتھ پڑنے پر ہی مجبوراً لیبارٹری کو موو کرنا پڑا۔ لیکن تمہاری باتوں سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ لیبارٹری کو کہاں موو کیا گیا ہے اور بہرحال یہ بات کم از کم میرے لئے حیرت کا باعث نہیں بنی۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ آخر تم ایسٹرن کارمن کی اس اہم ترین لیبارٹری میں کیوں دلچسپی لے رہے ہو۔ باس میرے پاس بیٹھے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سے مل کر تم سے تفصیل سے بات کی جائے تاکہ اگر کوئی غلط فہمی ہے تو دور ہو جائے"۔ ـــــ جونیئر نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم نے مجھے یہ تو نہ بتایا تھا کہ تم ڈیفنس ایجنسی میں چلے گئے ہو۔ میں تو یہی سمجھتا رہا کہ تم سول ایجنسی میں ہو ورنہ میں خواہ مخواہ اسے ٹریس کرنے کے چکر میں کیوں خوار ہوتا پھرتا۔ براہ راست تم سے ہی بات کر لی جاتی"۔ ـــــ عمران کی آواز سنائی دی۔

"اگر تم مجھ سے بات کر لیتے تو مسئلہ اس وقت ہی حل ہو جاتا۔ بہرحال اب بتاؤ کہ تم سے کہاں ملاقات ہو سکتی ہے"۔ ـــــ جونیئر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فون تم نے کیا ہے ناں"۔ ـــــ دوسری طرف سے عمران نے پوچھا۔

"ہاں کیوں؟" ـــــ جونیئر نے چونک کر پوچھا۔ اس کے چہرے پر تعجب کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ ظاہر ہے اسے عمران کے اس سوال کی وجہ تسمیہ سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ بل بھی تم ہی ادا کرو گے۔ اس لئے مجھے اس فون پر بھی ملاقات پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ویسے اگر تم فون نہ کرتے تو شاید کل تم سے بالمشافہ بھی ملاقات ہو جاتی" ـــــ دوسری طرف سے عمران نے جواب دیا اور جونیئر مسکرا دیا۔

"تو پھر آ جاؤ کل تاکہ تفصیل سے بات چیت ہو جائے" ـــــ جونیئر نے کہا۔

"تم اپنے باس کو فون دو۔ اب جب بات شروع ہو ہی گئی ہے تو پھر اسے انجام تک بھی پہنچا ہی دیا جائے" ـــــ اس بار عمران کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"لیجئے باس آپ خود عمران سے بات کر لیجئے" ـــــ جونیئر نے اٹھ کر رسیور باس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور باس نے رسیور لے لیا۔

"ہیلو مائیکل بول رہا ہوں" ـــــ باس نے رسیور لیتے ہی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ جونیئر کے موسٹ سینئر ہیں تو پھر میرے بھی سینئر ہوئے اس لئے میں آپ کے سامنے بول تو نہیں سکتا البتہ بات کر سکتا ہوں۔ کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں لیبارٹری ٹریس کرنا چاہتا ہوں" دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی اور باس مسکرا دیا۔

"مسٹر عمران، پروفیسر بلیک کے بارے میں ہمیں معلومات مل چکی ہیں۔

ان معلومات کی بنا پر ہم نے مارشل ایجنسی کے بارے میں اپنے ایک مخبر کے ذریعے معلومات حاصل کیں تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ اصل کاغذ آپ نے اڑائے ہیں۔ مارشل ایجنسی والوں نے بھی آپ کا پتہ چلا لیا تھا لیکن آپ ایکریمیا سے پاکیشیا روانہ ہو چکے تھے جب ہمیں یہ معلومات ملیں تو ہم نے فوری طور پر لیبارٹری کو موو کر دیا تاکہ آپ فوری طور پر اس تک نہ پہنچ سکیں اور اس دوران یہ معلوم کیا جائے کہ آخر آپ یا پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری کو کیوں ٹریس کر رہی ہے جبکہ پاکیشیا اور الیٹرن کارمن کے درمیان بے حد گہرے تعلقات بھی موجود ہیں اور اہم بات یہ ہے کہ اس لیبارٹری میں ایسی بھی کوئی ریسرچ نہیں ہو رہی جس سے پاکیشیا کو کوئی دلچسپی ہو سکتی ہو۔ مجھے چونکہ معلوم ہے کہ آپ جونیئر کے گہرے دوست ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ جونیئر کی معرفت آپ سے کھل کر بات کر لی جائے تاکہ اگر کوئی غلط فہمی ہو تو دور ہو جائے" ـــــ باس نے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کے متعلق میں جانتا ہوں کہ آپ صاف اور سچی بات کرنے کے عادی ہیں۔ اس لئے میں بھی سچی بات ہی کروں گا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو یہ اطلاع ملی کہ آپ کی زیر یہ لیبارٹری میں کسی نئے ہتھیار کا تجربہ ہو رہا ہے جسے برین کنٹرولر کا نام دیا گیا ہے اور اس برین کنٹرولر کا پہلا تجربہ چاہے کتنا محدود ہی سہی آپ پاکیشیا میں کرنا چاہتے ہیں اور اس لئے پاکیشیا کا ایک مخالف ہمسایہ ملک آپ کو تمام اخراجات ادا کر رہا ہے۔ چیف نے اس پر تشویش کا اظہار کیا اور اس نے میرے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی کہ میں اس لیبارٹری کو ٹریس کر کے یہ معلوم کروں کہ یہ برین

کنٹرول کیا ہے اور کس قسم کا تجربہ پاکیشیا میں کیا جانا مقصود ہے۔ اگے سے متعلق آپ جانتے ہیں کہ کیا ہوا"۔۔۔۔۔ عمران کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔ اور باس کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سا سانس نکل گیا۔

"تو یہ بات ہے۔۔۔ اس لئے آپ زیرو لیبارٹری کے پیچھے تک گئے تھے۔ بہرحال اگر آپ میری بات پر یقین کریں تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ زیرو لیبارٹری تو ایک طرف پورے ایکریمیا کارمن میں برین کنٹرول نام کی کوئی ریسرچ نہیں ہو رہی۔ کیونکہ میں ڈیفنس ایجنسی کا انچارج ہوں اور ایکریمیا کارمن کی ہر لیبارٹری میں ہونے والی ریسرچ کا مجھے بخوبی علم ہوتا ہے۔ زیرو لیبارٹری میں البتہ خلائی ہتھیاروں کے سلسلے میں ایک انتہائی اہم ریسرچ کی جا رہی ہے اور اس ریسرچ سے ایکریمیا اور روسیاہ کو تو دلچسپی ہو سکتی ہے کم از کم پاکیشیا کو نہیں ہو سکتی اور جہاں تک برین کنٹرول کا تعلق ہے تو نہ ہی اس نام کا کوئی فارمولا ہمارے پاس ہے اور نہ ہی ہم اس بات کا تصور کر سکتے ہیں کہ کسی دفاعی ہتھیار کا تجربہ پاکیشیا جیسے دوست ملک میں کریں۔ یہ بات درست ہے کہ ایکریمیا کارمن کے تعلقات آپ کے ہمسایہ ملک سے بھی بے حد اچھے ہیں لیکن اس کے باوجود ایکریمیا کارمن کی یہ پالیسی ہی نہیں ہے کہ کسی دوست ملک کے خلاف کسی دوسرے سے مل کر کوئی کام کرے اور آخر میں میری طرف سے آپ کو کھلی آفر ہے کہ آپ یہاں تشریف لائیں، میں آپ کو خود اپنے ساتھ زیرو لیبارٹری میں لے جاتا ہوں۔ آپ وہاں ہونے والی ریسرچ کا خود جائزہ لے لیں"۔۔۔۔۔ باس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے آپ کی بات پر یقین ہے جناب، آپ براہ کرم فون جونیئر کو

دے دیں"۔۔۔۔۔ عمران نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور باس نے سر ہلاتے ہوئے رسیور جونیئر کی طرف بڑھا دیا۔

"یس جونیئر بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ جونیئر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جونیئر۔۔۔ میری غلط فہمی دور ہو گئی ہے اور آپ لوگوں کو میری وجہ سے جو تکلیف ہوئی ہے اس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں لیکن ایک دوسرے کام کے لئے میں تمہیں تھوڑی دیر بعد فون کروں گا۔ تم کس نمبر سے بات کر رہے ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اپنے پرائیویٹ دفتر سے بول رہا ہوں اور اس کا نمبر تو تمہارے پاس موجود ہے"۔۔۔۔۔ جونیئر نے کہا۔

"او۔ کے شکریہ"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور جونیئر نے رسیور رکھ دیا۔

"شکریہ جونیئر۔۔۔ مجھے اس عمران کی غلط فہمی دور کر کے بے حد سکون ملا ہے۔ میں اب اعلیٰ حکام کو او۔ کے رپورٹ دے دوں گا"۔۔۔۔۔ باس نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اچھا ہوا باس کہ غلط فہمی دور ہو گئی ورنہ اس عمران سے کوئی بعید نہیں تھا کہ یہ لیبارٹری بھی تباہ کر دیتا"۔۔۔۔۔ جونیئر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس کی صلاحیتوں کا علم ہے۔ اس لئے تو عمران کا نام سامنے آتے ہی میرا ذہن جھٹک سے اڑ گیا تھا۔ اب دیکھو ہم نے لیبارٹری کو سمندر میں موو کر دیا لیکن عمران کو اس کا بھی پتہ چل گیا حالانکہ اس زیرو لیبارٹری کے علاوہ پوری دنیا میں اور کوئی ایسی لیبارٹری نہیں ہے جو

خشکی سے سمندر میں موو کر سکے۔ اس لئے ہمارا خیال تھا کہ اس سے خشکی
سے موو ہونے کے بعد کسی کے ذہن میں بھی یہ خیال نہ آ سکے گا کہ اسے
سمندر میں لے جایا گیا ہے وہ اسے خشکی پر ہی ڈھونڈتے رہیں گے۔ اس
کے باوجود اس عمران کو علم ہو گیا"۔۔۔۔ باس نے کہا۔
"وہ ہے ہی ایسا باس۔۔۔ آپ جانتے تو ہیں وہ ناقابل یقین صلاحیتوں
کا مالک ہے"۔۔۔۔ جونیئر نے ایسے فخریہ لہجے میں کہا جیسے وہ عمران
کی بجائے اپنی تعریف کر رہا ہو اور باس مسکراتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم
اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا
ہوا۔
"بیٹھو"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اپنی مخصوص
کرسی پر بیٹھ گیا۔
"آپ نے اچانک ایسٹرن کارمن جانے کا پروگرام بھی منسوخ کر دیا
اور آپ سنجیدہ بھی ہیں۔۔۔ خیریت ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کرسی
پر بیٹھتے ہوئے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔
"ایسٹرن کارمن والا مشن تو ختم ہو گیا لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ ہمارے
ساتھ آخر اس سارے فراڈ کئے جانے کی وجہ کیا ہو سکتی ہے اور کس نے
کیا ہو گا فراڈ"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"مشن ختم ہو گیا ہے اور فراڈ ہوا ہے۔۔۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں"۔
بلیک زیرو کے چہرے پر بے پناہ حیرت اور الجھن کے ملے جلے تاثرات

SCANNED & UpLoaded by AURAWATER

نمودار ہو گئے تھے۔

"ابھی ایلڈرن کارمن کی ڈیفنس ایجنسی کے چیف، مائیکل برڈ سے میری تفصیلی گفتگو ہوئی ہے اس لئے میں نے ٹیلی فون کر کے کہہ دیا تھا کہ ممبرز کو اطلاع کر دو کہ ہماری روانگی منسوخ ہو گئی ہے۔" ——— عمران نے کہا۔

"مائیکل برڈ سے بات ہوئی ہے، کیا آپ نے براہ راست اُسے فون کیا تھا۔" ——— بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"نہیں مجھے کیا ضرورت تھی اسے فون کرنے کی۔ اس نے خود جونیئر کی معرفت مجھے کال کیا تھا۔" ——— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جونیئر کی کال سے لے کر مائیکل برڈ کے ساتھ ہونے والی تمام گفتگو تفصیل سے اسے سنا دی۔

"اوہ اس لئے آپ نے ساری پلاننگ منسوخ کر دی لیکن ہو سکتا ہے اس نے جان بوجھ کر آپ سے بات کی ہو تاکہ آپ اس پر اعتماد کر کے زیرو لیبارٹری کا پیچھا چھوڑ دیں۔" ——— بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں اس کے متعلق اچھی طرح جانتا ہوں بلیک زیرو۔ وہ آدمی انتہائی اصول پسند ہے۔ غلط بات نہ کرتا ہے اور نہ برداشت کرتا ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ اس نے جو کچھ کہا ہے درست کہا ہے۔ لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے فارن ایجنٹ نے ہمیں جو اطلاعات دی ہیں وہ کیوں دی ہیں۔ مجھے شک ہے کہ ہمیں اس فارن ایجنٹ کے ذریعے باقاعدہ ٹریپ کیا گیا ہے۔" ——— عمران نے کہا۔

"کیا مطلب ——— کیا اس فارن ایجنٹ نے خود یہ چکر چلایا ہوگا۔" ——— بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"نہیں ——— مارکم انتہائی ذہین اور پرانا ایجنٹ ہے۔ اس سے ہرگز یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ وہ اس قسم کے چکر میں دانستہ ملوث ہو سکے گا لیکن یہ بات بہرحال طے ہے کہ اس بات کا کسی نہ کسی کو علم ضرور ہوا ہے کہ مارکم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے چنانچہ اس زیرو لیبارٹری کو ٹریس کرنے کی غرض سے باقاعدہ پلاننگ کی گئی اور اس سلسلے میں ہمیں استعمال کیا گیا۔ بہرحال میں نے جونیئر کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ اس سلسلے میں کام کر کے مجھے پوری تفصیل مہیا کرے۔ وہ انتہائی ذہین اور کام کرنے والا نوجوان ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ اصل پارٹی کو ڈھونڈ نکالے گا۔ ہو سکتا ہے اس کا فون ابھی آ جائے۔ میں نے سلیمان کو کہہ دیا ہے کہ اس کی کال آئے تو یہاں ڈائریکٹ کر دے۔" ——— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کونسی پارٹی ہو سکتی ہے۔ ایکریمیا اس لیبارٹری کے چکر میں ہے لیکن وہ تو پروفیسر بلیک کو استعمال کر رہا تھا۔" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا آئیڈیا ہے کہ اس میں روسیاہ ملوث ہو سکتا ہے، بہرحال پتہ چل جائے گا۔" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"کیا جونیئر کو مارکم کے متعلق آپ نے بتایا ہے۔" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ——— اس کے متعلق تو نہیں بتایا، البتہ ایکسیڈنٹ کے دوران

لاش سے ملنے والے خط کا میں نے ذکر کر دیا ہے جو یقیناً اس وقت پولیس کے پاس ہو گا۔ وہ اس خط کا پتہ چلا کر باقی تحقیقات کرے گا۔ اینگل میں نے اسے بتا دیا ہے کہ وہ کس اینگل پر کام کرے۔ مارکم کو میں نے اس لئے سائیڈ پر رکھا ہے کہ جس پارٹی نے بھی مارکم کو استعمال کیا ہے۔ وہ مارکم کی بھی نگرانی کر رہی ہو گی:۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً دس پندرہ منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو":۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں فلیٹ سے":۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔۔ کیا جونیئر کا فون آیا ہے":۔۔۔۔۔ عمران نے اس بار اصل آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں":۔۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"اسے ڈائریکٹ کر دو":۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد ہلکی سی کلک کی آواز کے ساتھ ہی رسیور پر جونیئر کی آواز ابھری۔

"جونیئر بول رہا ہوں":۔۔۔۔۔ جونیئر کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

"یار کم از کم اب تو ترقی کر کے سینئر ہو ہی جاؤ لیکن لگتا ہے تم میں ترقی کے جراثیم ہی نہیں ہیں۔ اس لئے ساری عمر جونیئر ہی رہو گے":۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ہوتے ہوئے میں کیسے سینئر بن سکتا ہوں۔ بہرحال تمہارے

لئے میرے پاس انتہائی اہم اطلاعات ہیں":۔۔۔۔۔ جونیئر نے مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"اتنی رقم نہیں ہے میرے پاس کہ تم خالی اطلاعات کو نہ صرف اہم بلکہ انتہائی اہم بنا کر بھاری رقم وصول کر سکو۔ پہلے ہی میں نے بڑی مشکل سے آغا سلیمان پاشا کے خفیہ خزانے سے چند جواہرات اڑائے ہیں":۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ سارے اڑا لیتے تب بھی وہ واپس سلیمان صاحب کے خزانے میں ہی جانے تھے۔ اس سے اسے کیا فرق پڑتا ہے":۔۔۔۔۔ جونیئر نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا اب وہ اپنی انتہائی اہم اطلاعات بھی بتا دو":۔۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"عمران، تمہیں جو اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا میں برین کنٹرولر کا تجربہ کیا جانے والا ہے" وہ اطلاع بالکل درست ہے":۔۔۔۔۔ جونیئر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار ابھر آئے اور عمران ہی کیا بلیک زیرو بھی جونیئر کی یہ بات سن کر چونک پڑا تھا کیونکہ وہ لاؤڈر کے ذریعے ساری بات چیت سن رہا تھا۔

"کیا مطلب۔۔ کیا تمہارے باس نے مجھ سے غلط بیانی کی ہے":۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔۔ تم جانتے ہو کہ باس غلط بیانی نہیں کرتا۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ جس نے تمہیں اطلاعات دی ہیں اس سے ایک بنیادی غلطی ہو گئی ہے اس نے تمہیں زیرو لیبارٹری بتائی ہے جبکہ یہ زیرو لیبارٹری

نہیں ہے بلکہ زیرو لاسٹری ہے اور لاسٹری کے متعلق مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ دنیا میں کسی جگہ لیبارٹری کو لاسٹری کہا جاتا ہے۔ بہرحال ایسٹرن کارمن میں یہ لفظ استعمال نہیں ہوتا اس لئے اصل مسئلہ یہ ہے کہ برین گرزولڈ کی یہ ریسرچ کسی لاسٹری میں کی جا رہی ہے اور اس لاسٹری کا نمبر بھی زیرو ہی ہے اور وہاں سے اس کا تجربہ تمہارے ہمسایہ ملک کے ذریعے پاکیشیا میں کیا جا رہا ہے۔" ——— جونیئر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور عمران کی پیشانی شکن آلود ہو گئی۔

"پوری تفصیل سے بتاؤ کہ تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہوا۔" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے اس کاغذ کی فوٹو نقل حاصل کر لی ہے۔ اس میں لاسٹری درج ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ جس آدمی کی جیب سے یہ کاغذ ملا تھا اس کے متعلق پولیس نے جو انکوائری کی ہے اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ اس آدمی کا تعلق ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم "گن گرین" سے ہے۔ گن گرین کے متعلق تم بھی جانتے ہو گے کہ پوری دنیا میں یہ اسلحہ اسمگل کرنے والی مجرم تنظیم ہے اور یہ بات بھی سب کو معلوم ہے کہ یہ خاص قسم کا اسلحہ سمگل کرتی ہے جو یہ خود تیار کرتی ہے اور اس کے لئے اس نے باقاعدہ ریسرچ لیبارٹریاں بنائی ہوئی ہیں جہاں جدید ترین قسم کے ہتھیار تیار کئے جاتے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان خاص ہتھیاروں کے خریداروں میں ایکریمیا، روسیاہ اور دوسری سپر پاور بھی شامل ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ زیرو لاسٹری اس گن گرین کی ملکیت ہو گی اور گن گرین اپنے بنائے ہوئے کسی ہتھیار کا کوئی تجربہ تمہارے ملک میں کرنا چاہتی ہو گی۔" ——— جونیئر نے مزید تفصیلات

بتاتے ہوئے کہا۔

"گن گرین کے متعلق تمہارے پاس مزید کوئی اطلاعات ہیں۔" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"بس اتنی ہی معلومات ہیں جتنی میں نے تمہیں بتائی ہیں چونکہ اس تنظیم نے کبھی کسی ڈیفنس لیبارٹری پر حملہ نہیں کیا اس لئے اس سے ہماری کوئی دلچسپی بھی وابستہ نہیں رہی۔ ویسے میں اس کاغذ کی نقل اور پولیس کی انکوائری رپورٹ کی نقل بھی تمہیں بھجوا رہا ہوں تاکہ تم خود اس کو چیک کر سکو۔" ——— جونیئر نے کہا۔

"بہت بہت شکریہ جونیئر۔" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ گن گرین تنظیم کہاں سے ٹپک پڑی۔ میں تو اس کا نام بھی پہلی بار سن رہا ہوں۔" ——— بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نام تو میں نے سنا ہوا ہے لیکن چونکہ اس کا دائرہ کار صرف خاص خاص علاقوں میں اسلحے کی سمگلنگ تک ہی محدود ہے۔ اس لئے میں نے اس میں دلچسپی نہ لی تھی۔ بہرحال مارکم کو لازماً اس کے متعلق معلومات حاصل ہوں گی۔ یہ اسلحہ کی سمگلنگ اس کی مخصوص فیلڈ ہے۔" ——— عمران نے کہا۔

"مارکم ——— ہمارا ایسٹرن کارمن میں فارن ایجنٹ۔" ——— بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ارے نہیں، اس بیچارے کی یا نظر کمزور ہو گئی ہے یا پھر گرائمر کمزور ہے کہ لاسٹری کو لیبارٹری پڑھ گیا اور ہمارے لئے خواہ مخواہ مسئلہ بن گیا۔ میں

اُسی مارکم کی بات کر رہا ہوں جو انٹرنیشنل ایجنسی کی سپیشل برانچ کے تحت قائم ہونے والی لائبریری کا انچارج ہے۔ سپیشل فون بک سے اس کا نمبر دیکھ کر بتاؤ "۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز سے ایک چھوٹی سی بک باہر نکالی اور پھر اسے دیکھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے نمبر تلاش کر کے بتا دیا۔

عمران نے رسیور اٹھا کر ڈائلنگ شروع کر دی۔

" ہیلو سپیشل برانچ انٹرنیشنل ایجنسی "۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" مسٹر مارکم سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے ان کا دوست علی عمران بول رہا ہوں "۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" او۔ کے۔ ایک منٹ ہولڈ آن کیجئے "۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تقریباً بیس پچیس سیکنڈ کے بعد ایک ہلکی سی کھٹک کی آواز سنائی دی اور پھر ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" یس مارکم سپیکنگ "۔۔۔۔۔ بولنے والے کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

" کمال ہے۔۔۔ بڑے سخت جان واقع ہوئے ہو کہ ہمیشہ مار پڑنے کا اعتراف کر لیتے ہو۔ تمہیں تو ڈھٹائی کا عالمی انعام ملنا چاہیے "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا کسی مینٹل ہسپتال سے بول رہے ہو جو ایسی الجھی ہوئی باتیں کر رہے ہو۔ ویسے تمہاری دماغی حالت ہی ایسی تھی کہ مجھے یقین تھا کہ آخر کار تم مینٹل ہسپتال ہی پہنچو گے "۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مارکم

نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ابھی اتنا پاگل نہیں ہوا کہ مار کھا کر اس کا اعتراف بھی کر لوں اور جس سے بھی بات ہو فوراً یس مار کہہ ڈالوں "۔۔۔۔۔ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار دوسری طرف سے مارکم کے زوردار قہقہے کی آواز سنائی دی۔

" اچھا تو یہ بات تھی۔ ٹھیک ہے آئندہ تمہارا فون ملنے پر یہی کہا کروں گا تو مارکم "۔۔۔۔۔ مارکم نے ہنستے ہوئے کہا۔

" پھر پورا فقرہ بولنا، مارکم اور ذلت زیادہ کیا خیال ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو مارکم ایک بار پھر ہنس پڑا۔

" میں تو مارکم ہوں۔ یہ فقرے کا دوسرا حصہ تم اپنا نام رکھ تو زیادہ بہتر ہے "۔۔۔۔۔ مارکم نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ مارکم نے واقعی خوبصورت جواب دیا تھا اور عمران کی عادت تھی کہ وہ خوبصورت فقرے سے پوری طرح محظوظ ہوتا تھا۔ چاہے وہ فقرہ اسی پر ہی کیوں نہ چسپاں کیا گیا ہو۔

" خوب، اس کا مطلب ہے واقعی مارکم ہی پڑی ہے۔ ابھی دماغ کام کر رہا ہے تمہارا "۔۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" کیا تم نے فون اس مسئلے پر گفتگو کرنے کے لئے کیا ہے یا کوئی اور بھی مقصد ہے۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ تمہیں کسی مجرم تنظیم کے بارے میں معلومات چاہیے ہوں گی۔ اس کے بغیر تو ظاہر ہے تمہیں مارکم کی یاد بھی نہیں آ سکتی "۔۔۔۔۔ مارکم نے کہا۔

" ارے ارے اتنا عقلمند بننے کی بھی ضرورت نہیں ہے ورنہ بھابی

کرسٹینا عدالت میں جا کر طلاق کا دعویٰ دائر کر دے گی کہ مجھے اس قدر عقلمند شوہر سے بچاؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تمہاری بھابی کرسٹینا دو سال ہوئے فوت ہو چکی ہے اس لئے اب اس بیچاری نے کہاں عدالت میں جانا ہے"۔۔۔۔۔ اس بار مارکم نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بھی یکلخت سنجیدہ ہو گیا۔

"اوہ ویری سیڈ مارکم ۔۔۔ مجھے تو اطلاع ہی نہیں دی تم نے ورنہ میں ضرور آتا بھابی کے جنازے پر کیا ہوا تھا اسے ۔۔۔ وہ تو خاصی صحت مند تھیں"۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کار ایکسیڈنٹ ۔۔۔ بہرحال چھوڑو۔ اب راکھ کریدنے کا کیا فائدہ۔ تم بتاؤ کیسے فون کیا ہے"۔۔۔۔۔ مارکم کا لہجہ رندھا ہوا تھا اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ مارکم اور کرسٹینا میں بے پناہ محبت تھی اور مغربی آزاد معاشرے میں رہنے کے باوجود ان کے درمیان بالکل مشرقی انداز کی محبت تھی جس پر مغرب کے لوگ بھی حیران ہوتے تھے۔

"مارکم ایکریمیا کی ایک مجرم تنظیم ہے گن گرین۔ وہ کسی ہتھیار کا تجربہ ہمارے مخالف ہمسایہ ملک سے مل کر پاکیشیا میں کرنا چاہتی ہے اور اس سلسلے میں ایک حوالہ سامنے آیا ہے زیرو لاسٹری کا۔ اس بارے میں اگر تم جانتے ہو تو مجھے بتا دو۔ میں تمہارا مشکور ہوں گا"۔۔۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے کرسٹینا کی موت کی خبر اور مارکم کے رندھے ہوئے لہجے کے بعد اب مذاق نہ کیا جا سکتا تھا۔

"تم ایسا کرو، پانچ منٹ بعد مجھے دوبارہ فون کرنا۔ میں اس دوران

تفصیلی معلومات حاصل کر لوں گا"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مارکم نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ برین کنٹرولر آخر کس قسم کا ہتھیار ہو گا"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اس کے رسیور رکھنے پر کہا۔

"نام سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے انسانی ذہن کنٹرول کئے جا سکتے ہوں گے لیکن میرا خیال ہے ایسا نہیں ہو گا کیونکہ کسی ایک انسان کے ذہن کو تو کسی حد تک کنٹرول کیا جا سکتا ہو پورے ملک کے کروڑوں افراد کے ذہن کنٹرول کرنا ناممکن ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس ہتھیار کی مدد سے ایسی ریز پھیلائی جا سکیں جس سے انسانی دماغ ماؤف ہو سکتے ہوں"۔ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ پانچ منٹ سے بھی زیادہ وقفہ دے کر عمران نے دوبارہ مارکم سے رابطہ قائم کیا۔

"کچھ پتہ چلا مارکم"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں کافی کچھ پتہ چل گیا ہے۔ گن گرین اسلحہ سمگل کرنے والی بین الاقوامی تنظیم ہے۔ اس کا نیٹ ورک پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ البتہ یہ تنظیم انتہائی جدید اسلحہ سپلائی کرتی ہے اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ مخصوص اسلحہ وہ خود اپنی خفیہ لیبارٹریوں میں تیار کرتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تمام سپر پاورز اس کے تیار کردہ مخصوص اسلحہ اس سے خرید کرتی رہتی ہیں۔ ویسے اس کی لیبارٹریوں کے متعلق بھی بتایا جاتا ہے کہ یہ لیبارٹریاں کاسٹران کے علاقے کارلینڈ میں بھی ہیں اور کاسٹران زبان میں لیبارٹری کو لاسٹری کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے تو زیرو لاسٹری کارلینڈ میں بھی ہو سکتی ہے اور اگر کسی ہتھیار کا تجربہ تمہارے ملک پاکیشیا میں ہوتا ہے تو پھر یہ لازماً

کافرلینڈ میں گن گرین کی لیبارٹری میں ہی تیار کیا گیا ہو گا۔" ــــــ مارکم نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ مارکم ــــ تم نے انتہائی اہم معلومات دی ہیں۔ اب آخری بات یہ کہ اس تنظیم کے کسی خاص آدمی کے بارے میں کوئی معلومات ہوں تو وہ بھی بتا دو تاکہ مجھے کوئی کلیو مل جائے۔" ــــــ عمران نے کہا۔

"ہاں' اس کے چیف کی بڑی شہرت ہے۔ اس کا اصل نام تو ڈاکٹر فرنکشائن ہے لیکن یہ عام طور پر برین کنٹرولر کے نام سے مشہور ہے کیونکہ کہا جاتا ہے کہ یہ ایسے پراسرار علوم جانتا ہے جس سے کسی بھی انسان کے ذہن کو اپنی مرضی سے کنٹرول کر لیتا ہے۔ یہ آدمی کافرلینڈ کا ہی باشندہ ہے اور جو کچھ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے صرف اتنا ہے کہ اس کا تعلق کافرلینڈ کے مشہور شہر لاپول میں واقع کلب سلور ویو سے ہے' بس اس سے زیادہ ہمیں علم نہیں ہے۔" ــــــ مارکم نے کہا اور عمران نے ایک بار پھر اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

"کمال ہے ــــ اس بار ہمارے ساتھ واقعی بڑا چکر ہوا ہے۔ ہم برین کنٹرولر ہتھیار سمجھتے رہے جبکہ یہ کسی آدمی کا نام نکل آیا ہے۔" ــــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں' سارا کھیل ہی الٹا ہو گیا ہے۔ ہمارے فارن ایجنٹ نے ایک تو لاسٹری کو لیبارٹری پڑھا' دوسرا برین کنٹرولر کو ہتھیار سمجھ لیا۔ بہرحال مجھ سے بنیادی غلطی ہوئی ہے کہ ہم نے اس اصل خط کو نہیں پڑھا۔ اب جوزیفر یہ خط بھیج رہا ہے۔ اس کے ملنے کے بعد اس کا صحیح مفہوم سمجھ میں آئے گا۔" ــــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس کو آنے میں تو ظاہر ہے دیر لگے گی۔ آپ جوزیفر کو کہیں وہ فون پر اس خط کو پڑھ کر سنا دے تاکہ اس کے متعلق فوری طور پر کوئی آئندہ لائحہ عمل سوچا جا سکے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اس انکوائری کے چکر میں پڑے رہیں اور وہ لوگ کوئی نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں۔" ــــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔" ــــــ عمران نے اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جوزیفر کو فون کیا اور جوزیفر نے اسے فون پر خط پر درج ایک ایک لفظ لکھوا دیا۔ عمران نے اسے منع کر دیا کہ وہ اب یہ خط یا وہ انکوائری رپورٹ نہ بھجوائے کیونکہ اب اس سے مزید کچھ حاصل نہ ہو سکتا تھا۔ عمران نے رسیور رکھا اور پھر خط کو پڑھنا شروع کر دیا۔

"زیرو لاسٹری کے برین کنٹرولر کو پاکیشیا میں ٹرائی کیا جائے" کافرستان کی ڈیمانڈ کے مطابق ــــ کافرستان تمام اخراجات ادا کرنے کے لئے تیار ہے۔"

"خط سے بظاہر تو یہی مفہوم نکلتا ہے کہ جو فارن ایجنٹ نے نکالا ہے لیکن اب تفصیلی معلومات سامنے آنے کے بعد اس کا مفہوم یہ بنتا ہے۔ اس برین کنٹرولر یا ڈاکٹر فرنکشائن سے کافرستان پاکیشیا میں کوئی خاص کام کرانا چاہتا ہے اور اس ڈاکٹر فرنکشائن کا تعلق کسی زیرو لاسٹری یا لیبارٹری سے ہے۔" ــــــ عمران نے کہا۔

"ہاں' اب تو یہی مفہوم نکلتا ہے۔" ــــــ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو مطلب ہوا کہ سب سے پہلے اس ڈاکٹر فرنکشائن کا پتہ چلایا جانے

کران صاحب کا کیا حدود اربعہ ہے اور کافرستان اس سے کیا کام لینا چاہتا ہے "۔۔۔۔ عمران نے کاغذ میز پر رکھتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ ٹیم لے کر کاٹز لینڈ پہنچیں اور یہ ڈاکٹر یہاں آجائے "۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ذرا میری مخصوص فائل لے آؤ لائبریری سے، شاید اس میں کوئی نام ایسا نکل آئے جو کاٹز لینڈ کا ہو اور میرا واقف ہو "۔۔۔۔ عمران نے سوچنے کے سے انداز میں کہا اور بلیک زیرو تیزی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے سر کرسی کی پشت سے ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔

" یہ لیجئے "۔۔۔۔ بلیک زیرو کی آواز سنائی دی اور عمران نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور پھر سامنے رکھی ہوئی ضخیم فائل کو کھول کر چیک کرنا شروع کر دیا۔ عمران نے یہ مخصوص فائل خود تیار کی تھی۔ پوری دنیا میں اس کے دوست، واقف یا ایسے افراد جن سے کسی بھی وقت کوئی کام لیا جا سکتا ہو۔ ان کے متعلق ضروری معلومات وہ اس فائل میں درج کرتا رہتا تھا۔

" اوہ پاٹرو کاٹز لینڈ میں ہے۔ ویری گڈ ۔۔۔۔ خاصا کام کا آدمی ہے "۔ عمران نے ایک صفحہ کھولتے ہی چونک کر کہا۔

" پاٹرو ۔۔۔۔ وہ کون ہے "۔۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

" ایکریمی باشندہ ہے ۔۔۔۔ ایکریمیا کی ایک سرکاری تنظیم سے متعلق تھا پھر اسے چھوڑ کر اس نے ایکریمیا میں ایک کلب بنا لیا۔ جی دار آدمی ہے،

اس لئے وہاں ایکریمیا میں اس نے خاصا بڑا مقام بنا لیا لیکن پھر مافیا اس کی دشمن ہو گئی اور وہ ایکریمیا چھوڑ کر کاٹز لینڈ میں جا بسا۔ چار سال پہلے اس سے اتفاقاً ایکریمیا میں ہی ملاقات ہو گئی تھی۔ تب اس نے یہ سب کچھ بتایا تھا اور میں نے اس بارے میں اس فائل میں تفصیلات درج کر لی تھیں۔ یہ دیکھو اس کا کارڈ بھی فائل میں موجود ہے "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور بلیک زیرو نے فائل اٹھا کر اپنے سامنے رکھی اور غور سے اس کارڈ کو دیکھنے لگا جو فائل کے صفحے پر چسپاں تھا۔

" اوہ یہ کلب تو لاپول میں ہی ہے جس کے متعلق مادم نے بتایا تھا۔ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

ہاں کنگ کلب نام ہے۔ ذرا انٹرنیشنل ڈائریکٹری دیکھ کر کاٹز لینڈ کا رابطہ نمبر دیکھو "۔۔۔۔ عمران نے کہا اور فائل اٹھا کر دوبارہ اپنے سامنے رکھ لی۔ بلیک زیرو نے میز کی دراز سے انٹرنیشنل ڈائریکٹری نکال اور اس میں رابطہ نمبر چیک کرنے میں مصروف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے وہ نمبر چیک کر کے عمران کو بتایا تو عمران نے رسیور اٹھا کر پہلے وہ نمبر ڈائل کیا اور پھر کارڈ پر لکھا ہوا فون نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا تین بار ٹرائی کرنے پر تو رابطہ قائم نہ ہو سکا مگر چوتھی بار رابطہ مل ہی گیا۔

" کنگ کلب "۔۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں، مسٹر پاٹرو سے بات کرنی ہے "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" باس تو اپنی رہائش گاہ جا چکے ہیں، آپ وہاں فون کر لیں "۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نمبر بتا دیجئے ۔۔۔ میرے پاس رہائش گاہ کا نمبر نہیں ہے"۔۔۔
عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل
دبا کر دوبارہ ڈائل کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو پائرو ہاؤس"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی
آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں' مسٹر پائرو کا دوست بول
ان سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے"۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے نرم لہجے میں کہا
گیا اور چند لمحوں بعد رسیور پر ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پائرو بول رہا ہوں ۔۔۔ کون بول رہا ہے پاکیشیا سے"۔۔۔
پائرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوائے علی عمران کے اور کون یہ جرات کر سکتا ہے کہ اتنی دور
سے ایک احمق کو فون کرے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

"اوہ۔۔۔ اوہ علی عمران تم اور اس طرح اچانک خیریت ہے"۔۔۔
اس بار دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"خیریت کا علم تو اس وقت ہو گا جب اس کال کا بل آئے گا"۔۔۔
عمران نے کہا تو پائرو قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"ارے اتنے ہی مفلس ہو گئے ہو تو اپنا نمبر بتا دو' میں خود کر لیتا ہوں
کال"۔۔۔ پائرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔۔۔ میں سمجھا تھا تم فوراً آفر کر دو گے کہ چلو بل مجھے بھجوا دینا

میں ادا کر دوں گا۔ اس طرح میرا چھ ماہ کا اکٹھا فون بل ادا ہو جاتا کیونکہ ہمارے
ہاں بل کو آتے آتے پانچ چھ ماہ لگ ہی جاتے ہیں"۔۔۔ عمران نے
کہا اور پائرو ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"چلو ٹھیک ہے بل بھجوا دینا بلکہ بل کیا بھجوانا ہے رقم بتا دینا میں بھجوا
دوں گا"۔۔۔ پائرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے چھ ماہ کا انتظار بے سود ہے۔ وہ تو تم ابھی بھجوا سکتے
ہو لیکن پہلے میرا قرضہ تو وصول کرا دو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"قرضہ وصول کرا دوں ۔۔۔ کیا مطلب۔ کس سے لینا ہے تم نے قرضہ"
پائرو کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"اب کیا بتاؤں' تم جانتے تو ہو' میں ذرا ضرورت سے زیادہ رقیق القلب
واقع ہوا ہوں۔ لاپول میں ایک کلب ہے سلور ویو' اس کے مالک ڈاکٹر
فرینکسٹائن سے ایسٹرن کارمن میں ملاقات ہو گئی۔ بیچارہ بے حد پریشان
تھا۔ اس کی جیب کٹ گئی تھی' مجھے اس پر بڑا ترس آیا چنانچہ میں نے
اسے قرضہ دے دیا۔ اس نے وعدہ بھی کیا کہ میں لاپول پہنچتے ہی قرضہ
واپس کر دوں گا لیکن آج تک قرضہ تو ایک طرف رہا وہ ملتا ہی نہیں۔
میں نے کئی بار سلور ویو کلب فون کیا مگر وہ کسی ڈاکٹر فرینکسٹائن کے نام
سے بھی واقف نہیں ہیں۔ مجھے تمہارا خیال آگیا کہ تم میرا یہ کام کر سکتے ہو"
عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے پائرو بے اختیار
کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تمہاری الٹی باتیں کرنے کی عادت نہیں گئی۔ بہر حال میں سمجھ گیا

ہوں تم ڈاکٹر ڈنکشان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو تو میں تمہیں بتا دوں کہ ڈاکٹر ڈنکشان سے قرضہ لینے کی بجائے مزید رقم اسے بھجوا کر اپنی جان چھڑا لو۔ وہ دنیا کا سب سے خطرناک آدمی ہے۔ شکر کرو تم نے سلور ویو میں فون کر کے اپنا نمبر نہیں بتا دیا ورنہ شاید تم اب تک اس قابل ہی نہ ہوتے کہ مجھے فون کر سکتے۔“ ——— پائرو نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا اس کے دس بارہ سینگ ہیں یا ڈریکولا کی طرح لمبے لمبے دانت ہیں۔ آخر وہ کس طرح خطرناک ہے۔“ ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے پائرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”عمران مجھے معلوم ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے رہتے ہو اور خطرناک ایجنٹ سمجھے جاتے ہو لیکن اگر تم ناراض نہ ہو جاؤ تو تمہیں بتاؤں کہ تم اس ڈاکٹر کے بارے میں تصور بھی نہیں کر سکتے کہ وہ کس قدر خطرناک ہے۔ بہرحال اتنا بتا دوں کہ وہ جس تنظیم کا چیف ہے اس نے پوری دنیا پر اپنے پنجے گاڑے ہوئے ہیں۔ سپر پاورز بھی اس سے خوف زدہ رہتی ہیں۔ اس کے ایک اشارے پر ایکریمیا اور روسیاہ کی حکومتیں تبدیل ہو سکتی ہیں۔ بس اس سے زیادہ کچھ نہیں بتا سکتا۔ اگر تم یا تمہارے ملک کی سیکرٹ سروس کا خیال ڈاکٹر کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ہے تو اس سے بہتر ہے کہ تم خودکشی کر لو۔ یقین کرو یہ تمہارے لئے انتہائی آسان موت ہوگی ورنہ دوسری صورت میں تم اور تمہاری سیکرٹ سروس تو بہرحال مرے گی ہی بلکہ تمہارا پاکیشیا بھی تباہ و برباد ہو سکتا ہے ویسے ذاتی طور پر ڈاکٹر ڈنکشان کے متعلق مشہور ہے کہ وہ قدیم ساحرانہ

علوم کا بہت بڑا ماہر ہے۔“ ——— پائرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تو یہ ساحرانہ علوم کا ماہر ہے پھر تو وہ واقعی خطرناک آدمی ہوا۔ میری توبہ میں نے تو سمجھو کہ قرضہ معاف کر دیا۔ بس ایک کام کرو مجھے یہ پتہ کر دو کہ وہ لاپول میں موجود ہے یا نہیں تاکہ میں اس سے مل کر اس سے خود دست بستہ معافی مانگ لوں ورنہ مجھے تو ڈر کے مارے نیند بھی نہ آئے گی۔“ ——— عمران نے لہجے کو انتہائی خوفزدہ بناتے ہوئے کہا۔

”وہ لاپول سے باہر نہیں جاتا۔ ساری دنیا میں اس کا صرف حکم چلتا ہے لیکن وہ کسی سے نہیں ملتا اور نہ کسی کو علم ہے کہ وہ کہاں ہوتا ہے۔ نہ اس کی شکل آج تک کسی نے دیکھی ہے۔ اس لئے تم یہ خیال چھوڑ دو اسی میں تمہارا بھلا ہے۔“ ——— پائرو نے کہا۔

”ارے پھر اس کا کوئی خاص آدمی بتا دو جس کے ذریعے میں معافی نامہ اس تک پہنچا دوں۔“ ——— عمران نے اس بار قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”معافی نامہ بھیجنا ہی ہے تو سلور ویو کے ڈینس کے ذریعے بھجوا دو وہ اس کا اسسٹنٹ اور گرین کا باس ہے لیکن فار گاڈ سیک۔ اس میں اپنا پتہ نہ لکھنا کیونکہ اگر تمہارے معافی نامہ کے کسی ایک حرف سے بھی ڈاکٹر ناراض ہو گیا تو تم اپنی رہائش گاہ میں مردہ پڑے ہوئے ملو گے۔“ ——— پائرو نے جواب دیا۔

”پھر مجھے کیا ضرورت ہے معافی نامہ بھیجنے کی۔ بس سمجھو میں نے اپنے قرضے پر لکیر کھینچ دی۔“ ——— عمران نے کہا۔

"یہ تم نے زندگی کا سب سے عقلمندانہ فیصلہ کیا ہے۔" —— دوسری طرف سے پائرو نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"بڑا خوفزدہ ہے یہ شخص پائرو۔" —— بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں' یہ چھوٹے درجے کا بدمعاش ہے اور یہ ڈاکٹر صاحب بین الاقوامی تنظیم کے سربراہ ہیں۔ پھر وہ جادوگر کے طور پر بھی مشہور ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے اس نے تو خوف کھانا ہی ہے۔" —— عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے؟" —— بلیک زیرو نے کہا۔

"اب یہ بات تو طے ہو گئی ہے کہ ڈاکٹر فرنکسٹائن بذات خود کہیں نہیں جاتا اس لئے پاکیشیا میں وہ جو کچھ بھی کرے گا اس کے آدمی کریں گے پھر روکم نے بتایا ہے کہ وہ ایسے علوم کا ماہر ہے جس سے وہ مخالف کے ذہن کو کنٹرول بھی کر لیتا ہے۔ اس لئے تم یہاں سیکرٹ سروس کی ٹیم کے ساتھ پوری طرح چوکنا رہنا۔ میں اپنے ساتھ جوزف جوانا اور ٹائیگر کو لے جاؤں گا کیونکہ یہ تینوں میری طرح موٹے دماغ کے آدمی ہیں۔ ان کے ذہنوں کو کنٹرول کرنا اس ڈاکٹر کے لئے آسان نہ ہو گا۔ اور نہ ہی موٹے دماغوں پر کسی جادو کا اثر ہوتا ہے۔" —— عمران نے کہا۔

"آپ تنویر کو بھی ساتھ لے لیں' وہ بھی اسی کیٹیگری کا آدمی ہے" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کیٹیگری کا ایک آدمی یہاں بھی رہنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے وہ لوگ یہاں خوفناک منصوبے کا آغاز کرنے والے ہوں۔ اور اگر پوری ٹیم

میرے ساتھ چلی گئی تو ہمارے واپس آنے تک وہ لوگ یہاں کوئی بڑا نقصان بھی کر سکتے ہیں۔ ویسے تم سپیشل فریکوئنسی پر مجھے کسی بھی ضرورت کے لئے کال کر سکتے ہو اور جب تک کوئی کلیو سامنے نہیں آتا تم سیکرٹ سروس کے ممبران کو بڑے بڑے ہوٹلوں میں آنے والے غیر ملکیوں کی نگرانی کا کام سونپ دو۔ اگر واقعی کوئی منصوبہ ہوا تو کوئی کلیو مل جائے گا۔" —— عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" —— بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ارے ہاں' اس کافرستان کو تو تم بھول ہی گئے۔ یہ ساری گڑبڑ تو اسی کی وجہ سے پھیل رہی ہے۔" —— عمران نے چونک کر کہا۔

"تو کیا اس شاگل کی وہاں نگرانی کراؤں۔" —— بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"یہ حکومت کافرستان کا اعلیٰ سطحی منصوبہ ہو گا۔ اس لئے اس کا علم یقیناً کافرستان کی وزارت دفاع کو ہو گا۔ تم ناٹران کو اس بارے میں بریف کر دو۔ وہ ہوشیار آدمی ہے' خود ہی سارا کھوج نکال لے گا۔" —— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"خدا حافظ —— میرے لئے دعا کرنا' پائرو نے تو واقعی مجھے ڈرا دیا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

بلیک زیرو کے ہنسنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران مسکراتا ہوا آپریشن روم سے باہر آ گیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے گینڈے جیسے جسم اور بھاری جبڑوں والے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس ڈینس سپیکنگ"۔۔۔۔ ڈینس کے لہجے میں بے پناہ درشتی تھی۔

"باس جیری بول رہا ہوں' فون چیکنگ شعبے سے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں کیا بات ہے۔۔۔ کیوں فون کیا ہے"۔۔۔۔ ڈینس کا لہجہ اور زیادہ درشت ہو گیا۔

"باس کنگ کلب کے پارڈو نے اپنی رہائش گاہ پر ایک فارن کال اٹنڈ کی ہے اس میں چیف باس کا نام بار بار آیا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف باس کا نام اور پارڈو کو آنے والی فون کال میں۔۔۔ کہاں سے آیا تھا یہ فون' کون بات کر رہا تھا"۔۔۔۔ ڈینس نے بری طرح

چونکتے ہوئے کہا۔

"باس، پاکیشیا سے کوئی علی عمران بات کر رہا تھا اور باس ان کے درمیان ہونے والی گفتگو اس قدر عجیب ہے کہ مجھے شک پڑتا ہے کہ یہ یقیناً کوئی خاص کوڈ ہو گا' اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے"۔۔۔۔ جیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوڈ گفتگو۔۔۔ اور پاکیشیا سے۔ تم نے اچھا کیا کہ چیک کر لیا۔ چیف باس نے پاکیشیا کا ایک مشن قبول کر لیا ہے۔ اس لئے یہ کال اہم ہی ہو سکتی ہے۔ ٹیپ سنواؤ مجھے"۔۔۔۔ ڈینس نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک آواز سنائی دی۔

"یس پارڈو ہاؤس"۔۔۔۔ بولنے والے کے لہجے سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کوئی ملازم ہے۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مسٹر پارڈو کا دوست ہوں۔ ان سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے"۔۔۔۔ ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پارڈو کی آواز ریسیور پر ابھری۔ اس کا لہجہ قدرے الجھا ہوا سا تھا اور اس کے بعد ان دونوں کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی۔ جیسے جیسے گفتگو آگے بڑھتی رہی ڈینس کے ہونٹ بھنچے چلے گئے اور پیشانی پر شکنیں ابھرتی چلی گئیں۔ گفتگو کافی دیر تک جاری رہی اور جب ختم ہوئی تو جیری کی آواز سنائی دی۔

"یس باس"۔۔۔۔ جیری نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے انتہائی اہم کال ریکھ کی ہے جیری، تم اس کال ٹیپ کو فوراً میرے پاس بھجوادو۔ میں اسے چیف باس کے نوٹس میں لے آنا چاہتا ہوں۔" ____ ڈینس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔" ____ دوسری طرف سے جیری نے کہا اور ڈینس نے رسیور رکھا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن دبا دیا۔

"یس باس۔" ____ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کنگ کلب کے پائرو کو اپنے ساتھ لے کر فوراً بلیو روم میں پہنچو۔ میں نے اس سے اہم گفتگو کرنی ہے۔" ____ ڈینس نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد دروازے پر دستک ہوئی تو ڈینس جو اس دوران خاموش بیٹھا کچھ سوچنے میں مصروف تھا چونک پڑا۔

"یس کم ان۔" ____ اس نے درشت لہجے میں کہا، دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"جیری نے یہ ٹیپ بھجوایا ہے باس۔" ____ نوجوان نے اندر داخل ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایک مائیکرو ٹیپ ادب سے ڈینس کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹھیک ہے ____ میز پر رکھ دو اور جاؤ۔" ____ ڈینس نے اسی طرح درشت لہجے میں کہا۔ نوجوان نے ٹیپ میز پر رکھا اور تیزی سے مڑ کر واپس کمرے سے باہر چلا گیا۔ ڈینس نے اس کے جانے کے بعد میز پر رکھا ہوا ٹیپ اٹھایا اور اسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔ کچھ دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈینس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔" ____ اس کا لہجہ اسی طرح درشت تھا۔

"پائرو بلیو روم میں پہنچ چکا ہے باس۔" ____ دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"او۔ کے۔" ____ ڈینس نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ کمرے سے باہر آ کر وہ راہداری میں دائیں طرف کو مڑ کر آگے بڑھتا گیا۔ آخر میں ایک لفٹ موجود تھی۔ چند لمحوں بعد لفٹ اسے لئے ہوئے نیچے اترتی چلی گئی۔ لفٹ کے رکنے پر دروازہ کھول کر ڈینس جب باہر آیا تو وہ ایک بار پھر اسی طرح کی بند راہداری میں موجود تھا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ ڈینس تیز تیز قدم اس دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔ اس نے لات مار کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا جس کے درمیان میں صوفے رکھے ہوئے تھے۔ ایک صوفے پر ایک لمبا تڑنگا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ یہ پائرو تھا کنگ کلب کا مالک ____ جبکہ اس سے ذرا ہٹ کر دوسرے صوفے پر ایک اور آدمی بیٹھا تھا جس کی بیلٹ کے ساتھ ہولسٹر لگے ہوئے تھے جن میں سے ریوالور کے دستے نمایاں نظر آ رہے تھے۔ وہ دونوں ڈینس کے اندر داخل ہوتے ہی جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھو۔" ____ ڈینس نے سخت لہجے میں کہا اور خود وہ پائرو کے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"پائرو ____ تم اچھی طرح مجھے جانتے ہو کہ میں کس قسم کا آدمی ہوں۔" ڈینس نے غور سے پائرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بالکل جانتا ہوں ___ لیکن اس طرح اچانک بلوانے کا مقصد میں نہیں سمجھ سکا۔" ___ پائرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میری جیب میں ایک مائیکرو ٹیپ موجود ہے جس میں تمہاری اور تمہارے پاکیشیائی دوست علی عمران کے درمیان فون پر ہونے والی گفتگو کا ایک ایک لفظ ٹیپ ہے۔ میں نے تمہیں یہاں اس لئے بلوایا ہے کہ اس میں بہت سی باتیں وضاحت طلب ہیں اور چیف باس کے نوٹس میں اس گفتگو کو لائے جانے سے پہلے میں یہ باتیں واضح طور پر سمجھ لینا چاہتا ہوں ورنہ تم جانتے ہو کہ چیف باس نے اگر کوئی حکم دے دیا تو پھر اس میں دنیا کی کوئی طاقت ترمیم نہیں کر سکتی اور یہ حکم تمہارے خلاف بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے تم خود مجھے اس علی عمران کے پس منظر کے متعلق سب کچھ تفصیل سے بتا دو۔ اس میں تمہاری اور تمہارے کلب کی بہتری ہے۔" ___ ڈینس نے اسی طرح خشک لہجے میں کہا، اور پائرو جس کے چہرے پر قدرے الجھن کے تاثرات تھے ڈینس کی بات سن کر اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

"اچھا ہوا کہ تم نے گفتگو کا ٹیپ سن لیا ہے اور تمہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہوگا کہ کال میں نے نہیں کی تھی۔ اس علی عمران نے خود کی تھی اب جہاں تک اس علی عمران سے میری واقفیت کا تعلق ہے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ یہاں شفٹ ہونے سے پہلے میں ایکریمیا میں تھا۔ وہاں پہلے میں ایک سرکاری خفیہ ایجنسی کے لئے کام کرتا تھا۔ اس دوران میرا کئی بار عمران سے واسطہ پڑا، دشمن کے لحاظ سے نہیں دوست اور ساتھی کے لحاظ سے۔ کیونکہ ہماری ایجنسی مجرموں کے خلاف کام کرتی تھی۔ بہرحال دوستانہ

تعلقات قائم رہے۔ پھر میں نے وہ ایجنسی چھوڑ دی اور اپنا ذاتی کام شروع کر دیا۔ اس کے بعد میں یہاں شفٹ ہو گیا۔ کچھ عرصہ پہلے میں ایکریمیا گیا تو وہاں اس عمران سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے اسے یہاں شفٹ ہونے کے متعلق بتایا اور اپنا کارڈ بھی دے دیا۔ اس کے بعد اب پہلی بار اس عمران نے کال کی ہے۔ جہاں تک میں اس عمران کو جانتا ہوں، یہ نہ ہی سرکاری آدمی ہے اور نہ ہی کوئی مجرم ہے بلکہ فری لانسر ٹائپ کا آدمی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اپنی مرضی کا مالک ___ ویسے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا رہتا ہے۔ بظاہر انتہائی بھولا بھالا اور معصوم سا آدمی ہے۔ مزاحیہ باتیں کرنے کا عادی ہے لیکن دراصل انتہائی ذہین اور خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ تم نے گفتگو سنی ہو گی۔ اس نے بظاہر مجھ سے یہ بات پوچھنے کی کوشش کی کہ تمہارا چیف باس کہاں رہتا ہے۔ اس کا اتہ پتہ لیکن ظاہر ہے جب میں بھی نہ جانتا ہوں تو اسے کیسے بتا سکتا ہوں۔ البتہ تمہارا ریفرنس اسے میں نے اس لئے دے دیا کہ اس کا جو بھی مقصد ہوگا بہرحال جب وہ تم سے ملے گا تو تمہارے اندر اتنی صلاحیتیں ہیں کہ تم اس کا اصل مقصد جان سکو جس قسم کا وہ آدمی ہے۔ اگر میں پوچھتا بھی تو وہ ہرگز نہ بتاتا۔ ویسے میں نے اسے اپنے طور پر یہ سمجھانے کی تو کوشش کی ہے کہ اگر اس کے ذہن میں تمہارے چیف باس کے بارے میں کوئی غلط خیال ہے تو وہ اسے ذہن سے نکال دے ___ یہ ہے ساری بات۔" ___ پائرو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"میں نے سن لیا ہے کہ تم نے واقعی چیف باس کی وکالت کی ہے اسی لئے تو تم اب تک زندہ نظر آ رہے ہو۔ بہرحال تم مجھے اس کا پاکیشیا کا پتہ

اور اس کا فون نمبر بھی بتا دو اور اس کا حلیہ بھی بتا دو تاکہ اگر وہ یہاں ملنے تو میں اسے پہچان لوں"۔۔۔۔۔ ڈینس نے سر ہلاتے ہوئے کہا لیکن لہجہ اسی طرح خشک تھا۔

"مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ پاکیشیا کے سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمن کا لڑکا ہے لیکن اس کی آوارہ گردی کی وجہ سے انہوں نے اسے گھر سے نکالا ہوا ہے۔ باقی میں چونکہ کبھی پاکیشیا نہیں گیا اور نہ میرا وہاں کوئی کام یا دلچسپی ہے اس لئے میں نے کبھی اس سے پتہ یا فون نمبر پوچھا ہی نہیں، حلیہ البتہ میں بتا دیتا ہوں لیکن یہ بتا دوں کہ وہ میک اپ کے فن کا ماہر ہے"۔۔۔۔۔ پائرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم حلیہ اور قد و قامت بتا دو، وہ اگر میک اپ کا ماہر ہے تو میں میک اپ پہچاننے کا ماہر ہوں"۔۔۔۔۔ ڈینس نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو پائرو نے اسے عمران کا حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتا دی۔

"او۔ کے، اب تم جا سکتے ہو لیکن ایک بات کا خیال رکھنا کہ اگر عمران یا اس کا کوئی ساتھی یہاں آ کر تم سے ملے تو تم نے فوراً مجھے اطلاع دینی ہے"۔ ڈینس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اطلاع کر دوں گا مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ جو کچھ بھی وہ کرے گا خود ہی بھگتے گا"۔۔۔۔۔ پائرو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور ڈینس سر ہلاتا ہوا مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سیاہ رنگ کی ایک کار میں بیٹھا کلب سے نکل کر تیزی سے شہر کے جنوبی طرف جانے والی سڑک پر اڑا چلا جا رہا تھا۔ وہ خود ہی کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ شہر کی حدود سے نکل کر وہ ایک پہاڑی علاقے

میں داخل ہوا۔ یہاں پہاڑیوں پر جگہ جگہ خوبصورت رہائشی عمارتیں بنی ہوئی تھیں۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ سرخ پتھروں کی بنی ہوئی ایک وسیع اور بڑی عمارت کے پھاٹک پر پہنچ کر رک گیا۔ پھاٹک بند تھا اور اس کے باہر کوئی دربان بھی موجود نہ تھا۔ کار روک کر ڈینس نیچے اترا اور اس نے آگے بڑھ کر ستون پر لگی ہوئی کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"۔۔۔۔۔ کال بیل کے نیچے لگے ہوئے ایک جدید سپیکر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈینس فرام سلور ویڈ کلب"۔۔۔۔۔ ڈینس نے جواب دیا۔

"کیا کام ہے"۔۔۔۔۔ اسی آواز نے پوچھا۔

"چیف باس کو ایک اہم اطلاع دینی ہے"۔۔۔۔۔ ڈینس نے جواب دیا۔

"فون پر ۔۔۔ یا ذاتی ملاقات کرنا چاہتے ہو"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ذاتی ملاقات کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔۔ ڈینس نے جواب دیا۔

"چیف باس اس وقت نمبر تھری میں ہیں، وہاں چلے جاؤ"۔۔۔۔۔ اسی آواز نے کہا۔

"تھینک یو"۔۔۔۔۔ ڈینس نے جواب دیا اور مڑ کر واپس کار میں آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے کار کو بیک کر کے موڑا اور واپس شہر کی طرف چل پڑا۔ شہر کو کراس کرتا ہوا وہ شمالی طرف ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوا جس میں ایک دوسرے سے ہٹ کر دور دور بڑی بڑی جدید تعمیر شدہ کوٹھیاں موجود تھیں۔ ڈینس نے ایک کوٹھی کے پھاٹک پر جا کر کار روکی اور نیچے اتر کر

اس نے کال بیل کا بٹن دبا دیا۔

"کون ہے؟"۔۔۔۔ اس بار ایک درشت سی آواز سنائی دی۔

"ڈینس فرام سلور ویو کلب"۔۔۔۔ ڈینس نے جواب دیا۔

"کیا کام ہے؟"۔۔۔۔ اسی آواز نے پوچھا۔

"چیف باس کو ایک اہم اطلاع دینی ہے"۔۔۔۔ ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فون پر یا ذاتی ملاقات چاہتے ہو"۔۔۔۔ اسی آواز نے جواب دیا۔

"ذاتی ملاقات چاہتا ہوں"۔۔۔۔ ڈینس نے جواب دیا۔

"اس کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ پر چلے جاؤ۔ کوڈ سن شائن ہوگا"۔۔۔۔ اس آواز نے جواب دیا اور ڈینس ایک بار پھر مڑ کر کار میں بیٹھا اور اس نے کار کو بیک کر کے آگے بڑھا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور کوٹھی کے پھاٹک پر موجود تھا۔ اس نے کار روکی اور نیچے اتر کر ایک بار پھر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔

"کون ہے"۔۔۔۔ اس بار بولنے والے کا لہجہ نرم تھا۔

"ڈینس فرام سلور ویو کلب"۔۔۔۔ ڈینس نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا کیونکہ وہ یہ آواز پہچانتا تھا۔ یہ ڈاکٹر فرینکسٹائن کی اپنی آواز تھی۔

"کوڈ"۔۔۔۔ اسی نرم آواز میں پوچھا گیا۔

"سن شائن"۔۔۔۔ ڈینس نے جواب دیا۔

"او۔کے، آجاؤ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈینس

مڑ کر کار میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک آٹومیٹک انداز میں کھلا، اور ڈینس کار اندر لے گیا۔ کوٹھی کا پورچ خالی پڑا ہوا تھا۔ ڈینس نے کار پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ برآمدے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ برآمدے کی چھت سے وہی نرم آواز سنائی دی۔

"تہہ خانے میں آجاؤ ڈینس۔ میں تمہارا منتظر ہوں"۔۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ ڈینس نے کہا اور تیزی سے اندرونی راہداری سے گزرتا ہوا وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور کمرے کے درمیان خاموش کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ پھر کمرے کی حرکت رکی تو اس کی شمالی دیوار میں خود بخود ایک دروازہ نمودار ہوا اور ڈینس خاموشی سے اس دروازے سے گزرتا ہوا ایک اور تنگ سی راہداری سے گزر کر ایک بند دروازے پر پہنچ گیا جس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

"سن شائن"۔۔۔۔ ڈینس نے دروازے کے سامنے رک کر کہا اور دوسرے لمحے دروازہ خود بخود کھل گیا۔ ڈینس اندر داخل ہوا۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جس میں دیواروں پر عجیب و غریب ڈیزائن اور سائنس کے مختلف آئینے جگہ جگہ لگے ہوئے تھے اور درمیان میں ایک میز تھی جس پر ایک بڑا سا ٹیبل لیمپ جل رہا تھا۔ اس کے پیچھے ایک آرام کرسی پر ایک بانس کی طرح لمبا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سر پر مخمل کے رنگ کے کپڑے کی تکونی سی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ آنکھوں پر گہرے سیاہ رنگ کے شیشوں کی گاگل تھی لیکن شیشے اتنے بڑے تھے کہ آدھے سے زیادہ چہرہ اس کے پیچھے چھپ گیا تھا۔ اس

کے جسم پر ایک اوور کوٹ تھا اور گردن کے گرد اس نے مختلف رنگ کے کپڑوں کے ٹکڑوں سے بنا ہوا مفلر لپٹا ہوا تھا۔ ہاتھوں پر سیاہ رنگ کے دستانے تھے۔ یہ ڈاکٹر فرینکسٹائن تھا جو گن گرین کا چیف باس تھا۔

"آؤ بیٹھو ڈینس اور مجھے بتاؤ کہ تم کیوں ذاتی ملاقات چاہتے ہو؟"۔۔۔ ڈاکٹر کا لہجہ بے حد نرم اور دوستانہ تھا۔ جواب میں ڈینس نے جیری کی کال ملنے سے لے کر ٹیپ سننے اور پھر پائرو سے ہونے والی تمام بات چیت کی تفصیل بڑے مودبانہ انداز میں دوہرا دی۔

"تو پھر اس میں ایسی کیا بات ہے کہ تم ملاقات کے لیے آئے ہو؟"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر کے لہجے میں اس بار ہلکی سی سختی تھی لیکن لہجہ اسی طرح دوستانہ تھا۔

"باس، آپ کے نوٹس میں ہے کہ کافرستان کی حکومت نے گن گرین کی زیرو لائبریری میں تیار ہونے والے فونگ ماسٹر کا سودا کرتے ہوئے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ اس کا تجربہ اسے پاکیشیا میں کر کے دکھایا جائے"۔۔۔ ڈینس نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کافرستان کی حکومت نے گن گرین کو خاص طور پر آگاہ کیا تھا کہ اس تجربے کا علم پاکیشیا کی سیکرٹ سروس اور اس کے لیے کام کرنے والے علی عمران کو نہیں ہونا چاہیے"۔۔۔۔۔۔ ڈینس نے کہا۔

"اچھا، مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ اس کی کوئی وجہ بھی بتائی تھی انہوں نے؟"۔۔۔۔۔۔ اس بار ڈاکٹر کے لہجے میں اشتیاق کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"حکومت کافرستان کے نمائندے کے ساتھ ہمارا یہ سودا ایکریمیا میں ہوا تھا۔ ہمارے ایجنٹ نے اس بارے میں پوچھا تو حکومت کافرستان کے ایجنٹ

نے ہمارے ایجنٹ کو بتایا کہ یہ شخص دنیا کا سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے اور بڑے بڑے مجرم و کیا مجرم تنظیمیں اس کے ہاتھوں دفن ہو چکی ہیں۔ اگر اسے علم ہو گیا تو نہ صرف یہ کہ تجربہ ختم ہو جائے گا بلکہ وہ فونگ ماسٹر پر بھی قبضہ کر لے گا لیکن ہم نے اس پر توجہ نہ کی اور اب اچانک پائرو کی کال آئی ہے اور اس میں خاص طور پر آپ سے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے تو مجھے تشویش لاحق ہوئی ہے کیونکہ فونگ ماسٹر آئندہ ہفتے مکمل ہو جائے گا اور اس کے بعد آپ نے اسے پاکیشیا میں تجربے کا لائحہ عمل ہمیں بتانا ہے"۔۔۔۔۔۔ ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ، اب کچھ کچھ تمہاری بات سمجھ میں آنے لگی ہے۔ تم ایسا کرو وہ ٹیپ مجھے سنواؤ میں اس علی عمران کی آواز سننا چاہتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا تو ڈینس نے جلدی سے جیب سے ایک چھوٹا سا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے اس میں سے عمران اور پائرو کی گفتگو نشر ہونے لگی۔

"بس کافی ہے، بند کر دو"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا اور ڈینس نے بٹن آف کر کے ریکارڈر اٹھایا اور اسے جیب میں ڈال لیا۔

"اب تم خاموش رہنا، معمولی سی حرکت بھی نہ کرنا"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے ڈینس سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ حرکت میں آیا تو کمرے کی چھت کے اندر جلنے والی روشنی یکلخت بجھ گئی اور کمرے میں گہری تاریکی چھا گئی۔ ڈینس بے حس و حرکت بیٹھا رہا۔ ڈاکٹر کا بھی اسے صرف ہلکا سا سایہ نظر آ رہا تھا۔ ڈاکٹر بھی بے حس و حرکت بیٹھا ہوا تھا۔ دو تین منٹ بعد اچانک چٹ کی آواز کے ساتھ ہی روشنی دوبارہ پھیل گئی اور ڈینس نے اس طرح طویل سانس لیا جیسے

اس دوران وہ سانس بھی روکے بیٹھا رہا ہو۔

"صورت حال واقعی تشویش ناک ہے ڈینس ___ یہ شخص علی عمران انتہائی طاقتور دماغ کا مالک ہے۔ ایسا طاقتور دماغ کہ شاید آج سے پہلے میں نے ایسے طاقتور دماغ کا مشاہدہ نہیں کیا۔ اس لحاظ سے جو کچھ کافرستان کے ایجنٹ نے بتایا ہے وہ درست بھی ہو سکتا ہے۔ بہر حال تم بے فکر ہو کر جاؤ' میرے مقابلے میں اس کی کوئی حقیقت نہیں اور سنو یہ آدمی لازماً تم سے ملنے آئے گا تم اسے میرے پاس لے آنا۔ اس کے بعد میں اس کے دماغ اور جسم سے تمام طاقت خود ہی سلب کروں گا"۔ ___ ڈاکٹر نے کہا۔

"یس باس"۔ ___ ڈینس نے جواب دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ڈاکٹر نے ہاتھ ہلایا تو وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

ٹیکسی سلور ویو کلب کے گیٹ کے سامنے رکی تو عمران ٹیکسی سے نیچے اتر آیا۔ عقبی سیٹوں پر موجود جوزف اور جوانا بھی نیچے اتر آئے۔ وہ تینوں اس وقت اپنی اصل شکلوں میں تھے۔ عمران کے جسم پر اس کا مخصوص ٹیکسی کلر لباس تھا اور چہرے پر انتہائی معصومیت کے تاثرات' وہ ٹیکسی سے اتر کر اس طرح حیرت سے کلب کی عمارت اور اس سے آتے جاتے ہوئے آدمیوں کو دیکھ رہا تھا جیسے اس نے زندگی میں پہلی بار ایسی عمارت اور اتنے آدمیوں کو دیکھا ہو۔

جوزف نے ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا۔ جوانا اور جوزف دونوں گہرے نیلے رنگ کے سوٹوں میں ملبوس تھے اور ان کے دیو ہیکل جسموں کو کلب میں آنے جانے والے قدرے حیرت اور تجسس آمیز انداز میں دیکھ رہے تھے۔

"پرنس' ہم سلور ویو کلب کے گیٹ پر موجود ہیں"۔ ___ جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"گیٹ پر ___ مگر کیوں ___ ہم نے تو کلب کے اندر جانا تھا"۔ ___

عمران نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے گیٹ کا لفظ سن کر بے حد حیرت ہوئی ہو۔

"کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔" ——— جوزف نے جواب دیا۔

"اچھا پہلے بتایا ہوتا تو ہم اجازت حاصل کر لیتے۔ بہرحال غیر ملک ہے اور ولوی اماں کا حکم ہے کہ پردیس میں وہی کچھ کرنا چاہیے جو وہاں کے لوگ کرتے ہوں۔" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے لوگ پیدل چل کر اندر جاتے ہیں پرنس۔" ——— جوزف نے کہا۔

"اوہ پھر تو ہمیں بھی قدم رنجہ فرمانا پڑے گا۔ لیکن پہلے معلوم کر لو کہ وہ نانسنس اندر موجود بھی ہے یا نہیں۔" ——— عمران نے بڑے بھولے سے لہجے میں کہا۔

"میں نے فون پر بات کی تھی۔ ڈینس اپنے دفتر میں موجود ہے۔" ——— اس بار خاموش کھڑے ہوئے جوانا نے کہا۔

"کمال ہے ——— حیرت انگیز ملک ہے۔ کلب کے اندر دفتر بھی ہے اور دفتر میں نانسنس بھی موجود ہے۔ جب سب کچھ کلب کے اندر ہے تو ہم کلب کے باہر کھڑے کیا کر رہے ہیں۔" ——— عمران نے کہا اور پھر قدم بڑھاتا گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئے تو شراب اور منشیات کی تیز بو نے ایک لمحے کے لئے تو انہیں جکڑ کر رکھ دیا۔

"کلب کے اندر بو بھی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کسی چیز کو باہر جانے کی اجازت نہیں ہے۔" ——— عمران نے ناک سکیڑتے ہوئے کہا۔ کلب میں

موجود افراد حیرت بھری نظروں سے عمران، جوزف اور جوانا کو دیکھ رہے تھے جوانا تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جس پر ایک بھاری جسم کا آدمی کھڑا تھا۔

"مسٹر ڈینس سے کہو کہ پاکیشیا سے پرنس عمران ان سے ملاقات کے لئے آئے ہیں۔" ——— جوانا نے کاؤنٹر پر پہنچ کر کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پرنس عمران کہاں ہیں پرنس۔" ——— کاؤنٹر مین نے چونک کر پوچھا۔

"وہ سامنے اپنے سیکرٹری کے ساتھ کھڑے ہیں۔ میں ان کا باڈی گارڈ ہوں۔" جوانا نے خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ تو وہ پرنس ہیں ——— کمال ہے۔ ایسے ہوتے ہیں پرنس۔ حونق سے احمق سے۔" ——— کاؤنٹر مین نے بے اختیار منہ بناتے ہوئے کہا مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا شراب کی بوتلوں کے ریک سے جا ٹکرایا اور ہال کمرہ تھپڑ کی زوردار آواز سے گونج اٹھا۔

"پرنس کی توہین کرنے والوں کی زبانیں گدی سے کھینچ لی جاتی ہیں سمجھے اور یہ پہلی وارننگ ہے۔" ——— جوانا نے بھیڑیئے کے سے انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم نے مجھے تھپڑ مارا ہے۔ مجھے فرینس کو۔" ——— کاؤنٹر مین نے سیدھا ہو کر بازو کی مدد سے منہ سے نکل آنے والا خون صاف کرتے ہوئے کہا اور ہال میں موجود افراد تھپڑ کی آواز سنتے ہی بے اختیار چونک کر کاؤنٹر کی طرف دیکھنے لگے۔

"ہاں پہلی وارننگ ہے۔ ورنہ اب تک تم زندہ زمین میں اتر چکے

ہوتے:"۔۔۔۔ جوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے جوانا۔ کیوں تھپڑ مار رہے ہو بیچارے کو:"۔۔۔۔ گیٹ کے پاس کھڑے عمران نے تھپڑ کی آواز سن کر چونکتے ہوئے کہا، اور پھر وہ تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ آیا۔

"اس نے آپ کی توہین کی ہے پرنس اور میں نے پہلی وارننگ دی ہے:"۔۔۔۔ جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹری:"۔۔۔۔ عمران نے تحکمانہ لہجے میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس پرنس:"۔۔۔۔ جوزف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کاؤنٹر مین کو دس ہزار ڈالر دے دو۔ ہم پردیس میں کوئی جھگڑا نہیں کرنا چاہتے کیونکہ دادی اماں نے کہا تھا کہ پردیس میں جھگڑا نہیں کرنا چاہیے:"۔۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"یس پرنس:"۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑے نوٹوں کی گڈی نکالی اور اس میں سے کچھ نوٹ علیحدہ کر کے اس نے کاؤنٹر پر رکھ دیئے۔

"یہ لو۔ ہماری طرف سے انعام کے طور پر رکھ لو:"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کاؤنٹر مین سے کہا اور کاؤنٹر مین جو ایک لمحہ پہلے بڑی کینہ توز نظروں سے ان کو دیکھ رہا تھا یکلخت چیل کی طرح نوٹوں پر جھپٹا اور اس نے جلدی سے انہیں جیب میں ڈالا جیسے اچانک اسے بڑی دولت مل گئی ہو اور وہ دوسروں کی نظروں سے اسے چھپانا چاہتا ہو۔

"شش شش شکریہ پرنس۔۔۔۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ آپ

واقعی پرنس ہیں۔ باس اوپر دفتر میں ہیں۔ میں انہیں اطلاع کرتا ہوں:"۔۔۔۔ کاؤنٹر مین کا لہجہ اس قدر میٹھا ہو گیا تھا جیسے وہ عمران کا زرخرید غلام ہو۔

"جلدی کرو۔ اس سے پہلے کہ ہماری طبع نازک پر بدبو ناخوشگوار اثرات ڈالے ہم یہاں سے جلد جانا چاہتے ہیں:"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کاؤنٹر مین نے جلدی سے کاؤنٹر پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔

"باس، پاکیشیا کے پرنس عمران اپنے سیکرٹری اور باڈی گارڈ کے ساتھ یہاں ہال میں موجود ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں:"۔۔۔۔ کاؤنٹر مین نے کہا۔

"یس باس:"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سن کر اس نے رسیور رکھا اور پھر خود ہی تیزی سے کاؤنٹر سے باہر آگیا۔

"آیئے پرنس، میں آپ کو خود باس کے دفتر تک چھوڑ آتا ہوں:"۔۔۔۔ کاؤنٹر مین نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے سائیڈ میں جانے والی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری کے آخر میں دائیں طرف ایک دروازہ تھا جس پر ڈینس کی نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی۔

"یہ باس کا دفتر ہے:"۔۔۔۔ کاؤنٹر مین نے بے اختیار ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹری۔ یہ نانسنس کیا پردہ دار ہے:"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہاں دفتروں کے دروازے بند رکھے جاتے ہیں پرنس:"۔۔۔۔

جوزف نے جواب دیا۔

"ہر چیز بند کمال ہے ۔۔۔ عجیب ملک ہے لیکن اب کیا ہمیں یہ دروازہ کھلوانے کے لئے سات طلسم پار کرنے پڑیں گے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دروازہ کھلا ہوا ہے جناب' آپ اندر تشریف لے جائیں"۔۔۔۔ کاؤنٹر مین نے جلدی سے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے دروازے کو دھکیلا تو بند دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے ہی اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک خوبصورت انداز میں سجا ہوا دفتر تھا جس کی بڑی میز کے پیچھے ایک گینڈے جیسے جسم اور بھاری جبڑوں والا آدمی بیٹھا بڑے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا جیسے ہی عمران اندر داخل ہوا وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تشریف لائیے پرنس ۔۔۔ مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے ایشیا کے پرنس سے مل کر"۔۔۔۔ اس بھاری جبڑوں والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ' آپ کا نام نانسنس ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"میرا نام ڈینس ہے"۔۔۔۔ اس بھاری جبڑوں والے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اس طرح سرخی کی لہر سی دوڑ گئی تھی جیسے آگ کی کوئی لہر ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے پر نمودار ہوئی ہو۔

"اچھا تو یہاں نانسنس کو ڈینس کہتے ہیں۔ او کے' بہرحال ٹھیک

ہے۔ پردیس میں جو کچھ بھی ہوتا ہو ہمیں ویسے ہی کہنا پڑے گا کیونکہ دادی اماں کا یہی حکم ہے"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اطمینان سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ جوزف اور جوانا ویسے ہی کھڑے رہے تھے۔

"سیکرٹری"۔۔۔۔ عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہی جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس پرنس"۔۔۔۔ جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر نانسنس' اوہ سوری۔ مسٹر ڈینس کو بتاؤ کہ ہم نے یہاں اس بدبودار ماحول میں کیوں قدم رنجہ فرمایا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مسٹر ڈینس ۔۔۔ پرنس ڈاکٹر فرینکسٹائن سے ملاقات چاہتے ہیں اور پرنس کو بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن سے ملاقات صرف آپ کے ذریعے ہی ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ جوزف نے ایسے کہا جیسے وہ میزبانی کے فرائض ادا کر رہا ہو۔

"ڈاکٹر صاحب کو پرنس کی لاپول میں آمد کی اطلاع مل چکی ہے اور ڈاکٹر صاحب نے ملاقات کی اجازت بھی دے دی ہے۔ ابھی مجھے انہوں نے حکم دیا ہے کہ پرنس یہاں آ رہے ہیں انہیں عزت و احترام سے ان کے پاس لایا جائے"۔۔۔۔ ڈینس نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ تو ہمارا خیال درست نکلا کہ ڈاکٹر صاحب ماورائی قوتوں کے مالک ہیں"۔۔۔۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے ڈینس کی بات سن کر اسے بے پناہ مسرت ہو رہی ہو۔

"آئیے میں آپ کو ڈاکٹر صاحب کے پاس لے چلتا ہوں" ——— ڈینس نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"چلو سیکرٹری، پرنس ہمیشہ صاحب علم لوگوں کی قدر کرتے ہیں اور ان کے پاس خود چل کر جاتے ہیں" ——— عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی سی کار میں بیٹھے لاپول کی سڑکوں پر گھومتے پھر رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ڈینس جبکہ عمران اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور جوزف اور جوانا عقبی سیٹوں پر تھے۔

تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور ڈینس نے ایک عظیم الشان کوٹھی کے پھاٹک پر جا کر کار روک دی اور نیچے اتر کر اس نے ستون پر لگے ہوئے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے" ——— نیچے لگے ہوئے سپیکر سے ڈاکٹر کی نرم آواز سنائی دی۔

"ڈینس آف سلور ویو کلب" ——— ڈینس نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیوں آئے ہو" ——— وہی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا کے پرنس عمران اپنے سیکرٹری اور باڈی گارڈ کے ساتھ آپ سے ملاقات کے لئے آئے ہیں" ——— ڈینس نے جواب دیا۔

"او کے، تم انہیں میرے پاس چھوڑ کر واپس چلے جاؤ" ——— ڈاکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آواز سنائی دینی بند ہو گئی۔ ڈینس خاموشی سے مڑا اور آکر دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے پھاٹک کھلا اور اس نے کار آگے بڑھا دی۔ پورچ خالی پڑا ہوا تھا۔ اس نے کار پورچ میں

روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ عمران بھی دوسری طرف سے نیچے اتر آیا۔

"آئیے پرنس، ادھر ڈرائینگ روم میں" ——— ڈینس نے کہا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر برآمدے کے کونے میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ڈرائینگ روم خاصے قیمتی فرنیچر سے سجا ہوا تھا لیکن کھڑکیوں اور دروازے پر گہرے رنگ کے بھاری پردے موجود تھے اور ڈرائینگ روم میں جلنے والی روشنی بھی بے حد مدھم تھی اس لئے اندر اندھیرا اندھیرا سا محسوس ہو رہا تھا۔

"آپ تشریف رکھیں، ڈاکٹر صاحب آپ سے یہیں آکر ملاقات کریں گے" ——— ڈینس نے کہا اور واپس مڑ کر وہ دروازے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد باہر سے کار چلنے کی آواز سنائی دی جو آہستہ آہستہ دور ہوتی چلی گئی۔

"باس یہ اندھیرا مجھے انگوشی کے پراسرار معبد جیسا لگ رہا ہے" ——— یکلخت جوزف نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"انگوشی کے معبد کی کالی بلاؤں کا اس پر سایہ ہے سیکرٹری" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس اندھیرے میں بھی جوزف کے چہرے پر ظاہر ہونے والے خوف کے سائے صاف دکھائی دینے لگے۔

اسی لمحے اندرونی بھاری پردہ ہلا اور پھر ایک بانس کی طرح لمبا آدمی اندر داخل ہوا اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا سوٹ تھا۔ سر پر اس نے سیاہ رنگ کی عجیب سی ساخت کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ ہاتھوں پر سیاہ دستانے تھے اور چہرے پر اسی طرح گہرے سیاہ رنگ کے بڑے شیشوں والی عینک پہنے ہوئے تھے جس سے آدھے سے زیادہ چہرہ چھپ گیا تھا۔

"میرا نام ڈاکٹر فرینکسٹائن ہے" ——— اس لمبا بانس نما آدمی نے اندر

داخل ہوتے ہی انتہائی نرم اور دوستانہ لہجے میں کہا۔

"ہمارا نام عمران ہے اور ہم پاکیشیا کے پرنس ہیں اور یہ ہمارا سیکرٹری جوزف اور یہ باڈی گارڈ جوانا ہے۔ گو پروٹوکول کے مطابق ہمارا تعارف سیکرٹری کو کرانا چاہیے تھا لیکن ہم صاحب علم کی قدر کرتے ہیں۔ ہمارے دادا حضور کے دربار میں ایک ہزار صاحب علم ہر وقت موجود رہتے تھے۔ ہمارے دادا حضور کو ہماری دادی حضور کے غیظ و غضب سے بچانے کے لئے بڑے بڑے علمی منصوبے پیش کرنے پر تعینات تھے لیکن ہماری دادی حضور اللہ بخشے ایسی زبردست قوتوں کی مالک تھی کہ سب علمی منصوبے دھرے کے دھرے رہ جاتے تھے"۔۔۔۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔ بڑے عرصے بعد ایک ایسے طاقتور دماغ سے میری ملاقات ہو رہی ہے جس کا ثانی اس دنیا میں شاید دوسرا نہیں ہے۔۔۔ بیٹھیں"۔۔۔۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے انتہائی دوستانہ لہجے میں کہا اور اطمینان سے ان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"شکریہ۔ شکریہ آپ واقعی قدر شناس بلکہ دماغ شناس ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ جوزف اور جوانا اس کے عقب میں خاموش کھڑے ہو گئے۔

"مسٹر علی عمران۔۔۔ ایک مسخرے پرنس کا بہروپ بدلنے کی آخر کیا ضرورت تھی۔ مجھے تو گذشتہ ایک ہفتے سے تمہاری ناپول میں آمد کا انتظار تھا اور جیسے ہی تم نے یہاں ایئر پورٹ پر قدم رکھا مجھے اطلاع مل گئی۔ میں نے ڈینس کو کال کر کے کہہ دیا تھا کہ تم جیسے ہی اس کے پاس آؤ وہ تمہیں میرے پاس پہنچا دے۔ تم نے بارزو کو فون کر کے میرے متعلق اس سے تفصیلات پوچھنے کی کوشش کی

حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تم انتہائی طاقتور ذہن کے مالک ہو۔ تم ویسے بھی ذہنی طور پر میرے ساتھ رابطہ قائم کر سکتے تھے"۔۔۔۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"کمال ہے۔۔۔ آپ تو واقعی جادوگروں کے سردار ثابت ہو رہے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ڈاکٹر فرینکسٹائن بے اختیار ہنس پڑا۔

"جادوگر۔۔۔ خوب تو تم مجھے جادوگر سمجھ رہے ہو۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں نے قدیم ساحرانہ علوم حاصل کئے ہیں۔ ایسے علوم جن کی مدد سے صدیوں پہلے لوگ دنیا پر حکومت کرتے تھے۔ تم ان علوم کو بے شک جادو کہہ سکتے ہو لیکن میں انہیں علم ہی کہتا ہوں۔ تمہارا ماضی میرے سامنے کھلی کتاب کی طرح موجود ہے۔ میں تمہارے متعلق تمہیں کچھ بتا دیتا ہوں تاکہ تم یہ مصنوعی پن ختم کر دو۔

تمہارا نام علی عمران ہے۔ تمہارے والد کا نام سر رحمٰن ہے۔ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم اس سروس کے اصل سربراہ ہو۔ تم انتہائی ذہین اور خطرناک حد تک طاقتور ذہن کے ساتھ ساتھ مارشل آرٹ میں بھی دنیا کے سب سے بڑے ماہر ہو۔ قدرت نے تمہارے اندر ہر قسم کی صلاحیتیں بڑی فیاضی سے بھر دی ہیں اور اس لحاظ سے تم دنیا کے خوش قسمت ترین انسان کہلانے کے حقدار ہو۔ تمہیں اطلاع ملی کہ گن گرین کسی ہتھیار کا تجربہ پاکیشیا میں کرنا چاہتی ہے۔ ویسے مجھے اس ساری تفصیلات کا بھی علم ہے جس کی وجہ سے تم ایکریمیا میں دھکے کھاتے پھرے اور پروفیسر بلیک بن کر مارشل ایرک کے پاس گئے اور مجھے یہ بھی

معلوم ہے کہ تم نے میرے متعلق مارکم سے معلومات حاصل کیں۔ بہرحال میں
تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ یہ تجربہ تمہارے ہمسایہ
ملک کافرستان کی وجہ سے کیا جارہا ہے اور تم یہاں اس لئے آئے ہو کہ زیرو
لاسٹری کو تلاش کرکے یہ معلوم کرسکو کہ کس قسم کا تجربہ کیا جانا ہے اور اس
سے تمہارے ملک کو کتنا نقصان پہنچ سکتا ہے اور تم اس ہتھیار کو بھی تباہ کر
دو اور اگر ہوسکے تو گن گرین کا بھی خاتمہ کر دو۔ تمہیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ
میں ماورائی علوم کا ماہر ہوں اور مجھے برین کنٹرولر بھی کہا جاتا ہے چنانچہ
تم نے سوچا کہ اگر تم پرنس بن کر جاؤ گے تو میں تم سے ملنے پر تیار ہو جاؤں
گا۔" ------ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے وہ
واقعی کوئی کتاب پڑھ رہا ہو۔

"بہت خوب ------ واقعی تم ساحرانہ علوم میں ماہر ہو۔ مجھے حیرت ہے
کہ تم جیسے ماہر کو کیوں مجرمانہ تنظیم قائم کرنی پڑی؟" ------ عمران نے
سارے تکلفات چھوڑ کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے براہ راست کبھی بھی کسی مجرمانہ کارروائی میں حصہ نہیں لیا۔
بس میرا حکم چلتا ہے اور تم جیسے آدمی کو تو یہ معلوم ہی ہوگا کہ ساحرانہ علوم
میں دلچسپی رکھنے والے ہر آدمی کی ہمیشہ یہی خواہش رہی ہے کہ اس کا حکم
چلتا رہے۔ ویسے مجھے خوشی ہے کہ تم اپنے ساتھ اس جوزف اور جوانا کو بھی
لے آئے ہو۔ یہ دونوں اپنی اپنی جگہ بے پناہ جسمانی طاقت کے مالک ہیں اور
مجھے جہاں ذہنی طاقت پسند ہے وہاں یہ بھی پسند ہے کہ جسمانی طور پر انتہائی
طاقتور لوگ بھی میرے سامنے غلاموں کی طرح جھک جائیں۔" ------ ڈاکٹر
فرینکسٹائن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی صاف گو آدمی ہو ڈاکٹر فرینکسٹائن اور تمہاری اس صاف
گوئی نے میرے دل میں تمہاری عزت بڑھا دی ہے۔ تمہاری تنظیم گن گرین
کیا کرتی ہے اور کیا نہیں کرتی، مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ دنیا
میں ہزاروں لاکھوں مجرم تنظیمیں موجود ہیں اور موجود رہیں گی لیکن تمہاری
تنظیم نے کافرستان کے کہنے پر پاکیشیا کو نقصان پہنچانے کا جو معاہدہ کیا
ہے اس کے بعد اس تنظیم کا مزید قائم رہنے کا حق ختم ہو جاتا ہے اور میں
اس لئے یہاں آیا ہوں کہ اگر تم واقعی صاحب علم ہو تو تم سے مکمل
بات کر لی جائے؟" ------ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہاری حب الوطنی کے جذبات کے بارے میں پوری طرح علم ہے
اور واقعی پاکیشیا ایک خوش قسمت ملک ہے جسے تم جیسے افراد میسر آگئے
ہیں لیکن ڈاکٹر فرینکسٹائن جو معاہدہ کرے گا وہ ہر صورت میں پورا ہوتا ہے
تم تو کیا پوری دنیا مل کر بھی اس معاہدے پر ہونے والے عملدرآمد کو نہیں
روک سکتی" ------ اس بار ڈاکٹر فرینکسٹائن کے لہجے میں بھی سختی تھی۔

"ویری گڈ ------ تم صاحب علم ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب کردار بھی
ثابت ہو رہے ہو۔ بہرحال مجھے تمہاری صاف گوئی سے امید ہے کہ تم مجھے
یہ ضرور بتا دو گے کہ تم کس قسم کا تجربہ پاکیشیا میں کرنا چاہتے ہو؟" ------
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فوننگ ماسٹر کا تجربہ ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم سائنس میں اعلیٰ تعلیم
حاصل ہو اور جدید ترین سائنس سے بھی تمہارا مسلسل تعلق رہتا ہے۔ اس
لئے مجھے تفصیلات بتانے کی ضرورت نہیں ہے تم خود سمجھ جاؤ گے۔ فوننگ
ماسٹر ایسی ایجاد ہے جس کی مدد سے کسی بھی مخصوص رینج میں ہونے والی

تمام فون کالز اور ٹرانسمیٹر کالز کو سینکڑوں میل دور بیٹھ کر نہ صرف کیچ کیا جاسکتا ہے بلکہ انہیں ریکارڈ بھی کیا جا سکتا ہے اور انہیں ایک دوسرے سے علیحدہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ انہیں طویل مدت کے لئے ریزرو بھی کیا جاسکتا ہے اور واش بھی کیا جاسکتا ہے اور کافرستان نے اس ایجاد کو اپنے ملک کے لئے حاصل کیا ہے اور اس سے ہونے والے معاہدے کی رو سے اس کی رینج پورے پاکیشیا پر محیط رکھی گئی ہے۔ اگلے ہفتے یہ مکمل ہو جائے گا۔ پھر ایک گھنٹے کے لئے اس کا تجربہ ہوگا اور اس کے بعد پھر فونک ماسٹر کافرستانی حکومت کے حوالے کر دیا جائے گا۔ بس اتنی سی بات ہے"۔ ۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سے کافرستان کو کیا فائدہ ہوگا۔ پاکیشیا میں لاکھوں کروڑوں کالیں ایک لمحے میں ہوتی ہیں' وہ ان کالوں کو کیچ کرکے اور ریکارڈ کرکے کیا کریں گے"۔ ۔۔۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں صرف وہ کالیں چاہئیں جو تمہارے دفاعی ماہرین آپس میں کرتے ہیں۔ تمہارے اعلیٰ حکام آپس میں کرتے ہیں اور اس کا سسٹم فونک ماسٹر میں موجود ہے کہ وہ صرف مخصوص کالیں ہی کیچ کرے گا باقی عام کو لیں چھوڑ دے گا۔ ہاں وہ جس وقت چاہیں عام کالیں بھی سن سکیں گے۔ یہ ان کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ اسے کس طرح استعمال کرتے ہیں"۔ ۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"کیا یہ آلہ تمہاری ایجاد ہے"۔ ۔۔۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اسے اب احساس ہوتا جا رہا تھا کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن واقعی کوئی سپر مائنڈ ہے۔

"نہیں' میں سائنسدان نہیں ہوں۔ ہاں البتہ میں نے سائنس لیبارٹریاں بنائی ہوئی ہیں جہاں سائنسدان مختلف ہتھیار تیار کرتے رہتے ہیں اور ہر ہتھیار کی تفصیل سے مجھے آگاہ رکھا جاتا ہے۔ فونک ماسٹر زیرو لاسٹری میں تیار ہو رہا ہے اور یہ ہتھیار ڈاکٹر تھامسن کی ایجاد ہے جو اس لاسٹری کا انچارج ہے"۔ ۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کافرستان کو کیسے علم ہو گیا ہے کہ تم نے یہ آلہ بنایا ہے"۔ ۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سپر پاورز میں ہمارے ایجنٹ موجود ہیں جو اس طرح کے ہتھیار فروخت کرنے کے لئے بات چیت کرتے ہیں۔ یہ اتفاق ہے کہ ایک ایجنٹ کافرستانی حکام سے ٹکرا گیا اور انہوں نے اسے خرید لیا۔ ورنہ ایکریمیا یا روسیاہ اسے خرید لیتا"۔ ۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنی رقم میں معاہدہ ہوا ہے"۔ ۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"اسے چھوڑو' یہ میرا کام نہیں ہے۔ تنظیم کے افراد خود ہی سودے کرتے رہتے ہیں' بہر حال سودا ہو گیا"۔ ۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"او۔ کے ڈاکٹر فرینکسٹائن' تم سے مل کر مجھے واقعی مسرت ہوئی ہے۔ اس لئے میری ایک درخواست ہے کہ اگر تم اپنی تنظیم اور خود اپنے آپ کو میرے ہاتھوں ضائع نہیں کرانا چاہتے تو یہ سودا منسوخ کر دو' چاہے تم اسے کسی بھی سپر پاور کو فروخت کر دو' مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا لیکن بہر حال یہ فونک ماسٹر کافرستان کے پاس نہیں جاسکتا' یہ بات طے ہے"۔ ۔۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے بتایا ہے کہ معاہدہ ہر حالت میں پورا کیا جاتا ہے۔ مجھے

معلوم ہے کہ تم کیا سوچ رہے ہو اور تم کیا کرنا چاہتے ہو اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم یہ سب کچھ کر لینے کی صلاحیتیں بھی رکھتے ہو لیکن تمہاری بدقسمتی یہ ہے کہ تم ڈاکٹر فرینکسٹائن کے مقابلے پر آنا چاہتے ہو اور یہی ایک ایسی بات ہے جو تمہارے بس سے باہر ہے۔ میں اگر چاہتا تو تم جیسے ہی ایئر پورٹ پر اترے تھے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت واقع ہو جاتی لیکن تمہارے ذہن کی طاقت مجھے پسند آگئی ہے اس لئے میں چاہتا تھا کہ تم سے کچھ دیر گفتگو کروں۔ تم ایک بہادر اور صاحب کردار آدمی ہو اس لئے میں نے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت کا خیال ترک کر دیا۔ میں صرف تم تینوں کی ذہنی اور جسمانی طاقت سلب کر لوں گا تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن کتنی طاقت رکھتا ہے اور تم نے اس سے ٹکرا کر زندگی کی سب سے بڑی حماقت کی ہے۔ اس لئے میرے اس فیصلے کے بعد تم اور تمہارے ساتھی زندہ ضرور رہیں گے لیکن حقیر کیچوؤں کی طرح“ ——— ڈاکٹر فرینکسٹائن نے بڑے پُر غرور لہجے میں کہا۔

”تم ہماری صرف ذہنی اور جسمانی طاقتیں سلب کرو گے۔ کیا مطلب کوئی جادو کرو گے“ ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ یہ واقعی اس کے لئے نئی بات تھی۔

”میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ تم بے شک اسے جادو کہہ سکتے ہو لیکن بہرحال یہ ساحرانہ علوم ہیں۔ انتہائی قدیم علوم، تفصیل کا تو موقع نہیں ہے۔ صرف اتنا بتا دیتا ہوں کہ افریقہ کے وچ ڈاکٹروں کے علوم سے لے کر قدیم کلدانی عبرانی، رومی اور مصری پراسرار علوم سمیت سب علوم میرے پاس موجود ہیں۔ میں چاہوں تو انگلی کے اشارے سے پوری دنیا کو الٹ دوں، یہ تو معمولی سی

بات ہے“ ——— ڈاکٹر فرینکسٹائن نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

”چلو ایسا کرو، پہلے تم مجھے زیرو لاسٹری کا محل وقوع بتا دو اس کے بعد تم بے شک اپنے ساحرانہ علوم مجھ پر آزما لینا“ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ قدیم ساحرانہ علوم قدیم دور کے ساتھ ہی ختم ہو چکے ہیں اور جادو تو صرف شعبدہ بازی ہی ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ وہ کسی شعبدہ بازی کا شکار نہیں ہو سکتا۔

”او کے، تمہاری یہ خواہش بھی پوری کر دیتا ہوں“ ——— ڈاکٹر فرینکسٹائن نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر اسے ایک مخصوص انداز میں لہرایا اور پھر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

”ابھی اس کے متعلق تفصیلی کاغذات آجاتے ہیں“ ——— ڈاکٹر فرینکسٹائن نے کہا اور واقعی تھوڑی دیر بعد پردہ ہلا اور ایک مقامی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبا سا خاکی رنگ کا لفافہ تھا۔

”یہ مسٹر عمران کو دے دو“ ——— ڈاکٹر نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور نوجوان نے لفافہ عمران کے حوالے کیا اور خود مڑ کر تیزی سے باہر چلا گیا۔

”اس کے اندر نہ صرف زیرو لاسٹری کا تفصیلی محل وقوع ہے بلکہ اس کا نقشہ بھی موجود ہے“ ——— ڈاکٹر نے کہا۔

”اس لیبارٹری یا لاسٹری کے لئے خصوصی حفاظتی اقدامات بھی کئے گئے ہوں گے“ ——— عمران لفافہ کھول کر اس میں سے کاغذات نکالتے ہوئے کہا۔

”گن گرین کی لاسٹریوں کے لئے کسی حفاظتی اقدام کی ضرورت ہی نہیں پڑتی

کیونکہ ان کی حفاظت میرا علم کرتا ہے:۔۔۔۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور کاغذات واپس لفافے میں ڈال کر اس نے لفافہ پیچھے کھڑے جوزف کی طرف بڑھا دیا۔ جوزف نے خاموشی سے لفافہ لیا اور اسے اپنی جیب میں رکھ لیا۔

"او کے، اب تم بھی اپنی خواہش پوری کر لو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم کونسا شعبدہ مجھ پر استعمال کرتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر فرینکسٹائن بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم جو کچھ سوچ رہے ہو مجھے معلوم ہے۔ تم یہی سوچ رہے ہو ناں کہ میں کوئی عام سا جادوگر اور شعبدہ باز ہوں اور تم چونکہ انتہائی ہوشیار آدمی ہو اس لئے تم پر میری شعبدہ بازی کام نہ کر سکے گی لیکن مسٹر علی عمران تمہیں معلوم ہی نہیں کہ تم کس کے سامنے بیٹھے ہوئے ہو۔ میرا ایک اشارہ تمہاری ذہنی اور جسمانی طاقت کے ساتھ ساتھ تمہارے ان دونوں ساتھیوں کی جسمانی طاقت بھی ہمیشہ کے لئے ختم کر دے گا اور یہ پہاڑوں سے بھی زیادہ جسمانی طاقت رکھنے والے حقیر کیچوؤں میں بدل جائیں گے"۔۔۔۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے تالی بجائی۔ دستانوں کی وجہ سے تالی کی آواز کی بجائے ایسی آواز سنائی دی جیسے کسی نے بھری ہوئی بوری پر ہاتھ مارا ہو لیکن اس آواز کے پیدا ہوتے ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس آواز نے اس کے کانوں میں داخل ہوتے ہی اس کے ذہن اور جسم پر یکلخت برف کی چادر سی اوڑھا دی ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔

ٹیکسی ہوٹل الاسکا کے کمپاؤنڈ گیٹ کے باہر رک گئی اور ٹائیگر نے نیچے اتر کر ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ کمپاؤنڈ گیٹ کراس کر کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کی چمک نمایاں تھی کیونکہ عمران نے اس کے ذمہ جو ڈیوٹی لگائی تھی وہ اس میں اپنی توقع سے بھی زیادہ کامیاب ہو چکا تھا۔ عمران نے اسے یہاں کی زیر زمین دنیا میں گھوم پھر کر گن گرین کے بارے میں تفصیلات جمع کرنے کے لئے کہا تھا اور خود وہ جوزف اور جوانا کے ساتھ سلور ویو کلب میں ڈینس سے ملنے کے لئے گیا تھا۔ وہ سب ہوٹل الاسکا میں ہی اکر ٹھہرے تھے۔ ٹائیگر نے سارا دن مختلف کلبوں، باروں اور ہوٹلوں میں گھوم پھر کر گزارا تھا اور اس نے اپنے مخصوص انداز میں کام کر کے گن گرین کے بارے میں خاصی حوصلہ افزا معلومات حاصل کر لی تھیں اور وہ اب اپنی کامیابی کی یہ رپورٹ عمران کو دینے کے لئے بے چین تھا۔ ہوٹل الاسکا کا ہال اعلیٰ سوسائٹی کے افراد سے بھرا ہوا تھا۔ ایک طرف دو بڑے بڑے کاؤنٹر تھے جن میں

سے ایک تو صرف ہال میں موجود افراد کو سروس مہیا کرتا تھا جبکہ دوسرا کاؤنٹر ہوٹل کے رہائشی کمروں کے انتظام کے لئے مختص تھا۔ ٹائیگر اس کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا تاکہ وہاں سے اپنے کمرے کی چابی بھی حاصل کر لے اور یہ بھی پوچھ لے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی واپسی بھی ہوئی ہے یا نہیں۔

"کمرہ نمبر بارہ، چوتھی منزل کی چابی دے دیجئے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کاؤنٹر پر پہنچ کر جیب سے ایک کارڈ نکال کر کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی ہوئی چار لڑکیوں میں سے ایک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ لڑکی نے کارڈ اٹھا کر پشت پر بنے ہوئے ایک کے ایک خانے میں رکھا اور ایک چابی جس کے ساتھ کمرے کے نمبر کا ٹوکن منسلک تھا، اٹھا کر ٹائیگر کی طرف بڑھا دی۔

"کمرہ نمبر فورٹین کے مکین عمران صاحب آگئے ہیں واپس"۔۔۔۔ ٹائیگر نے چابی لیتے ہوئے لڑکی سے پوچھا۔

"یس سر، وہ اور ان کے ساتھی اپنے کمروں میں ہیں"۔۔۔۔ لڑکی نے مڑ کر بورڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد وہ چوتھی منزل پر پہنچ چکا تھا جہاں ان کے کمرے ریزرو تھے چودہ نمبر کمرے کا دروازہ بند تھا۔ ٹائیگر نے ہاتھ اٹھا کر آہستہ سے دروازے پر دستک دی تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دروازے پر جوانا کھڑا نظر آیا لیکن ٹائیگر جوانا کو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ جوانا کا چہرہ کسی ایسے آدمی کا چہرہ نظر آ رہا تھا جو ٹی بی کی آخری سٹیج پر ہو۔ اس کے کاندھے جھکے ہوئے تھے اور چٹان کی طرح پھیلا ہوا سینہ پچکا ہوا تھا۔ وہ کسی طرح بھی وہ جوانا نہ لگتا تھا جسے دیکھتے ہی

بے پناہ طاقت کا احساس ہوتا تھا۔ جوانا ٹائیگر کو دیکھ کر ایک طرف کو ہٹ گیا لیکن ٹائیگر نے دیکھا کہ اس کے ہٹنے میں وہ پھرتی اور چستی نہ تھی جو جوانا کا خاصا تھا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں مسٹر جوانا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے انداز میں کہا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔

"کچھ نہیں ہوا، کیا ہونا ہے"۔۔۔۔ جوانا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور آگے راہداری میں بڑھ گیا اور ٹائیگر حیرت سے سر ہلاتا ہوا اس چھوٹے کمرے کو جسے ڈرائنگ روم کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا کراس کرتا ہوا ملحقہ سٹنگ روم میں داخل ہوا تو ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ عمران آرام کرسی پر نیم دراز تھا اور اس کی آنکھیں بند تھیں۔ ٹائیگر کے اندر داخل ہونے پر عمران نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور دھیرے سے مسکرا دیا لیکن ٹائیگر کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران کا چہرہ بالکل مُردوں جیسا لگ رہا تھا آنکھیں اندر کو دھنس گئی تھیں، رنگ گہرا زرد ہو رہا تھا۔ آنکھوں میں وہ چمک بالکل مفقود ہو چکی تھی جو عمران کی آنکھوں کی خصوصیت تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے عمران جیسے ذہین آدمی کی بجائے ٹائیگر کسی غبی آدمی کو دیکھ رہا ہو۔ اس کا تنا ہوا جسم بھی بالکل ڈھیلا ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں جیسے جان نہ رہی ہو۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی نے اس کے بدن سے سارا خون نچوڑ لیا ہو۔

"آؤ ٹائیگر بیٹھو"۔۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور ٹائیگر ہونٹ بھینچتا کرسی پر بیٹھ گیا۔ جوانا شاید اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

"باس، یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ جوانا کا بھی یہی حال ہے لیکن آپ کی حالت تو جوانا سے بھی زیادہ خراب ہے۔ کیا آپ بیمار ہیں"۔

ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا ہے؟" ——— عمران نے چونک کر پوچھا۔ اور ٹائیگر نے جو کچھ محسوس کیا تھا بتا دیا اور عمران طنزیہ انداز میں ہنس دیا۔

"اور تو کچھ نہیں ہوا' صرف اس کی جسمانی طاقت سلب کر لی گئی ہے اور میری جسمانی اور ذہنی دونوں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"طاقت سلب کر لی گئی ہے ——— کیا مطلب؟" ——— ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران ایک بار پھر دھیرے سے ہنس دیا۔

"ہم اس بار واقعی ایک جادوگر سے ٹکرا گئے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ میری ذہنی اور جسمانی طاقتیں دونوں غائب کر دی گئی ہیں جبکہ جوزف اور جوانا کی جسمانی توانائیاں نچوڑ لی گئی ہیں۔ جوزف اپنے کمرے میں حقیر کیچوے کی طرح پڑا ہوا ہے۔ جوانا کی حالت بھی تم نے دیکھ لی ہے اور میری بھی۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ابھی پیدا ہوا ہوں۔ نہ ذہن میں توانائی ہے اور نہ جسم میں۔ ذہنی توانائی کا ایک پیمانہ ہوتا ہے جسے آئی کیو کہتے ہیں۔ بس یوں سمجھو کہ اگر پہلے میرا آئی کیو ایک ہزار تھا تو اب یہ آئی کیو ایک پر پہنچ چکا ہے" ——— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور ٹائیگر اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگا جیسے سوچ رہا ہو کہ کیا واقعی یہ بات عمران خود کہہ رہا ہے۔ لیکن جو کچھ وہ دیکھ رہا تھا وہ واقعی ایسا ہی تھا۔ عمران تو یوں لگ رہا تھا جیسے عمران نہ ہو بلکہ اس کا ڈھانچہ ہو۔

"یہ کیسے ممکن ہے باس" ——— ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس دنیا میں سب کچھ ممکن ہے۔ ویسے مجھے اندازہ نہ تھا کہ ڈاکٹر فرینک سٹائن

واقعی پُراسرار ساحرانہ علوم میں مہارت رکھتا ہوگا کیونکہ اس جدید دور میں اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ورنہ میں اس کا کوئی اور بندوبست کرتا۔ بہرحال یہی غنیمت ہے کہ ہم تینوں زندہ ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پُراسرار ساحرانہ علوم کیا کوئی جادو کا سلسلہ ہے" ——— ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"جو سمجھ میں نہ آسکے اُسے ہی جادو کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اسے جادو ہی کہا جا سکتا ہے" ——— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ اس ڈاکٹر فرینک سٹائن نے کیا ہے" ——— ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں" ——— عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے اس کا پتہ بتائیں۔ میں اس کی روح کو بھی مجبور کر دوں گا کہ وہ آپ پر کئے جانے والے جادو کو ختم کر دے" ——— ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"چھوڑو وہ تمہارے بس کا نہیں ہے۔ اگر مجھ جیسا آدمی اس کے سامنے بے بس ہو سکتا ہے تو تمہاری اس کے سامنے کیا حیثیت ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے گن گرین کے بارے میں خاصی معلومات حاصل کر لی ہیں" ——— ٹائیگر نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"تم معلومات کی بات کر رہے ہو' ڈاکٹر نے اس زیرو لاسٹری کا پورا نقشہ اور محل وقوع مجھے دے دیا ہے۔ وہ اس وقت جوزف کی جیب میں پڑا ہوا

ہے لیکن ہم اس لیبارٹری کی طرف قدم بڑھانا تو ایک طرف رہا انگلی بھی نہیں اٹھا سکتے کیونکہ یہ لاسٹری بھی ڈاکٹر فرینکشائن کے ان ساحرانہ علوم کے تحفظ میں ہے"۔ — عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"باس کیا آپ واقعی مجھ سے مذاق کر رہے ہیں یا . . . . ." — ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مذاق کرنے والی حس ہی ختم ہو چکی ہے، تمہیں میری حالت نظر نہیں آ رہی۔ یہ بات نہیں کہ اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے مخصوص اقدامات کئے گئے ہیں بلکہ ایک لحاظ سے یہ ایک اوپن لیبارٹری ہے لیکن اب مجھے معلوم ہے کہ بغیر ڈاکٹر فرینکشائن کی مرضی کے کوئی پرندہ بھی اگر اس لیبارٹری کے اوپر سے گزرا تو بے جان ہو کر نیچے گر پڑے گا اور یقیناً یہی چکر گن گرین کے ہیڈ کوارٹر وغیرہ کے ساتھ بھی ہو گا"۔ — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر . . . . ." — ٹائیگر کی حالت حیرت اور الجھن کی وجہ سے عجیب و غریب ہو رہی تھی۔

"پھر کیا ٹائیں ٹائیں فش، میرا ذہن ختم ہو چکا ہے اور جسم ناتواں۔ جوزف اور جوانا دونوں جسمانی طور پر ختم ہو چکے ہیں۔ ابھی تو سفر کی ہمت ہی نہیں ہو رہی ایک دو روز میں جب ہم قدرے نارمل ہو جائیں گے تو واپس چلے جائیں گے اور ہم کر بھی کیا سکتے ہیں۔ ان ساحرانہ علوم کا ہم کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ یہ ہماری سمجھ سے ویسے بھی باہر ہیں"۔ — عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس کیا آپ واقعی سنجیدگی سے یہ سب کچھ کہہ رہے ہیں"۔ —

ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں میں یہ سب کچھ سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں اور اب تم اپنے کمرے میں جاؤ اور اس سارے مشن کو بھول جاؤ"۔ — عمران اس بار اکتائے ہوئے لہجے میں کہا اور آنکھیں بند کر لیں اور ٹائیگر ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ کمرے سے باہر آ گیا، چند لمحوں بعد وہ ڈرائینگ روم سے گزر کر باہر راہداری میں آ چکا تھا۔ اس کے چہرے پر اس وقت گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر ایک اور دروازے پر زور سے دستک دی۔

"کون ہے"۔ — اندر سے جوانا کی آواز سنائی دی۔

"میں ٹائیگر ہوں — دروازہ کھولو"۔ — ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور تھوڑی دیر بعد دروازہ کھل گیا۔

"کیا بات ہے"۔ — جوانا نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"جوزف کہاں ہے"۔ — ٹائیگر نے کمرے کے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اپنے کمرے میں پڑا ہو گا"۔ — جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

"مجھے تم سے ضروری باتیں کرنی ہیں، اس لئے دروازہ بند کر دو"۔ — ٹائیگر نے دروازے کے پاس کھڑے ہوئے جوانا سے کہا اور جوانا نے دروازہ بند کیا اور پھر ڈھیلے ڈھالے انداز میں چلتا ہوا وہ ٹائیگر کے پیچھے سٹنگ روم میں آ گیا۔

"میں عمران صاحب سے مل چکا ہوں لیکن مجھے اب بھی یقین نہیں آ رہا کہ عمران صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں سنجیدگی سے کہہ رہے ہیں کیونکہ وہ ڈاکٹر

اس قدر سنجیدگی سے مذاق کرتے ہیں کہ آدمی بوکھلا جاتا ہے۔ اس لئے میں تمہارے پاس آیا ہوں۔ تم اور جوزف عمران صاحب کے ساتھ ڈینس سے ملنے گئے تھے۔ اس لئے تم مجھے سچ سچ بتاؤ کہ کیا ہوا ہے؟" ——— ٹائیگر نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم میری حالت دیکھ رہے ہو، تمہارا کیا خیال ہے یہ حالت میں نے مذاق میں بنا لی ہے۔ اگر ماسٹر نے مجھے منع نہ کر دیا ہوتا تو یقین کرو کہ میں اب تک خودکشی کر چکا ہوتا۔ لیکن اب کیا کروں ماسٹر کا حکم ہے کہ میں نے خودکشی نہیں کرنی لیکن اس زندگی سے کیا فائدہ، لوگ اب جوانا کے منہ پر تھوکیں گے اور جوانا میں اتنی طاقت بھی نہ ہوگی کہ ان لوگوں کی گردنیں مروڑ سکے۔

اور میری حالت تو پھر بھی قدرے ٹھیک ہے جوزف کی حالت دیکھو تو یوں لگتا ہے جیسے کسی قبر میں سے صدیوں سے مدفون کسی مردے کو نکال کر پلنگ پر ڈال دیا گیا ہو۔" ——— جوانا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم مجھے تفصیل بتاؤ کہ آخر ہوا کیا ہے؟" ——— ٹائیگر نے کہا اور جوانا نے اسے ڈینس سے ملنے سے لے کر ڈاکٹر فرینکسٹائن سے ملاقات اور اس سے عمران کی ہونے والی گفتگو کے بعد اچانک بیہوش ہو جانے تک تمام تفصیل بتادی۔

"بس اس کے بعد ہمیں ہوش آیا تو ہم سب اپنے کمروں میں پڑے ہوئے تھے۔" ——— جوانا نے آخر میں کہا۔

"تم اس کوٹھی تک مجھے پہنچا سکو گے جہاں ڈاکٹر فرینکسٹائن رہتا ہے؟" ——— ٹائیگر نے پوچھا۔

"نہیں ——— بس اتنا معلوم ہے کہ کوئی رہائشی کالونی تھی۔ اب کونسی کالونی تھی، اس بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں۔" ——— جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے، اس ڈینس کو ٹٹولنا پڑے گا۔ سنو جوانا میں اس ڈاکٹر فرینکسٹائن کو مجبور کر دوں گا کہ وہ تمہیں، جوزف اور باس کو ٹھیک کر دے یہ بات طے سمجھو۔" ——— ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"فضول ہے مسٹر ٹائیگر ——— وہ آدمی حیرت انگیز اور نامعلوم قوتوں کا مالک ہے میں کبھی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ کسی انسان کی جسمانی طاقت اور کسی کی ذہنی طاقت کو اس طرح ختم بھی کیا جا سکتا ہے لیکن ایسا ہوا ہے اور اس سائنسی دور میں ہوا ہے۔ اگر میں خود اس حالت سے نہ گزر رہا ہوتا تو کبھی یقین نہ کرتا۔" ——— جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جوزف کیا کہتا ہے؟" ——— ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"جوزف سے میری ملاقات ہوئی ہے۔ جوزف اس بات پر مصر ہے کہ یہ ڈاکٹر دراصل افریقہ کی کالی دلدل میں رہنے والے عظیم وچ ڈاکٹر اکالا کی روح ہے جو اس دنیا میں پائے جانے والے اندھیروں کا مالک ہے اور نجانے وہ اس طرح کی کتنی باتیں کرتا ہے۔ مجھے تو اس کی باتیں سمجھ میں ہی نہیں آتیں۔" جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ ضرور کسی نامعلوم ریز کا چکر ہے۔ یہ ساحرانہ علوم وغیرہ سب ڈھونگ ہے۔" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے بھی ماسٹر سے یہی کہا تھا لیکن ماسٹر کہتا ہے کہ یہ سب کچھ ساحرانہ علوم کی بدولت ہے یعنی جادو ہے۔" ——— جوانا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جوانا' جادو کے وجود سے مجھے انکار نہیں رہا لیکن موجودہ دور سائنس کا ہے اور اس وقت دنیا میں سب سے بڑا جادو خود سائنس ہے۔ ایسی ایسی ریز ایجاد ہو چکی ہیں کہ اگر ان کی ماہیت کا علم نہ ہو تو انسان اسے جادو سمجھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اگر یہ ڈاکٹر فرینکسٹائن اتنا بڑا جادوگر ہوتا تو اسے کیا ضرورت تھی مجرم تنظیم بنانے کی اور پیسے لے کر ہتھیار فروخت کرنے کی۔ اس کا مطلب ہے کہ اُسے بھی دولت کی ضرورت رہتی ہے اور اس دولت کو وہ جرائم میں ملوث ہو کر وصول کر رہا ہے۔ بہر حال میں دیکھوں گا کہ یہ ڈاکٹر فرینکسٹائن دراصل ہے کیا چیز"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ٹائیگر' میں خود اس ڈاکٹر کی گردن مروڑنا چاہتا ہوں۔ میرے دل میں اس کے خلاف انتقام کا لاوا اُبل رہا ہے۔ لیکن میں کیا کروں مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں ایک پتھر اٹھا کر بھی دور نہیں پھینک سکتا۔ کاش مجھ میں کچھ تھوڑی سی طاقت بھی ہوتی تو میں اس کا وہ حشر کرتا کہ ایک زمانہ عبرت پکڑتا"۔ جوانا نے بھی کرسی سے اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"تم چل تو سکتے ہو"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"ہاں' کیوں"۔۔۔۔۔۔ جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"میرے ساتھ آؤ۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ میں تمہیں کسی حد تک تو درست کر سکتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ظاہر ہے جوانا اس کے پیچھے تھا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ڈینس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔۔۔ ڈینس کا لہجہ بے حد سخت اور تحکمانہ تھا۔

"ڈاکٹر فرینکسٹائن بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے نرم سی آواز سنائی دی اور ڈینس اس طرح جھٹکے سے اُٹھ کھڑا ہوا جیسے اس فقرے نے اس کے جسم میں ہزاروں وولٹیج کا کرنٹ دوڑا دیا ہو۔

"یس باس"۔۔۔۔۔۔ ڈینس کا لہجہ بھی یکلخت بھیک مانگنے والوں جیسا ہو گیا تھا۔

"اس عمران کا ایک اور ساتھی بھی ہے جس کا نام ٹائیگر ہے' اُسے تلاش کرو اور گولی سے اڑا دو"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر نے اسی طرح نرم لہجے میں کہا۔

"یس باس۔۔۔ حکم کی تکمیل ہو گی۔ اس عمران اور اس کے حبشی ساتھیوں کے بارے میں کیا حکم ہے"۔۔۔۔۔۔ ڈینس نے کہا۔

SCANNED & UpLoaded by AURAWATER

"انہیں میں زندہ واپس پاکیشیا بھیجنا چاہتا ہوں۔ جب وہ پاکیشیا کو روانہ ہو جائیں تو کافرستان میں اپنے ایجنٹ کو کہہ دینا کہ وہ کافرستانی حکومت کو کہہ دیں کہ جس آدمی سے انہوں نے ہمیں خوف زدہ کرنے کی کوشش کی تھی، اس کی حالت جا کر دیکھ لیں"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے اسی طرح نرم لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈینس نے اس طرح اطمینان بھرے انداز میں طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا جیسے اس کے سر سے کوئی بہت بڑی بلا ٹل گئی ہو۔ وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا اور چند لمحوں تک بیٹھا کچھ سوچتا رہا۔ پھر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہوٹل الاسکا"۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ سے بات کراؤ، میں ڈینس بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ ڈینس نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر۔۔۔ ہولڈ کیجئے سر"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یس رابرٹ بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد رسیور پر ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ، میں ڈینس بول رہا ہوں سکوروڈ کلب سے"۔۔۔۔۔ ڈینس نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ڈینس تم۔۔۔ خیریت کیسے فون کیا ہے"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ہوٹل میں پاکیشیا سے آنے والے چار افراد ٹھہرے ہیں جن میں سے ایک کا نام ٹائیگر ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے"۔۔۔۔۔ ڈینس نے کہا۔

"تم کہہ رہے ہو تو لازمی ٹھہرے ہوں گے۔ ویسے مجھے معلوم نہیں کیونکہ یہ تو روٹین ورک ہے، ہر ملک کے مسافر آ کر ٹھہرتے رہتے ہیں"۔۔۔۔۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم کر کے بتاؤ کہ وہ ٹائیگر اس وقت اپنے کمرے میں ہے یا نہیں"۔ ڈینس نے کہا۔

"اچھا ایک منٹ ہولڈ کرو"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی چھا گئی۔ تھوڑی دیر بعد رابرٹ کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو ڈینس۔۔۔ کیا تم لائن پر ہو"۔۔۔۔۔ رابرٹ نے کہا۔

"ہاں"۔۔۔۔۔ ڈینس نے جواب دیا۔

"وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے آیا تھا لیکن پھر جلد ہی چابی کاؤنٹر پر دے کر چلا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ایک لمبا چوڑا حبشی بھی تھا جس کا نام جوانا بتایا گیا ہے"۔۔۔۔۔ رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کے کمروں کے نمبر کیا ہیں"۔۔۔۔۔ ڈینس نے پوچھا۔

"کمال ہے۔۔۔ آخر تمہیں ان پاکیشیائیوں میں ایسی کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم نمبر بھی معلوم کرو گے"۔۔۔۔۔ رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان میں سے جو آدمی ٹائیگر ہے، اسے قتل کرنا ہے"۔۔۔۔۔ ڈینس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"قتل کرنا ہے ——— ارے ڈینس پلیز اسے ہوٹل سے باہر قتل کرنا میرا ہوٹل خواہ مخواہ بدنام ہو جائے گا" ——— رابرٹ نے یکلخت انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"تو پھر ایسا کرو کہ تم خود ہی اسے باہر قتل کرا دو، میں اب باہر کہاں اسے ڈھونڈھتا پھروں گا۔ تمہارے آدمیوں نے تو اسے دیکھا ہی ہوگا۔ وہ اسے تلاش بھی کر لیں گے" ——— ڈینس نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے ——— میں کرا دیتا ہوں یہ کام" ——— رابرٹ نے کہا۔

"سوچ لو ——— اگر یہ کام نہ ہو سکا تو نہ صرف یہ آدمی ہلاک ہوگا بلکہ ساتھ ہی تمہارا ہوٹل بھی بموں سے اڑا دیا جا سکتا ہے" ——— ڈینس کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا۔

"پلیز ڈینس، تم میرے دوست ہو کم از کم اس قدر خوفناک قسم کی دھمکیاں مجھے تو نہ دیا کرو۔ مجھے تمہاری طاقت کا اندازہ ہے۔ ایک میرا ہوٹل تو کیا تم پورے لاپول کو بموں سے اڑا سکتے ہو۔ لیکن کم از کم میرے ساتھ دوستی کا تو لحاظ کر لیا کرو" ——— اس بار رابرٹ نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"میں مجبور ہوں رابرٹ، چیف باس کا حکم ہے اور تم جانتے ہو کہ اس کے حکم میں معمولی سی کوتاہی کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے" ——— ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں ——— بہرحال فکر مت کرو، یہ آدمی ہلاک ہو جائے گا۔ یہ میری ذمہ داری رہی" ——— دوسری طرف سے رابرٹ نے کہا۔

"او۔ کے، اس کے ہلاک ہوتے ہی مجھے فوراً اطلاع دینا تاکہ میں چیف باس کو رپورٹ دے سکوں" ——— ڈینس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ عمران اور اس کے دو حبشی ساتھیوں کو اس کے آدمیوں نے ڈاکٹر کی کوٹھی سے بیہوشی کے عالم میں اٹھا کر ہوٹل الاسکا پہنچایا تھا، اس لئے اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ ہوٹل الاسکا میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اور اس بات سے اس نے اندازہ لگایا تھا کہ یہ ٹائیگر بھی یقیناً وہیں ٹھہرا ہوا ہوگا۔ بہرحال اب اسے یقین تھا کہ رابرٹ اس ٹائیگر کو ہلاک کر دے گا کیونکہ وہ رابرٹ کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا کہ ایسے کام اس کے لئے مشکل نہیں ہوتے چنانچہ رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور عقبی دروازے کی طرف مڑنے ہی لگا تھا کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ڈینس چونک کر مڑا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— ڈینس نے سخت لہجے میں کہا۔

"باس کافرستان سے ڈی فور کی کال ہے" ——— دوسری طرف سے کلب کا ایکسچینج آپریٹر بول رہا تھا۔

"ڈی فور کی بات کراؤ" ——— ڈینس نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یس ڈینس سپیکنگ فرام دس اینڈ" ——— ڈینس نے سخت لہجے میں کہا۔

"مسٹر ڈینس، ہمیں اطلاع ملی ہے کہ لاپول میں پاکیشیا کے ایجنٹ عمران کو دیکھا گیا ہے۔ اس عمران کو جس کے متعلق آپ کو بتایا گیا تھا کہ سودے کا اسے علم نہ ہو سکے۔ کیا یہ اطلاع درست ہے" ——— بولنے والے

کے لہجے میں شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"ہاں، تمہاری اطلاع درست ہے مسٹر ڈی فور"۔۔۔۔ ڈینیس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ، اس کا مطلب ہے کہ اس سودے کی بات اوپن ہو چکی ہے اور وہ عمران وہاں لاپول پہنچ گیا ہے۔ ایسی صورت میں تو کافرستان کے لئے یہ سودا کسی طرح بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔ ڈی فور نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"آپ اس سلسلے میں قطعی بے فکر رہیں۔ عمران اپنے دو جبشی ساتھیوں کے ساتھ یہاں آیا تھا، برین کنٹرولر کو اس کا علم ہو گیا، چنانچہ برین کنٹرولر نے اس عمران کی ذہنی طاقت اور اس کے ساتھیوں کی جسمانی طاقت سلب کر لی ہے وہ انہیں ہلاک بھی کر دیتے لیکن انہوں نے انہیں اس لئے زندہ رکھا ہے کہ جب یہ پاکیشیا واپس پہنچیں تو میں آپ کو فون کر کے بتا دوں کہ جس سے آپ برین کنٹرولر کو ڈرا رہے تھے۔ اب اس کی جا کر حالت دیکھیں۔ اس طرح آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ برین کنٹرولر کیا حیثیت رکھتا ہے۔ بہر حال اچھا ہوا کہ آپ نے خود ہی فون کر لیا ہے۔ ایک دو روز میں یہ لوگ واپس پاکیشیا پہنچیں گے۔ آپ انہیں وہاں چیک کر کے پھر مجھے کال کر لیں"۔۔۔۔ ڈینیس نے کہا۔

"اوہ مسٹر ڈینیس، آپ اس عمران سے واقف نہیں ہیں۔ یہ دنیا کا سب سے شاطر انسان ہے۔ وہ تو ابھی تک زندہ ہے۔ اگر مر بھی جائے تو شاید صدیوں تک کسی کو اس بات پر بھی یقین نہ آئے گا کہ وہ واقعی مر گیا ہے"۔۔۔۔ ڈی فور نے تیز لہجے میں کہا۔

"بہر حال آپ فکر نہ کریں۔ آپ پہلے اسے چیک کر لیں، پھر اگر آپ کہیں گے تو وہ مر بھی جائے گا۔ برین کنٹرولر کے لئے یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ویسے اگر آپ یہ معاہدہ کینسل کرنا چاہتے ہیں تو گن گرین کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ کی ادا کردہ رقم آپ کو واپس نہ ملے گی۔ یہ ہمارا اصول ہے"۔۔۔۔ ڈینیس کا لہجہ فقرے کے آخر میں سخت ہوتا گیا۔

"ہم سودا کینسل نہیں کرنا چاہتے لیکن اس سودے کا کیا فائدہ کہ جیسے ہی ایف۔ ایم ہمارے ملک پہنچے یہ عمران اسے لے اڑے اور مسٹر ڈینیس آپ کو اب معاہدہ مکمل کرنا ہے۔ یا تو آپ اس عمران کو ہلاک کر دیں یا پھر ہماری رقم ہمیں واپس کر دیں، بس یہی دو صورتیں ہیں"۔۔۔۔ ڈی فور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ فی الحال تو چونکہ برین کنٹرولر کا حکم نہیں ہے اس لئے اس عمران کو ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں جب وہ پاکیشیا پہنچ جائے گا اور تم اسے چیک کر لو گے، اس کے بعد میں یہ بات برین کنٹرولر کے سامنے رکھ دوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے بعد ہلاک کرنے کا حکم صادر ہو جائے گا۔ اور بس حکم کی دیر ہے۔ اس کے بعد اسے ہلاک ہونے میں کوئی وقت نہ لگے گا"۔۔۔۔ ڈینیس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ بہر حال جب تک یہ آدمی ہلاک نہ ہو جائے اور ہم اس کی تصدیق نہ کر دیں آپ نے ایف۔ ایم کا کوئی تجربہ بھی نہیں کرنا"۔۔۔۔ ڈی فور نے کہا۔

"او۔ کے۔ ایسا ہی ہو گا۔ ویسے بھی اس ایف۔ ایم کی مکمل تیاری میں ایک ہفتہ دیر ہے"۔۔۔۔ ڈینیس نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"کمال ہے ___ کس قدر خوفزدہ ہیں یہ لوگ اس مسخرے سے آدمی سے"۔ ڈینس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ایک بار پھر اٹھ کر وہ عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"مسٹر جوانا جسمانی طور پر بالکل صحت مند ہیں"___ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے ساتھ بیٹھے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن ڈاکٹر صاحب، آپ نے انہیں ایک روز پہلے نہ دیکھا تھا، اگر آپ نے دیکھا ہوتا تو کم ازکم آپ ایسی بات نہ کرتے"___ ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوانا بھی چیکنگ روم کا دروازہ کھول کر اس ڈاکٹر والے کمرے میں داخل ہوا اور آ کر ٹائیگر کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مسٹر....."___ ڈاکٹر نے ٹائیگر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاشم"___ ٹائیگر نے ڈاکٹر کے رکنے پر اپنا نام بتایا۔

"مسٹر ہاشم، یہ میرے سامنے مسٹر جوانا کی مکمل چیکنگ رپورٹیں موجود ہیں۔ ہم نے ان کے سر سے لے کر پیر کے تلووں تک انہیں مکمل چیک کیا ہے اور ہر رپورٹ مکمل طور پر او۔ کے ہے۔ اس لحاظ سے تو مسٹر جوانا شاید لاکھوں کروڑوں

میں سے ایک خوش قسمت آدمی ہیں جن کا رزلٹ اس طرح او۔ کے آیا ہے ورنہ انتہائی صحت مند سے صحت مند آدمی میں بھی کوئی نہ کوئی چھوٹی بڑی بیماری نکل ہی آتی ہے"___ بوڑھے ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر یہ سب کیسے ہو گیا۔ مسٹر جوانا اپنے آپ کو انتہائی کمزور محسوس کر رہے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ ہر لحاظ سے او۔ کے ہیں"___ ٹائیگر نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"آپ یہ رپورٹیں کسی دوسرے ڈاکٹر کو دکھا دیں۔ آپ کو خود ہی میری بات پر یقین آ جائے گا۔ اب میں زبردستی کوئی بیماری تو نکالنے سے رہا اور رہی کمزوری والی بات تو ان کے خون کا انتہائی تفصیلی کمپیوٹر تجزیہ کیا گیا ہے سب سپر او۔ کے ہے"___ ڈاکٹر نے سامنے پڑی ہوئی فائل اٹھا کر ٹائیگر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے شکریہ"___ ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور فائل اٹھا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ جوانا بھی خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔

"او۔ کے"___ ڈاکٹر نے کہا اور دوسری طرف بیٹھے ایک اور آدمی کی طرف مڑ گیا۔ ٹائیگر اور جوزف خاموشی سے ڈاکٹر کے کمرے سے باہر آ گئے۔

"یہ رپورٹیں ماسٹر کو نہ دکھائی جائیں۔ شاید وہ کوئی سراغ لگا لیں"۔ جوانا نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

"ایک منٹ جناب"___ اچانک انہیں عقب سے ایک آواز سنائی دی اور وہ دونوں تیزی سے مڑ گئے۔ ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم

پر ڈاکٹروں جیسا کوٹ تھا۔ ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"میرا نام ڈاکٹر جیکب ہے۔ میں نے ہی مسٹر جوانا کی رپورٹیں تیار کی ہیں، کیا آپ مجھے چند منٹ دیں گے۔"۔۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

"جی فرمائیے۔"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا تو ڈاکٹر انہیں ساتھ لے کر ایک برآمدے سے گزرتا ہوا ایک ساؤنڈ پروف کمرے میں لے آیا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ ان دونوں کو وہاں موجود صوفوں پر بیٹھنے کا اشارہ کر کے خود ان کے سامنے بیٹھ گیا۔

"مسٹر جوانا کی تفصیلی چیکنگ کے بعد مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ مسٹر جوانا کے ساتھ کیا ہوا ہے۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر جیکب نے قدرے پُراسرار سے لہجے میں کہا تو ٹائیگر اور جوانا دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا ہوا ہے۔"۔۔۔۔ ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے یقین ہے کہ مسٹر جوانا ڈاکٹر فرینکسٹائن کے کسی پُراسرار علم کا شکار ہوئے ہیں۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر جیکب نے کہا تو اس بار ٹائیگر اور زیادہ چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر قدرے جوش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ کا اندازہ درست ہے مگر۔۔۔"۔۔۔۔ ٹائیگر نے قدرے پرجوش لہجے میں کہا۔

"میں آپ کی الجھن کو سمجھتا ہوں۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن میرا کلاس فیلو رہا ہے۔ وہ ایک عام سائنسدان تھا لیکن پھر اچانک اس نے لائن بدل لی اور اس نے ماورائی علوم میں دلچسپی لینا شروع کر دی اور اس وقت ڈاکٹر فرینکسٹائن ان ماورائی علوم میں جن کا وجود ہی موجودہ سائنس تسلیم نہیں کرتی

شاید دنیا میں سب سے بڑا ماہر ہے۔ وہ اب اس قدر پراسرار ہو چکا ہے کہ اس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ مسٹر جوانا کا جو تجزیہ میرے سامنے آیا ہے اس نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ لاکھوں کروڑوں میں سے شاید کوئی ایک آدمی جسمانی طور پر اس قدر پرفیکٹ ہو سکتا ہے لیکن آپ نے جو کچھ ڈاکٹر مائیکل سے کہا ہے اس کی وجہ سے مجھے یہ خیال آیا ہے اور مجھے مسٹر جوانا سے ہمدردی پیدا ہو گئی ہے۔ میں آپ کو صرف انسانی ہمدردی کی بنا پر ایک مشورہ دے رہا ہوں کہ آپ کاؤنلینڈ کے شہر کیمب یارک چلے جائیں اور وہاں لارڈز کالونی کی کوٹھی نمبر چوالیس میں پروفیسر مورگن سے مل لیں۔ آپ انہیں میرا حوالہ دے دیں۔ اس دنیا میں پروفیسر مورگن ہی ایک ایسا آدمی ہے جو اگر چاہے تو ڈاکٹر فرینکسٹائن کے علوم کا توڑ کر سکتا ہے۔ ویسے وہ ڈاکٹر فرینکسٹائن کے خلاف کبھی کوئی کام نہیں کرتا لیکن آپ اجنبی ہیں ہو سکتا ہے وہ آپ کی مدد کرنے پر آمادہ ہو جائے لیکن ایک بات یاد رکھنا اگر پروفیسر مورگن آپ کی مدد کرے تو پھر آپ یہاں واپس نہ آئیں بلکہ وہیں سے آپ واپس اپنے وطن چلے جائیں، کیونکہ لاپول میں درختوں پر ہلنے والے پتے کا بھی ڈاکٹر فرینکسٹائن کو علم ہو جاتا ہے۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر جیکب نے کہا۔

"آپ کا بے حد شکریہ جناب، آپ اگر اپنا کارڈ دے دیں تو زیادہ بہتر ہے۔"۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کارڈ کو چھوڑیں، میں نے جو کچھ آپ سے کہا ہے اگر ڈاکٹر فرینکسٹائن کو علم ہو گیا تو ہو سکتا ہے میں دوسرا سانس نہ لے سکوں لیکن میں نے صرف اس لئے رسک لے لیا کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن عام بات چیت کے بارے میں معلومات حاصل نہیں کرتا جب تک اسے خاص طور پر اس کی ضرورت نہ ہو۔"۔۔۔۔ ڈاکٹر

جیکب نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے جناب، بے حد شکریہ"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ ڈاکٹر جیکب سے مصافحہ کر کے اس ہسپتال سے باہر آ گئے۔

"ہمیں فوری طور پر کیمپ پارک جانا ہوگا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے ایک خالی ٹیکسی کو رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کو تو اطلاع کر دیں"۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"نہیں، ہو سکتا ہے اس طرح اس ڈاکٹر کو علم ہو جائے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور ٹیکسی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ جوانا بھی سر ہلاتا ہوا عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"کسی ایئر کمپنی کے دفتر لے چلو"۔۔۔۔ ٹائیگر نے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک ٹوسیٹر جہاز میں بیٹھے فضا میں پرواز کر رہے تھے اور ایک گھنٹے بعد وہ کیمپ پارک پہنچ چکے تھے۔ ٹائیگر نے ٹیکسی ڈرائیور کو لارڈز کالونی چلنے کا کہہ دیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ یہ چھوٹا سا شہر تھا اس لئے دو سڑکیں مڑنے کے بعد ٹیکسی ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی۔

"یہ لارڈز کالونی ہے"۔۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کار کی رفتار آہستہ کرتے ہوئے کہا۔

"کوٹھی نمبر چوالیس لے چلو"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ آپ پروفیسر صاحب کے پاس جا رہے ہیں لیکن وہ تو کسی سے ملتے ہی نہیں۔ آپ تو پھر اجنبی ہیں"۔۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ اجنبیوں سے ملاقات کر لیں، ہمیں ان سے ضروری ملنا ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے، ٹرائی کر دیکھیں۔ ویسے امید تو ایک فیصد بھی نہیں ہے"۔۔۔۔ ڈرائیور نے کہا اور تھوڑی دیر بعد ٹیکسی اس نے ایک پرانی اور بظاہر ویران سی نظر آنے والی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے ٹیکسی روک دی۔

"یہ ہے کوٹھی نمبر چوالیس ۔۔۔۔ ویسے آپ اجنبی ہیں اور یقیناً آپ کو پروفیسر صاحب سے کوئی خاص ہی کام ہوگا۔ اس لئے انسانی ہمدردی کی بنا پر بتا دیتا ہوں کہ اگر پروفیسر صاحب ملنے سے انکار کر دیں تو آپ انہیں ان کی بیٹی مارشیا کا حوالہ دے دیں، پھر وہ ضرور ملیں گے"۔۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"مارشیا ۔۔۔۔ یہ کہاں رہتی ہیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"قبرستان میں ۔۔۔۔ اسے وفات پائے بیس سال ہو چکے ہیں لیکن پروفیسر صاحب آج بھی اس کا نام سن کر خوش ہو جاتے ہیں"۔۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا تو ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ نیچے اتر کر اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ کے ساتھ ساتھ بھاری ٹپ بھی دے دی۔ اور ٹیکسی ڈرائیور سلام کر کے آگے بڑھ گیا۔ کوٹھی کے پھاٹک پر کال بیل کا کوئی بٹن بھی موجود نہ تھا اس لئے مجبوراً ٹائیگر کو پھاٹک پر زور زور سے ہاتھ مارنے پڑے۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک بوڑھا سا آدمی جو اپنے حلیے اور لباس سے ملازم لگتا تھا باہر آ گیا۔

"پروفیسر صاحب سے کہو کہ پاکیشیا سے دو آدمی ان سے ملنے آئے ہیں

اور انہیں مارشیا نے بھیجا ہے"۔ ——— ٹائیگر نے کہا اور وہ ملازم سر ہلاتا ہوا واپس کھڑکی میں غائب ہو گیا۔ جوانا مسلسل خاموش تھا۔

"آئیے جناب"۔ ——— چند لمحوں بعد اس ملازم نے باہر نکلتے ہوئے کہا اور پھر اندر چلا گیا۔ ٹائیگر اور جوانا ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کوٹھی کے اندر داخل ہوئے۔ کوٹھی کی حالت دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے یہاں انسانوں کی بجائے جنات رہتے ہوں۔ ہر طرف ویرانی ہی ویرانی تھی۔ بہرحال وہ اس ملازم کے پیچھے چلتے ہوئے ایک ڈرائینگ روم نما کمرے میں پہنچ گئے جس میں صدیوں پرانا فرنیچر پڑا ہوا تھا۔

"آپ بیٹھیں پروفیسر صاحب تشریف لا رہے ہیں"۔ ——— ملازم نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد اندرونی طرف سے ایک دروازہ کھلنے کی مخصوص آواز سنائی دی اور وہ دونوں چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی دروازے سے ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ سر سے گنجا تھا۔ آنکھوں پر سیاہ شیشوں کی عینک تھی اور جسم پر ایک پرانا سا سلیپنگ گاؤن تھا۔ اس کا چہرہ ویران سا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ صدیوں پہلے مر چکا ہو اور اب کسی پراسرار قوت نے اسے زندہ کر دیا ہو۔

"بیٹھو"۔ ——— پروفیسر نے بلغم زدہ آواز میں کہا۔

"میرا نام ہاشم ہے اور اس کا نام جوانا"۔ ——— ٹائیگر نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"مجھے جھوٹ سے نفرت ہے۔ اس لئے آئندہ میرے سامنے جھوٹ بولنے کی کوشش نہ کرنا یہ میری آخری وارننگ ہے۔ تمہارا نام ہاشم نہیں ہے بلکہ عبدالعلی ہے اور کالج کے زمانے میں چونکہ تم شاعری بھی کرتے رہے

ہو۔ اس لئے تمہارا تخلص ان دنوں رضوان ہوتا تھا یعنی عبدالعلی رضوان تمہارا پورا نام ہوا۔ اس کے بعد جب تم سائنسدان بن گئے تو تمہارا نام صرف عبدالعلی رہ گیا اور اس کے بعد جب تم بظاہر جرائم کی دنیا میں آئے تو تمہارا نام ٹائیگر ہو گیا اور تم کوبرے کا نام بھی استعمال کرتے رہتے ہو اور یہ واقعی جوانا ہے۔ کسی زمانے میں پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم ماسٹر کلرز کا رکن تھا اور اب پاکیشیا میں ایک شخص علی عمران کے ساتھ رہتا ہے اور جرائم کی دنیا چھوڑ چکا ہے اور سنو مجھے معلوم ہے کہ تمہیں یہاں لے آنے والے ٹیکسی ڈرائیور نے مارشیا کا حوالہ دیا اور تم نے مارشیا کی بات کر دی۔ بہرحال مارشیا کا نام ایسا ہے کہ اگر شیطان بھی اس کا حوالہ دے تو میں اس سے بھی مل لیتا ہوں۔ کیونکہ میں اس کا ممنون ہوں۔ یہ میرا اپنا مسئلہ ہے۔ تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ پروفیسر نے اس طرح انکشافات کرنے شروع کر دیئے کہ ٹائیگر اور جوانا دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اگر آپ یہ سب کچھ جانتے ہیں تو پھر یہ بھی جانتے ہوں گے کہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں"۔ ——— ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے ——— لیکن ڈاکٹر فرینکسٹائن کے خلاف میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا"۔ ——— پروفیسر نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر حبیب نے تو کہا تھا کہ آپ ہماری مدد ضرور کریں گے"۔ ——— ٹائیگر نے کہا۔

"ڈاکٹر حبیب احمق ہے۔ جب سے ڈاکٹر فرینکسٹائن نے اس کی بہن کو ہلاک کیا ہے اس کی شدید خواہش ہے کہ میں کسی طرح ڈاکٹر فرینکسٹائن کے خلاف ہو جاؤں۔ اس لئے وہ ایسے آدمیوں کو میرے پاس بھیجتا رہتا ہے

جو ڈاکٹر فرینکسٹائن کا شکار ہوتے ہیں لیکن میری بھی چند مجبوریاں ہیں۔ میں ڈاکٹر فرینکسٹائن کے خلاف کام نہیں کر سکتا" ——— ڈاکٹر جیکب نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ ڈاکٹر فرینکسٹائن سے خوف زدہ ہیں" ——— ٹائیگر نے کہا تو پروفیسر بے اختیار ہنس پڑا۔

"خوفزدہ اور پروفیسر مورگن ——— نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ درست ہے کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن ماورائی علوم کا بہت بڑا ماہر ہے لیکن مورگن نے بھی دنیا دیکھی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن کو بھی معلوم ہے کہ اگر پوری دنیا میں کوئی اس کے سامنے کھڑا ہو سکتا ہے تو صرف پروفیسر مورگن ہی کھڑا ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس نے مجھ سے پہلے ہی معاہدہ کر لیا تھا کہ ہم دونوں کبھی ایک دوسرے کے مقابل نہ آئیں گے اور وہ کیمپ پارک میں اپنا کوئی علم استعمال نہ کرے گا جبکہ میں لاپول میں اور میں اس معاہدے کی پابندی پر مجبور ہوں" ——— پروفیسر مورگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ خود اس سے نہ لڑیئے، ہمیں کوئی ترکیب بتا دیجئے" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"تمہاری تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے اس کے سامنے، وہ تو تمہاری سوچ سے بھی زیادہ طاقتور آدمی ہے اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم خاموشی سے واپس اپنے ملک چلے جاؤ اور اس بات پر خوشی مناؤ کہ تم زندہ تو ہو" ——— پروفیسر نے کہا۔

"پروفیسر مورگن، ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ انتہائی شریف آدمی ہیں جبکہ ڈاکٹر فرینکسٹائن جرائم پیشہ آدمی ہے۔ اس کے وجود اور علوم سے لاکھوں

بے گناہ افراد کی زندگیوں کو مسلسل خطرہ رہتا ہے۔ اس لئے آپ کو تو اس سے ٹکرانا بھی چاہیئے، یہ تو آپ کا فرض ہے" ——— ٹائیگر نے ایک اور رخ پر بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ——— لیکن میں نے تمہیں پہلے بتایا ہے کہ میں معاہدے کی وجہ سے مجبور ہوں" ——— پروفیسر نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے ٹھیک کر سکتے ہیں پروفیسر، کم از کم اتنا تو آپ کر سکتے ہیں" جوانا جو اس دوران خاموش بیٹھا ہوا تھا اچانک بول پڑا اور پروفیسر چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں کر سکتا ہوں لیکن . . . . ." ——— پروفیسر نے کہنا شروع کیا۔

"آپ کو آپ کی بیٹی مارشیا کا واسطہ پروفیسر، آپ مجھے ٹھیک کر دیں پھر اس ڈاکٹر سے میں خود ہی نمٹ لوں گا" ——— جوانا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور پروفیسر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ تم نے مارشیا کا واسطہ دیا ہے اور کسی نے مجھے پہلی بار اس کا واسطہ دیا ہے۔ اس لئے میں تمہیں ٹھیک کر دیتا ہوں لیکن اس کے بعد میں مزید کچھ نہ کروں گا" ——— پروفیسر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور جوانا کا بجھا ہوا چہرہ یکلخت دمک اٹھا۔

"بہت بہت شکریہ پروفیسر، میں آپ کا یہ احسان ساری زندگی نہ بھولوں گا" ——— جوانا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— ادھر قالین پر لیٹ جاؤ اور اپنی آنکھیں بند کر لو" ——— پروفیسر نے کہا تو جوانا تیزی سے صوفے سے اٹھا اور قالین پر لیٹ گیا۔

"ایک منٹ پروفیسر صاحب" ——— ٹائیگر یکلخت بول پڑا تو جوانا

اور پروفیسر دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"پروفیسر صاحب، اگر آپ اپنی بیٹی مارشیا کے حوالے سے جوانا کو ٹھیک کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں تو میری درخواست ہے کہ آپ جوانا کی بجائے ہمارے باس علی عمران کو ٹھیک کر دیں۔ مجھے یقین ہے کہ جوانا بھی میری بات کی تائید کرے گا۔" ——— ٹائیگر نے کہا تو جوانا یکلخت اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بالکل پروفیسر صاحب، آپ بے شک مجھے ٹھیک نہ کریں، ماسٹر علی عمران کو ٹھیک کر دیں۔ وہ ٹھیک ہو گیا تو میں سمجھوں گا کہ میں ٹھیک ہو گیا ہوں۔ میں تو اسی حالت میں بھی زندگی گزار لوں گا کیونکہ میری اہمیت نہیں ہے جبکہ ماسٹر علی عمران کے ساتھ دنیا کے اربوں مظلوم افراد اور خصوصاً پاکستان کے بارہ کروڑ لوگوں کا سکون اور سلامتی کا تعلق ہے۔ خدا مجھے معاف کرے، میں نے واقعی خود غرضی سے کام لیا ہے۔ مجھے بھی یہی بات کرنی چاہیے تھی جو ٹائیگر نے کی ہے۔" ——— جوانا نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا اور آگر دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔ پروفیسر مورگن حیرت سے جوانا کو دیکھنے لگا۔

"تم نے مارشیا کا واسطہ دیا ہے اس لیے میں تمہیں ہی ٹھیک کروں گا اور سنو اگر تم ٹھیک نہ ہوئے تو تمہاری حالت مسلسل خراب ہوتی جائے گی اور جلد ہی وہ دن آ جائے گا جب تم ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ گے۔" ——— پروفیسر مورگن نے کہا۔

"کوئی بات نہیں پروفیسر، مجھے ہر قسم کی موت قبول ہے لیکن آپ پلیز میری بجائے ماسٹر عمران کو ٹھیک کر دیں۔" ——— جوانا نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے ——— اس دور میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو دوسروں کی خاطر اپنی قربانی دے سکتے ہیں، حیرت ہے۔" ——— پروفیسر مورگن نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"پروفیسر، آپ صرف جوانا کی بات کر رہے ہیں۔ اگر پاکیشیا کے بارہ کروڑ عوام کو علم ہو جائے کہ ان کی موت سے عمران کو زندگی مل سکتی ہے تو مجھے یقین ہے بارہ کروڑ عوام بھی یہ قربانی دینے پر بخوشی رضامند ہو جائیں گے۔" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ یہ آدمی علی عمران انسانیت کی فلاح کے لئے قیمتی آدمی ہے۔" ——— پروفیسر مورگن نے کہا۔

"آدمی نہیں جناب سرمایہ کہیے ——— ایسا سرمایہ جس کا کوئی بدل ہی نہیں۔" ——— ٹائیگر نے بڑے پُرجوش لہجے میں کہا تو پروفیسر نے سر ہلا دیا۔

"کہاں موجود ہے یہ آدمی؟" ——— پروفیسر نے پوچھا۔

"لاپول کے ہوٹل الاسکا کے کمرہ نمبر چودہ، چوتھی منزل میں۔" ——— ٹائیگر نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا پورا نام معہ ولدیت بتاؤ۔" ——— پروفیسر نے پوچھا۔

"علی عمران ولد سر رحمٰن۔" ——— ٹائیگر نے جواب دیا اور پروفیسر نے آنکھیں بند کر لیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے اس ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں کو گننا شروع کر دیا۔ پروفیسر کا چہرہ آہستہ آہستہ سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ کافی دیر تک وہ اسی حالت میں بیٹھا رہا، پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"وہ میری رینج میں نہیں آ رہا اس لئے مجھے اپنے خاص کمرے میں جا کر مزید کام کرنا پڑے گا"۔۔۔۔۔ پروفیسر مورگن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ حکم دیں تو میں جا کر انہیں یہاں لے آؤں"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ پہلے مجھے یہ دیکھنے دو کہ یہ شخص واقعی اسی طرح کا ہے جس طرح تم کہہ رہے ہو۔ اگر یہ کیمپ یارک میں ہوتا تو میں ایک لمحے میں اس کا پورا ماضی پڑھ لیتا لیکن لاپول میں میرے ذہن کا رابطہ اس سے نہیں ہو رہا"۔ پروفیسر نے کہا اور اٹھ کر اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر اور جوانا خاموش بیٹھے رہے۔

"تم فکر نہ کرو جوانا۔ اگر عمران صاحب ٹھیک ہو گئے تو وہ تمہیں اور جوزف دونوں کو ٹھیک کر لیں گے۔ وہ یقیناً اس ڈاکٹر فرینکسٹائن کی شیطانی طاقتوں سے واقف نہ تھے ورنہ شاید اتنی آسانی سے مار نہ کھا جاتے"۔۔۔۔۔ پروفیسر کے جانے کے بعد ٹائیگر نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فکر نہیں ٹائیگر ۔۔۔ اصل میں تو مجھے اب خود سے شرمندگی ہو رہی ہے کہ میں نے ماسٹر کی بجائے اپنی بات کر کے انتہائی خود غرضی بلکہ ایک لحاظ سے کمینگی کا مظاہرہ کیا ہے"۔۔۔۔۔ جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ٹائیگر ہنس پڑا۔

"ایسی کوئی بات نہیں جوانا۔ انسان واقعی پہلے اپنی ذات کے متعلق سوچتا ہے۔ اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو شاید میرے بھی ایسے ہی خیالات ہوتے"۔ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا اور جوانا مسکرا دیا۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد پروفیسر واپس ڈرائنگ روم میں داخل ہوا تو اس کا چہرہ جوش کی شدت سے سرخ پڑا ہوا تھا۔

"میں نے سب کچھ دیکھ لیا ہے۔ یہ عمران تو واقعی عظیم ترین انسان ہے۔ تم لوگوں نے تو اس کے متعلق کچھ نہیں بتایا لیکن جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس نے تو مجھے بھی حیرت زدہ کر دیا ہے۔ کیا اس دنیا میں ایسے انسان بھی ہوتے ہیں جن کے کردار میں کبھی بھول کا شائبہ تک نہ ہو۔ اوہ ۔ اوہ لیکن اس ڈاکٹر فرینکسٹائن نے ساحرانہ دنیا کا سب سے خوفناک حربہ مارجورا استعمال کیا ہے اور مارجورا کا توڑ اس دنیا میں موجود ہی نہیں ہے۔ اوہ اس ڈاکٹر فرینکسٹائن نے واقعی ظلم کیا ہے ۔ بے پناہ ظلم۔ ایک ایسے آدمی کو ضائع کر دیا ہے جس کا واقعی کوئی ثانی نہ تھا"۔۔۔۔۔ پروفیسر نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مارجورا ۔۔۔ یہ کیسا حربہ ہے"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ قدیم ساحرانہ دنیا کا ایک خوفناک حربہ ہے۔ انتہائی خوفناک۔ اس حربے سے کسی بھی انسان کے ذہن اور جسم سے توانائی اس طرح نچوڑ لی جاتی ہے جیسے شہد کی مکھیوں کے چھتے سے شہد نچوڑ لیا جاتا ہے۔ اور اس دنیا میں صرف ڈاکٹر فرینکسٹائن ہی اس حربے کا ماہر ہے۔ مجھے اس میں صرف معمولی سی شُدبُد ضرور ہے لیکن بہرحال اس میں مہارت کا دعویٰ نہیں ہے۔ اس لئے مجبوری ہے۔ صرف ڈاکٹر فرینکسٹائن ہی اس کا کوئی توڑ جانتا ہوگا"۔۔۔۔۔ پروفیسر مورگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی طریقہ سوچیں پروفیسر۔ ورنہ یہ لاثانی آدمی ضائع ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ضائع ہو جائے گا' نہیں — بلکہ ضائع ہو چکا ہے۔ اور اب جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا اس کی ذہنی اور جسمانی طاقت گھٹتی چلی جائے گی' اور ایک لمحہ ایسا آجائے گا جب وہ ذہنی اور جسمانی طور پر قطعی ناکارہ ہو جائے گا۔ سوری مسٹر ٹائیگر میرے پاس واقعی اس کا کوئی توڑ نہیں ہے ورنہ میں ضرور اس جیسے آدمی کی مدد کرتا" — پروفیسر مورگن نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی اور آدمی ہے جو عمران صاحب کو ٹھیک کر سکے" — ٹائیگر نے پوچھا۔

"نہیں — جب اس حربے کا کوئی توڑ ہی نہیں ہے تو اسے ٹھیک کیسے کیا جا سکتا ہے" — پروفیسر مورگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ ڈاکٹر فرینکسٹائن ماسٹر کو ٹھیک کر سکتا ہے" — یکلخت جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں' ہو سکتا ہے وہ اس کا کوئی توڑ جانتا ہو" — پروفیسر نے جواب دیا۔

"آپ اب مجھے ٹھیک کر دیں پھر میں دیکھتا ہوں کہ یہ ڈاکٹر کیسے ماسٹر کو ٹھیک نہیں کرتا" — جوانا نے تیز لہجے میں کہا اور پروفیسر مورگن بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیوں بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو تمہاری جسمانی طاقت کی اس کے سامنے پر کاہ کی بھی حیثیت نہیں ہے۔ تمہیں تو وہ صرف ایک اشارے پر ہلاک کر سکتا ہے" — پروفیسر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جوانا کے چہرے پر شدید بے بسی کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"آپ کے پاس فون تو ہو گا" — ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ہے — کیوں" — پروفیسر نے چونک کر پوچھا۔

"میں عمران صاحب سے بات کرتا ہوں۔ وہ خود بھی ہر قسم کے علوم سے واقف ہیں۔ ہو سکتا ہے مارجورا کا نام سامنے آجانے سے وہ خود کچھ کر سکیں" — ٹائیگر نے کہا۔

"تم یہ بھی کر کے دیکھ لو' مجھے اب تم لوگوں سے واقعی ہمدردی ہو گئی ہے" پروفیسر نے کہا اور اس نے آہستہ سے تالی بجائی تو وہی ملازم تیزی سے اندر داخل ہوا جو انہیں پھاٹک سے یہاں تک لے آیا تھا۔ وہ اتنی جلدی اندر آیا تھا کہ وہ دونوں سمجھ گئے کہ وہ باہر دروازے کے قریب ہی موجود رہا ہو گا۔

"فون اٹھا لاؤ یہاں" — پروفیسر نے کہا اور وہ آدمی واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ وائرلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"ان صاحب کو دے دو" — پروفیسر نے ٹائیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے فون پیس پکڑ لیا اور ملازم واپس چلا گیا۔

"لاپول کا فون رابطہ نمبر ہو گا" — ٹائیگر نے پوچھا تو پروفیسر نے رابطہ نمبر بتا دیا۔

ٹائیگر نے رابطہ نمبر پریس کرنے کے بعد ہوٹل الاسکا کا نمبر پریس کر دیا۔

"یس ہوٹل الاسکا" — رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"کمرہ نمبر چودہ میں مسٹر علی عمران سے بات کرائیے" — ٹائیگر نے کہا۔

"کون صاحب بول رہے ہیں؟" ــــــ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں؟" ــــــ ٹائیگر نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں؟" ــــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد رسیور پر عمران کی آواز سنائی دی۔ آواز سے ایسے لگتا تھا جیسے وہ سو کر اٹھا ہو۔

"عمران صاحب، میں ٹائیگر بول رہا ہوں" ــــــ ٹائیگر نے کہا۔

"پھر میں کیا کروں، تم تو پہلے بھی بولتے رہتے تھے۔ اب کوئی نئی بات ہو گئی ہے؟" ــــــ عمران کی جھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب، میں اس وقت کانز لینڈ کے ایک شہر کیمب پارک سے بول رہا ہوں؟" ــــــ ٹائیگر نے کہا۔

"کیمب پارک سے تم وہاں کیسے پہنچ گئے؟" ــــــ اس بار عمران کے لہجے میں حیرت تھی اور جواب میں ٹائیگر نے جوانا کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جانے سے لے کر یہاں پروفیسر مورگن کے پاس آنے اور پھر یہاں ہونے والی ساری بات چیت تفصیل سے بتا دی۔

"مارجورا قدیم ساحرانہ حربہ ــــ اوہ تو اس ڈاکٹر فرینکلن نے مجھ پر مارجورا حربہ استعمال کیا ہے، وری بیڈ؟" ــــــ عمران نے کہا۔

"کیا آپ مارجورا کے بارے میں جانتے ہیں؟" ــــــ ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں ــــ قدیم ساحرانہ علوم میں یہ حربہ سب سے خطرناک سمجھا جاتا ہے لیکن ڈاکٹر فرینکسٹائن جیسا جدید انسان ایسے علوم کا کیسے ماہر ہو گیا؟" ــــــ عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"پروفیسر صاحب نے بتایا ہے کہ وہ ساحرانہ علوم کا دنیا میں سب

سے بڑا ماہر ہے؟" ــــــ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر صاحب سے میری بات کراؤ؟" ــــــ عمران نے کہا۔

"لیجئے ــــ آپ خود بات کر لیجئے۔ باس آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں؟" ــــــ ٹائیگر نے فون پیس اٹھا کر پروفیسر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس مورگن بول رہا ہوں؟" ــــــ پروفیسر نے فون پیس ہاتھ میں لے کر پاٹ دار لہجے میں کہا۔

"پروفیسر مورگن، آپ کو کیسے علم ہوا ہے کہ مجھ پر ڈاکٹر فرینکسٹائن نے مارجورا حربہ استعمال کیا ہے؟" ــــــ عمران نے پوچھا۔

"میں نے ایک اور پُراسرار علم زواشو کے ذریعے معلوم کیا ہے؟" ــــــ پروفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"زواشو ــــ یہ کونسا علم ہے؟" ــــــ عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یہ ایک قدیم افریقی ساحرانہ علم ہے۔ تم اسے نہیں جانتے اس لئے تم اسے نہ سمجھ سکو گے؟" ــــــ پروفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر مورگن، کیا آپ ایکریمیا میں رہنے والے ڈاکٹر مارٹل کو جانتے ہیں؟" ــــــ عمران نے پوچھا تو پروفیسر مورگن بے اختیار چونک پڑے۔

"ڈاکٹر مارٹل ــــ ہاں وہ تو میرا استاد ہے۔ میں نے ان سے کئی ساحرانہ علوم سیکھے ہیں۔ لیکن تم انہیں کیسے جانتے ہو؟" ــــــ پروفیسر مورگن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیا آپ ان کا موجودہ پتہ جانتے ہیں؟" ــــــ عمران نے ان کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں — کیوں؟" —— پروفیسر مورگن نے جواب دیا۔

"میرا ان سے پانچ سال قبل رابطہ ہوا تھا۔ وہ اس وقت ایکریمیا کی ریاست فلاس میں رہتے تھے لیکن پھر اچانک وہ وہاں سے چلے گئے اور اس کے بعد ان سے رابطہ قائم نہیں ہو سکا۔ آپ ان کا موجودہ پتہ جانتے ہوں تو مجھے بتا دیں" —— عمران نے کہا۔

"میری ان سے گذشتہ ہفتے بات ہوئی ہے۔ وہ اب ایکریمیا کی ریاست کٹس میں رہتے ہیں۔ ان کا پتہ تو مجھے معلوم نہیں ہے البتہ فون نمبر مجھے معلوم ہے لیکن تم نے بتایا نہیں کہ تم انہیں کیسے جانتے ہو اور یہ بھی بتا دوں کہ ڈاکٹر مارٹل گو ساحرانہ علوم کے بڑے ماہر ہیں لیکن ماجورا کا توڑ وہ بھی نہیں جانتے" —— پروفیسر مورگن نے کہا۔

"اوہ پھر تو ان سے بات کرنا فضول ہے۔ آپ جوانا کو ٹھیک کر دیں آپ کی مہربانی ہے اور اگر آپ مزید مہربانی فرمائیں تو میرے دوسرے ساتھی جوزف کو بھی ٹھیک کر دیں۔ باقی رہا میں تو میرا اللہ مالک ہے" —— عمران نے کہا۔

"تمہارا دوسرا ساتھی — وہ کہاں ہے" —— پروفیسر نے چونک کر پوچھا۔

"یہیں میرے ساتھ ہے — ویسے اگر آپ اجازت دیں تو ہم دونوں آپ کے پاس آ جائیں۔ آپ جیسے عالم آدمی سے ملاقات ہی میرے لئے خوش بختی ہوگی" —— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے آ جاؤ — میں نے جب سے تمہارے ماضی کو چیک کیا ہے مجھے تم سے ہمدردی ہو گئی ہے۔ آ جاؤ میرا پتہ تو تمہیں تمہارے آدمی

ہانگر نے پہلے ہی بتا دیا ہے" —— پروفیسر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بہت بہت شکریہ پروفیسر" —— دوسری طرف سے عمران نے کہا اور پروفیسر نے اوکے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"چلو مسٹر جوانا۔ قالین پر لیٹ جاؤ۔ تمہیں تو میں آسانی سے ٹھیک کر سکتا ہوں" —— پروفیسر مورگن نے فون پیس سائیڈ پر موجود میز پر رکھتے ہوئے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے پر ڈینس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ ڈینس نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس ہوٹل الاسکا کے مسٹر رابرٹ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے اسسٹنٹ کی آواز سنائی دی۔

"اچھا بات کراؤ"۔۔۔ ڈینس نے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ رابرٹ اسے اس ٹائیگر کے قتل کر دینے کی رپورٹ دینا چاہتا ہوگا۔

"ہیلو، رابرٹ بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس ڈینس بول رہا ہوں۔۔۔ کام ہو گیا"۔۔۔ ڈینس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ڈینس۔۔۔ وہ آدمی لاپول سے ہی جا چکا ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے"۔۔۔ رابرٹ کی آواز سنائی دی تو ڈینس بے اختیار

چونک پڑا۔

"لاپول سے چلا گیا ہے۔۔۔ کیا مطلب، کب گیا ہے اور کہاں گیا ہے"۔ ڈینس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے تمہاری کال ملنے کے بعد اپنے آدمیوں کو اسے تلاش کرنے اور ہلاک کرنے کے احکامات دے دیئے اور میرے آدمیوں نے سارے لاپول میں اسے تلاش کرنا شروع کر دیا لیکن وہ آدمی جب کہیں نہ مل سکا تو انہوں نے مجھے رپورٹ دی۔ میں نے اسے ہر صورت میں ٹریس کرنے کا حکم دے دیا۔ چنانچہ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے رپورٹ ملی ہے کہ وہ آدمی ایک حبشی کے ساتھ ایک ڈاکٹر کے پاس گیا اور وہاں سے نکل کر وہ دونوں ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر ایئر چارٹرڈ ایجنسی پہنچے اور اس کے بعد وہاں سے انہوں نے فوری طور پر طیارہ چارٹرڈ کرایا اور کیمپ پارک چلے گئے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں بتا دوں کہ اب مزید میرے لئے کیا حکم ہے"۔۔۔ رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ۔۔۔ چیف باس کے حکم کی تعمیل تو ہر صورت میں ہونی چاہیے۔ ٹھیک ہے، میں خود اب کیمپ پارک میں اپنی تنظیم کے آدمیوں سے رابطہ کر کے اسے وہاں ٹریس کرتا ہوں اور ختم کر دیتا ہوں"۔۔۔ ڈینس نے کہا۔

"تو اب میری ذمہ داری ختم"۔۔۔ رابرٹ نے کہا۔

"نہیں ہو سکتا ہے وہ وہاں سے فوراً ہی واپس آ جائیں۔ اس لئے تم اس کے کمرے کی نگرانی کراؤ اور پھر جیسے ہی وہ نظر آئے اُسے گولیوں سے اڑا دو۔ بعد میں چاہے تم اس کی لاش باہر سڑک پر ہی کیوں نہ پھنکوا دو"۔۔۔

ڈینس نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔" ـــــ رابرٹ نے کہا اور ڈینس نے او۔کے کہہ کر کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا پھر اس نے ہاتھ اٹھایا تو دوسری طرف سے اس کے اسسٹنٹ کی آواز سنائی دی۔

"روجر، کیمب پارک کے ڈین سے میری بات کراؤ۔ فوراً۔" ـــــ ڈینس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ دونوں کیمب پارک کیوں گئے ہوں گے۔" ـــــ ڈینس نے بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا۔ اس کے ذہن میں اس بارے میں کئی جوابات بھی آئے لیکن کسی نہ کسی وجہ سے اس نے باری باری سب جوابات رد کر دیئے ابھی وہ اس سوچ بچار میں مصروف تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈینس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔" ـــــ ڈینس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ڈین لائن پر ہے باس۔" ـــــ دوسری طرف سے اس کے اسسٹنٹ نے کہا۔

"بات کراؤ۔" ـــــ ڈینس نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ڈین بول رہا ہوں۔" ـــــ چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز رسیور پر سنائی دی۔

"ڈینس سپیکنگ۔" ـــــ ڈینس کا لہجہ انتہائی حد تک تحکمانہ ہو گیا۔

"یس باس حکم۔۔۔۔" ـــــ اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"سنو ـــ دو آدمی ائیر چارٹرڈ کمپنی سے جہاز چارٹرڈ کرا کر لاپول کیمب پارک آئے ہیں۔ ان میں سے ایک حبشی ہے جبکہ دوسرا پاکیشیائی۔ تم انہیں ٹریس کر کے اس پاکیشیائی کو گولی سے اڑا دو اور مجھے رپورٹ دو۔" ـــــ ڈینس نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"دونوں کو گولی مارنی ہے یا صرف پاکیشیائی کو۔" ـــــ ڈین نے پوچھا۔

"صرف پاکیشیائی کو ـــ کیونکہ چیف باس نے فی الحال صرف اس پاکیشیائی کو گولی مارنے کا حکم دیا ہے اور تم جانتے ہو کہ چیف باس حرف بحرف اپنے حکم کی تعمیل چاہتے ہیں۔" ـــــ ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس، حکم کی تعمیل ہو گی۔ اس پاکیشیائی کا حلیہ بتا دیں تاکہ صحیح آدمی کو ہلاک کیا جا سکے۔" ـــــ ڈین نے پوچھا۔

"حلیہ مجھے معلوم نہیں ہے، بس نشانی یہی ہے کہ ایک پاکیشیائی اور ایک حبشی ہے اور وہ دونوں آج ہی ائیر چارٹرڈ کمپنی سے جہاز چارٹرڈ کرا کر لاپول سے کیمب پارک پہنچے ہیں۔ مزید تفصیلات تم اس کمپنی سے حاصل کر سکتے ہو۔" ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔" ـــــ ڈین نے جواب دیا اور ڈینس نے تعمیل کے بعد فوری رپورٹ دینے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے بعد وہ مختلف کاموں میں مصروف رہا۔ کئی فون اٹنڈ کئے اور کئی ملاقاتیوں سے ملنے کے بعد وہ جب فارغ ہو گیا تو اپنی رہائش گاہ پر جانے کے لئے اٹھنے ہی والا تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ڈینس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"کیمب پارک سے ڈین کا فون ہے۔" ـــــ دوسری طرف سے اسسٹنٹ نے کہا۔

"یس، بات کراؤ"۔ ــــــ ڈینس نے مطمئن انداز میں کہا کیونکہ وہ ڈین کی صلاحیتوں کو جانتا تھا کہ وہ اپنا کام انتہائی تیزی سے مکمل کرنے کا عادی ہے۔

"ہیلو، ڈین بول رہا ہوں کیمپ یارک سے"۔ ــــــ چند لمحوں بعد ڈین کی آواز سنائی دی۔

"یس، کیا رپورٹ ہے"۔ ــــــ ڈینس نے تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے باس"۔ ــــــ ڈین نے کہا۔

"پوری رپورٹ دو"۔ ــــــ ڈینس نے کہا۔

"باس، ایئر چارٹرڈ کمپنی سے معلوم کیا تو انہوں نے تفصیلی نشاندہی کر دی۔ اور اس ٹیکسی کا نمبر بھی بتا دیا جو انہیں لے کر گئی تھی اور پھر وہ ٹیکسی ہمیں مل گئی۔ اس میں ایک پاکیشیائی اور ایک حبشی موجود تھا۔ ہم نے اس پاکیشیائی کو گولی مار دی جبکہ اس حبشی کو چھوڑ دیا"۔ ــــــ ڈین نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔ ــــــ ڈینس نے مطمئن لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ چیف باس سے رابطہ کر کے انہیں رپورٹ دے دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ چیف باس سے اول تو فون پر ملاقات کرنی ہی مشکل تھی۔ تین چار جگہ پر کوڈ بتا کر فون کرنا پڑتا پھر چیف باس سے رابطہ ہوتا اور یہ اتنی اہم بات بھی نہ تھی کہ چیف باس کو فوری طور پر بتانا ضروری ہوتا اس لئے اس نے ارادہ بدل دیا۔ اس کے لئے اتنا ہی اطمینان کافی تھا کہ چیف باس کے حکم کی تکمیل ہو چکی ہے۔ اگر چیف باس نے پوچھا تو انہیں بتا دیا جائے گا۔ ویسے بھی وہ جانتا تھا کہ چیف باس اسے

حکم دینے کے بعد یہ سمجھ جاتا ہے کہ ہر صورت میں اس کے حکم کی تعمیل کرالی جائے گی چنانچہ وہ اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ رہائش گاہ پر جا کر کچھ دیر آرام کرے۔

ٹائیگر اور جوانا پروفیسر مورگن کی کوٹھی کے ایک کمرے میں آرام کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ پروفیسر مورگن نے جوانا کو ٹھیک کرنے کے بعد انہیں اپنے پاس ہی ٹھہرا لیا تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ دونوں کیمپ یارک میں قطعی اجنبی ہیں اور پھر اس عمران نے چونکہ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے آنا تھا اس لئے اسے یہاں پہنچنے میں زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ دو گھنٹے چاہیے تھے اور اس وقت وہ دونوں ایک کمرے میں آرام کرسیوں پر نیم دراز عمران اور جوزف کی آمد کا ہی انتظار کر رہے تھے۔ پروفیسر مورگن جوانا کو ٹھیک کرنے کے بعد کوٹھی کے اندر چلا گیا تھا۔ اس نے دس منٹ تک جوانا پر ہاتھوں کے عجیب و غریب اشاروں سے کچھ عمل کیا تھا جس سے جوانا دیں لیٹے لیٹے بیہوش ہو گیا تھا۔ اور پروفیسر نے بتا دیا تھا کہ آدھے گھنٹے بعد جب یہ ہوش میں آئے گا تو بالکل پہلے جیسا ہو چکا ہو گا اور ٹائیگر نے بڑی حیرت سے دیکھا تھا کہ اس آدھے گھنٹے کے دوران بیہوش جسم میں بتدریج حیرت انگیز تبدیلیاں نمودار ہوتی جا

رہی تھیں۔ نہ صرف اس کے پچکے ہوئے گال حیرت انگیز طور پر بھر گئے تھے بلکہ ان پر چھائی ہوئی زردی بھی ختم ہو کر پہلے جیسی سرخی اور چمک بھی نمودار ہو گئی تھی۔ اسی طرح اس کا پچکا ہوا سینہ بھی آہستہ آہستہ دوبارہ پہلے جیسی حالت میں آ گیا تھا اور واقعی جب آدھے گھنٹے بعد جوانا کی آنکھیں کھلیں تو وہ بالکل پہلے جیسا جوانا ہی لگ رہا تھا اور جوانا نے اس بات کی تصدیق بھی کر دی تھی کہ اب وہ اپنے آپ کو دوبارہ اسی طرح فٹ محسوس کر رہا تھا۔ پروفیسر مورگن تو جوانا پر حیرت انگیز ساحرانہ عمل کر کے جا چکا تھا البتہ جوانا کے ہوش میں آنے پر ان کا ملازم انہیں ڈرائنگ روم سے اس کمرے تک لے آیا تھا اور اس نے انہیں عجیب سے ذائقے والے مشروب کے گلاس بھی پلا دیئے تھے کہ پروفیسر مورگن نے خصوصی طور پر یہ مشروب انہیں بھجوایا تھا۔ مشروب بھی حیرت انگیز صلاحیتیں رکھتا تھا کہ اس کے پینے کے بعد انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ان کے جسموں میں بجلیاں سی دوڑ گئی ہوں۔ وہ اب اس کمرے میں موجود آرام کرسیوں پر نیم دراز عمران کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور وہ دونوں بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ کمرے میں پروفیسر مورگن داخل ہو رہا تھا۔ اس کے چہرے پر رنج تھا۔

"اس علی عمران کو گولی مار دی گئی ہے" ——— پروفیسر مورگن نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ انہیں بالکل ایسے محسوس ہوا جیسے پروفیسر مورگن نے زبان سے فقرہ ادا کرنے کی بجائے ان کے جسموں میں مشین گن کا پورا برسٹ اتار دیا ہو۔

"گگ۔ گگ گولی مار دی گئی ہے۔ باس کو:" ——— ٹائیگر نے

بڑی طرح ہکلاتے ہوئے کہا جبکہ جوانا کا منہ حیرت سے ویسے ہی کھلا کا کھلا نظر آ رہا تھا۔ اس کی شاید قوتِ گویائی ہی ختم ہو گئی تھی۔

"فی الحال تو وہ زندہ ہے لیکن اس کی حالت انتہائی خطرناک ہے۔ وہ انتہائی خوش قسمت ہوگا اگر زندہ بچ نکلا تو" ——— پروفیسر مورگن نے کہا۔

"کک کک کہاں ہے ماسٹر۔ کس نے ماری ہے اسے گولی:" ——— اس بار جوانا نے کہا۔ اس کے لہجے میں بھوکے بھیڑیئے کی سی غراہٹ تھی اور آنکھوں سے جیسے شعلے سے نکلنے لگے تھے۔

"وہ ہسپتال میں ہے۔ میں اس ماورا کے بارے میں مزید جاننے کے لئے اس پر کام کر رہا تھا کہ اس دوران مجھے اس کی ذہنی حالت چیک کرنے کے لئے اس سے ذہنی رابطے کی ضرورت پیش آئی کیونکہ مجھے اتنا تو معلوم ہو چکا تھا کہ وہ کیمپ یارک کی سرزمین پر پہنچ چکا ہے اور یہاں چاہے اس کا ذہن کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو بہر حال میں اس سے رابطہ قائم کر سکتا تھا لیکن جب میں باوجود کوشش کے ناکام رہا تو مجھے بے حد حیرت ہوئی چنانچہ میں نے ایک اور علم کے ذریعے چیکنگ کی تو پتہ چلا کہ وہ ایک حبشی کے ساتھ چارٹرڈ طیارے سے نکل کر ایک ٹیکسی میں بیٹھا اور ٹیکسی اسے لے کر یہاں آ رہی تھی کہ راستے میں ایک چوک پر ایک جیپ نے اسے روکا اور پھر عمران پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی گئی۔ وہ حبشی بچ گیا تھا۔ بہر حال ٹیکسی ڈرائیور اسے اس شدید زخمی حالت میں لے کر نزدیکی ہسپتال پہنچ گیا۔ وہاں ڈاکٹرز ان کے آپریشن میں مصروف ہیں۔ میں نے انچارج ڈاکٹر کے ذہن کو ٹٹولا ہے۔ اس انچارج ڈاکٹر کے ذہن کے مطابق صورت حال انتہائی خطرناک ہے۔ عمران

کے زندہ بچ جانے کا امکان صرف پوائنٹ ایک فیصد ہے اس سے زیادہ نہیں۔ بہرحال وہ کوشش کر رہے ہیں' دیکھو کیا ہوتا ہے۔ میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع کر دوں' اس لئے مجھے خود یہاں آنا پڑا۔" ——— پروفیسر مورگن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ اپنے علم سے یہ تو چیک کر سکتے ہیں کہ عمران زندہ بچے گا یا نہیں۔" ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں ——— کسی کی موت یا زندگی کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس پوائنٹ پر آ کر دنیا کا ہر علم بے بس ہو جاتا ہے۔" ——— پروفیسر مورگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ یہ تو بتا سکتے ہیں کہ انہیں کس نے گولی ماری ہے۔" ——— جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"فوری طور پر نہیں' اس کے لئے جب تک اس ٹیکسی ڈرائیور' اس عمران یا اس حبشی سے بات چیت نہ کی جائے اور اس کار کے متعلق تفصیل حاصل نہ کی جائیں کام آگے نہیں بڑھ سکتا۔" ——— پروفیسر مورگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کس ہسپتال میں ہیں۔" ——— ٹائیگر نے پوچھا۔

"سٹی سنٹرل ہسپتال میں۔" ——— پروفیسر مورگن نے جواب دیا۔

"بہت بہت شکریہ پروفیسر' ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم ہسپتال جائیں۔" ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں جاؤ ——— کاش میں اس عمران کو ٹھیک کر سکتا۔ میرے ذہن میں صرف ایک خیال ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ کسی طرح وہ ٹھیک ہو جائے۔" ———

پروفیسر نے کہا اور اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے سامنے والے دروازے کی طرف بڑھ گئے اور تھوڑی دیر بعد ایک ٹیکسی انہیں لئے لارڈز کالونی سے سٹی سنٹرل ہسپتال کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

"میں انہیں پاتال سے بھی نکال لاؤں گا۔ میں اس پورے شہر کو راکھ کا ڈھیر بنا دوں گا۔" ——— جوانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ ٹیکسی ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ ٹائیگر عقبی سیٹ پر تھا۔

"صاحب کیا کہہ رہے ہیں آپ۔" ——— ساتھ بیٹھے ہوئے ڈرائیور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔" ——— جوانا نے اسے بری طرح جھڑکتے ہوئے کہا اور ڈرائیور سہم کر رہ گیا۔

"ڈرائیور' ابھی تھوڑی دیر پہلے ہمارے ایک ساتھی کو ٹیکسی میں بیٹھے بیٹھے ایک جیپ سے گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے۔ اس ٹیکسی ڈرائیور نے اسے سٹی سنٹرل ہسپتال پہنچایا ہے اور ہم بھی اطلاع ملنے پر وہیں جا رہے ہیں۔ کیا تمہیں اس واقعہ کا علم ہے۔" ——— عقبی سیٹ پر بیٹھے ٹائیگر نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی' معلوم تو ہے لیکن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔" ——— ڈرائیور نے تذبذب بھرے لہجے میں کہا۔

"معلوم ہے تو بتاؤ کس نے فائرنگ کی ہے ورنہ ابھی زندہ زمین میں دفن کر دوں گا۔" ——— جوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سچ جناب ——— میں تو غریب آدمی ہوں جناب' آپ مجھے کیوں دھمکا

رہے ہیں۔" ——— ڈرائیور نے بری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسی بات نہیں مسٹر۔ تم بتاؤ۔ تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا۔ یہ ہمارا وعدہ رہا۔" ——— ٹائیگر نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ اجنبی ہیں، اس لئے آپ بس اپنے آدمی کی زندگی بچ جانے کی دعا کریں۔ وہ ٹیکسی ڈرائیور جس کی ٹیکسی میں یہ واردات ہوئی ہے میرا بھائی ہے۔ وہ اس زخمی کو ہسپتال پہنچا کر میرے پاس آیا تھا تاکہ میں اس کے ساتھ جا کر پولیس کو رپورٹ کر سکوں لیکن میں نے اسے سمجھایا کہ ان معاملات میں پولیس کے پاس جانے کا کوئی فائدہ نہیں، صاحب یہ فائرنگ ڈین کے آدمیوں نے کی ہے اور ڈین یہاں کا سب سے بڑا آدمی ہے۔ ڈین کلب کا مالک ہے۔ اس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔" ——— ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا تعلق کسی مجرم تنظیم سے ہے۔" ——— ٹائیگر نے پوچھا۔

"صاحب، ہمیں تو معلوم نہیں ہے۔ سنا ہے کہ وہ کسی 'گن گرین' نامی تنظیم کے آدمی ہیں۔" ——— ڈرائیور نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ایک موڑ مڑ کر ٹیکسی ایک بڑے ہسپتال کے گیٹ میں داخل ہوئی اور پھر پارکنگ میں جا کر رک گئی۔

"او۔ کے شکریہ — تم فکر نہ کرو، تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا۔" ——— ٹائیگر نے نیچے اترتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرایہ کے ساتھ ساتھ اسے خاصی موٹی ٹپ دی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہسپتال کی عمارت کی طرف بڑھ گئے۔

"میں ماسٹر کے بارے میں معلوم کر لوں۔ اس کے بعد میں جاتا ہوں اس

ڈین سے نمٹنے۔" ——— جوانا نے کہا۔

"ابھی رک جاؤ جوانا، ہمیں سب سے پہلے یہ دعا کرنی ہے کہ باس بچ جائیں۔ ان لوگوں سے نمٹنے کے لئے آ بڑا وقت پڑا ہے اور پھر یہ لوگ تو صرف حکم کے غلام ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ باس کو گولی مارنے کا حکم اس ڈاکٹر نے دیا ہوگا۔ اسے پراسرار علم سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ باس پروفیسر مورگن کے پاس جا رہا ہے اور وہ ایسا نہ چاہتا ہوگا۔" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"بہرحال انہیں اس کا عبرتناک خمیازہ بھگتنا ہوگا۔" ——— جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ پھر استقبالیہ سے انہیں عمران اور جوزف کے متعلق معلومات مل گئیں۔ عمران کا آپریشن ہو چکا تھا اور اسے ایک کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا لیکن وہ ابھی تک ہوش میں نہ آیا تھا۔ وہ دونوں جلد ہی اس وارڈ میں پہنچ گئے جہاں عمران موجود تھا اور پھر انہوں نے جوزف کو وارڈ کے اندر موجود ایک بنچ پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ جوزف کی حالت انتہائی دگرگوں تھی اور اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔ چہرہ سکڑا ہوا تھا اور جسم یوں لٹک رہا تھا جیسے کوئی غیر ضروری بوجھ ہو۔ اس کی آنکھیں بری طرح پھیلی ہوئی تھیں۔ وہ خاموش بیٹھا خلاؤں میں دیکھ رہا تھا۔ جوانا تو جوزف کے پاس ہی رک گیا جبکہ ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا وارڈ کے رجسٹرار کے دفتر کی طرف بڑھ گیا تاکہ عمران کی حالت معلوم کر سکے۔

"جوزف، کیا حال ہے ماسٹر کا۔" ——— جوانا نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف نے چونک کر جوانا کو دیکھا اور پھر سر جھکا لیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

"ارے ارے تم رو رہے ہو، تم جسے دیکھ کر افریقہ کے خوفناک شیر

خوف کے مارے اپنی دُمیں ٹانگوں میں دبا لیتے تھے" ۔۔۔۔ جوانا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ایسا اس وقت تھا جب مجھ پر اور باس دونوں پر ماکاشی جھیل پر اُڑنے والے سنہرے عقاب نے اپنے پر پھیلائے ہوئے تھے لیکن اب وہ سنہرا عقاب بجانے کہاں چلا گیا ہے اور اب تو اماوسی کی رات کو سرکنڈوں پر سرسرانے والی منحوس چمگادڑوں نے ہم دونوں پر اپنے پر پھیلا دیئے ہیں۔ کاش باس میری بات مان جاتا تو باس کی اور میری یہ حالت نہ ہوتی" ۔۔۔۔ جوزف نے آنکھیں پونچھتے ہوئے رُلا دینے والے لہجے میں کہا۔

"کون سی بات" ۔۔۔۔ جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"یہاں اس منحوس ملک میں آنے سے پہلے میں نے خواب دیکھا تھا کہ باس اوندھے منہ جھیل ٹاس کے کنارے پر پڑا ہوا ہے اور بڑا شیطان نچکا سیاہ مکڑی کا جالا اس کے جسم پر لپیٹ رہا ہے اور تم نہیں جانتے کہ نچکا جس پر سیاہ مکڑی کا جالا لپیٹ دے اُسے صرف آسمان کی بلندیوں پر اڑنے والے بڑی آنکھوں والے ناچیری کے خون سے ہی ٹھیک کیا جا سکتا ہے اور مجھے دور دور تک ناچیری کہیں نظر نہ آ رہا تھا اور نچکا مسلسل جالا لپیٹے چلا جا رہا تھا۔ میں نے باس کی بڑی منتیں کیں کہ وہ ناچیری کو پکڑ کر ساتھ لے جائے لیکن باس نہ مانا۔ اب دیکھو وہ شیطان جس کی نحوست پوری دنیا پر پھیلی ہوئی ہے اور جس کے سیاہ بازوؤں میں سے اندھیرا جنم لیتا ہے مسلسل باس کے گرد جالا لپیٹے چلا جا رہا ہے اور میں افریقہ کا شہزادہ یہاں اجنبی سرزمین پر بیٹھا رو رہا ہوں" ۔۔۔۔ جوزف نے بڑے درد بھرے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے ٹائیگر دفتر سے باہر آیا تو اس کا چہرہ ستا ہوا تھا اور

آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔

"کیا ہوا" ۔۔۔۔ جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"بس دعا کرو ۔۔۔ میری ڈاکٹر سے بات ہوئی ہے۔ عمران صاحب کو بارہ گولیاں لگی ہیں جن میں سے تین انتہائی خطرناک پوزیشن میں ہیں۔ ڈاکٹروں نے صرف زخم بند کرتے ہوئے آپریشن کر کے گولیاں نکال دی ہیں لیکن طبی طور پر انہیں باس کے بچ جانے کی ایک فیصد امید بھی نہیں ہے" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے تقریباً روتے ہوئے کہا۔

"بارہ ۔۔۔ کیا تم نے واقعی بارہ کہا ہے" ۔۔۔۔ جوزف نے یکلخت چونک کر اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"ہاں کیوں ۔۔۔ تم کیوں چونکے ہو" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ گڈ گاڈ ۔۔۔ بارہ گولیاں۔ اس کا مطلب ہے کہ ترشوی کے معبد میں موجود بارہ آنکھوں نے باس کے گرد لپیٹے جانے والے سیاہ مکڑی کے جالے کو دیکھ لیا ہے۔ اوہ اب نچکا مزید جالا باس کے گرد نہ لپیٹ سکے گا۔ اب باس نہیں مر سکتا۔ کبھی نہیں مر سکتا۔ جس کو یہ بارہ آنکھیں دیکھ لیں اسے کوئی نہیں مار سکتا۔ یہ بارہ آنکھیں اس کی حفاظت کرتی ہیں اور موت اپنی تیزی اور پھرتی کے باوجود ان بارہ آنکھوں سے بچ کر اپنے شکار پر نہیں جھپٹ سکتی۔ اوہ گڈ گاڈ" ۔۔۔۔ جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا ۔۔۔ اور ٹائیگر اور جوانا دونوں ایک دوسرے کو اس طرح دیکھنے لگے جیسے انہیں یقین ہو گیا ہو کہ جوزف کا ذہن صدمے کی وجہ سے چل گیا ہے۔

"آپ میں سے کس کا نام ٹائیگر ہے؟" ——— دفتر سے نکل کر ایک آدمی نے ان تینوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام ہے ——— کیوں؟" ——— ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"آپ کو ڈاکٹر صاحب بلا رہے ہیں؟" ——— اس آدمی نے کہا تو ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا بھی ہونٹ بھینچے اس کے پیچھے چل پڑا کیونکہ اس اچانک بلاوے سے ان دونوں کے ذہنوں میں دھماکے سے ہونے لگ گئے تھے۔

"جی ڈاکٹر صاحب؟" ——— ٹائیگر نے اندرونی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اپنا نام ٹائیگر بتایا تھا ناں؟" ——— ڈاکٹر نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں؟" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"میں آپ کو طبی دنیا کی ایک حیرت انگیز خبر سنانے والا ہوں اور یہ ہمارے لئے حیرت انگیز خبر ہے لیکن آپ کے لئے ظاہر ہے انتہائی خوشخبری! آپ کے مریض کو اچانک ہوش آ گیا ہے اور اس نے ہوش میں آتے ہی نرس کو ایک فون نمبر بتاتے ہوئے کہا کہ اس نمبر پر ٹائیگر نام کا آدمی موجود ہوگا اسے بلا دیں۔ نرس نے مجھے کال کیا تو مجھے یقین بھی نہ آیا کہ اس حالت میں مریض کو ہوش بھی آ سکتا ہے اور نہ صرف یہ کہ ہوش آ جائے وہ فون نمبر بتا کر کسی کو بلانے کا بھی کہہ دے۔ اس کی حالت کے پیش نظر یہ ناممکن تھا۔ چنانچہ میں فوراً اس کے پاس گیا تو مجھے پتہ چلا کہ طبی دنیا کا ایک معجزہ وجود میں آ چکا ہے۔ وہ بالکل نارمل ہے۔ ذہنی طور پر بھی اور جسمانی طور پر بھی۔ میں نے اس

سے خود بات کی ہے اور جب میں نے اسے بتایا ہے کہ ٹائیگر نام کا ایک آدمی باہر موجود ہے تو اس نے فوری طور پر آپ کو بلانے کے لئے کہا ہے؟" ——— ڈاکٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں ایسی حیرت تھی کہ جیسے اسے خود بھی اب تک اپنی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"کیا ——— کیا عمران صاحب اب خطرے سے باہر ہو چکے ہیں؟" ——— ٹائیگر کی آواز وفور مسرت سے سیٹی کی طرح نکلی۔

"ہاں، مکمل طور پر خطرے سے باہر ——— اسی بات کو تو میں طبی دنیا کا معجزہ کہہ رہا ہوں۔ ہمیں پوائنٹ ون پرسنٹ امید نہ تھی۔ بہرحال آئیے آپ کو ملوا دوں؟" ——— ڈاکٹر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"دیکھا، میں نہ کہتا تھا کہ ترشوی کے معبد کی بارہ آنکھوں سے موت پنگر نہیں نکل سکتی۔ اوہ گڈ گاڈ؟" ——— پیچھے کھڑے جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہیں آپ؟" ——— سائیڈ کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے ڈاکٹر نے ٹھٹک کر مڑتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں ڈاکٹر صاحب، آپ چلیں؟" ——— ٹائیگر نے کہا اور ڈاکٹر کاندھے اچکاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ جوانا کا چہرہ بھی وفور مسرت سے سیاہ گلاب کے پھول کی طرح کھلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

اور تھوڑی دیر بعد وہ تینوں عمران کے کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ عمران بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کا سر بھی پٹیوں سے لپٹا ہوا تھا اور ظاہر ہے جسم پر بھی پٹیاں ہوں گی لیکن سرخ کمبل اوپر ہونے کی وجہ سے وہ نظر نہ آ رہی تھیں۔ گلوکوز اس کے جسم میں مسلسل پہنچایا جا رہا تھا اور کئی ڈاکٹر اس کے گرد کھڑے

تھے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت تھی۔ وہ اس طرح آنکھیں بند کئے لیٹے ہوئے عمران کو دیکھ رہے تھے جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"مسٹر عمران"۔۔۔ ڈاکٹر نے قریب پہنچ کر کہا تو عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

"باس مبارک ہو۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا"۔۔۔ ٹائیگر نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ اسی ذات کریم کا کرم ہے ورنہ مشین گن کی گولیوں کے برسٹ کا شکار کیسے بچ سکتا ہے۔ تمہیں کیسے علم ہوا۔ کیا جوزف نے بتایا تھا"۔۔۔ عمران نے آہستہ سے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔۔۔ ہمیں پروفیسر مورگن نے بتایا تھا۔ اس نے اپنے علم سے یہ سب کچھ دیکھ لیا تھا"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"باس۔ ترشوی کے معبد کی بارہ آنکھوں نے آپ کی حفاظت کی ہے۔ باس اب تو آپ کو ناچیری کا خون استعمال کرنا ہی ہوگا"۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"جوانا تم ٹھیک ہو گئے ہو۔ واقعی پروفیسر مورگن صاحب علم آدمی ہے اس جوزف کو بھی اس کے پاس لے جاؤ اور اس کی منت کرو کہ اسے بھی وہ ٹھیک کر دے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ ہم کر لیں گے۔ لیکن آپ کو بھی تو ٹھیک ہونا چاہیے"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"فی الحال تو بقول ڈاکٹر، فوری خطرے سے نکل آیا ہوں، آگے جو خدا کو منظور ہوگا وہی ہوگا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بس آپ مزید باتیں نہ کریں۔ انہیں آرام کرنے دیں"۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ اس کے پیچھے جوزف اور جوانا بھی واپس مڑ گئے لیکن اب ان تینوں کے چہروں پر گہرے اطمینان کے تاثرات تھے۔

"تم جوزف کو پروفیسر کے پاس لے جاؤ۔ میں یہیں ٹھہروں گا۔ ہو سکتا ہے ان حملہ آوروں کو ماسٹر کے بچ جانے کا علم ہو جائے اور وہ دوبارہ حملہ کرنے کی کوشش کریں"۔۔۔ جوانا نے باہر آتے ہی کہا۔

"لیکن تمہارے پاس اسلحہ تو نہیں ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اسلحے کی فکر مت کرو۔ میرا نام جوانا ہے"۔۔۔ جوانا نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"تمہیں پروفیسر کے فون نمبر کا تو علم ہے۔ اگر کوئی مسئلہ ہو تو فون کر لینا"۔ ٹائیگر نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں بھی یہیں رہوں گا"۔۔۔ جوزف کہا۔

"نہیں۔۔۔ تم نے دیکھا نہیں کہ پروفیسر مورگن نے جوانا کو ٹھیک کر دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تم پر بھی ضرور مہربانی کرے گا اور باس کی حفاظت کے لئے بھی ہم تینوں کا ٹھیک ہونا ضروری ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے جوزف کو سمجھاتے ہوئے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا ٹائیگر کے پیچھے چل پڑا۔

تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے انہیں پروفیسر مورگن کی کوٹھی پر پہنچا دیا۔

"آؤ۔ آؤ۔ عمران کو ہوش آ گیا ہے ناں۔ بس اس کی خوش قسمتی تھی کہ ترشو نے میری کال کا مثبت جواب دے دیا"۔۔۔ پروفیسر مورگن نے ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کنو شو" ــــــ ٹائیگر نے احتراماً کھڑے ہوتے ہوئے چونک کر کہا۔

"ہاں، تم نہیں جانتے۔ یہ کائنات کی بہت بڑی طاقت ہے۔ ایک ایسا پُراسرار نظام جس کا سوائے خدا کے اور کسی کو صحیح علم بھی نہیں، مجھے بھی صرف اتنا معلوم ہے کہ اسے کال کیا جا سکتا ہے اور بس ـــ بہر حال میں نے کوشش کی اور خدا کو تمہارے اس عمران پر رحم آ گیا اور کنو شو نے مثبت جواب دے دیا" ــــــ پروفیسر مورگن نے کہا اور ٹائیگر نے ہونٹ بھینچ لئے۔ ظاہر ہے وہ اس سارے چکر کی ابجد سے بھی واقف نہ تھا۔

"پروفیسر، یہ بھی عمران کا ساتھی ہے۔ آپ نے جوانا پر مہربانی کی ہے، اس پر بھی کر دیجئے" ــــــ ٹائیگر نے ساتھ کھڑے جوزف کی سفارش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــ وہ بھی میں نے صرف اپنی بیٹی کا واسطہ دینے پر کیا تھا اور اس عمران کا تو ماضی دیکھ کر مجھے اس سے دلچسپی ہو گئی ہے لیکن میں ڈاکٹر زیکیٹامن سے کوئی مخالفت اور دشمنی مول نہیں لینا چاہتا" ــــــ پروفیسر مورگن نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر، ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ جب اس جوزف کو پتہ چلا کہ عمران صاحب کو بارہ گولیاں لگی ہیں تو یہ بے اختیار خوش ہو گیا کہ ترشوی کے معبد کی بارہ آنکھیں اب عمران کی حفاظت کریں گی اور اب عمران کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں مار سکتی اور چند لمحوں بعد عمران صاحب کو حیرت انگیز طور پر ہوش آ گیا اور اب یہاں آ کر آپ فرما رہے ہیں کہ یہ کام کنو شو نے کیا ہے" ــــــ ٹائیگر نے موضوع بدلنے کی غرض سے کہا۔

"ترشوی کے معبد کی بارہ آنکھیں اور کس نے کہا ہے یہ" ــــــ پروفیسر مورگن ٹائیگر کی بات سن کر ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"جوزف نے" ٹائیگر نے پروفیسر مورگن کا رد عمل دیکھ کر اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ کیا کہا، تم کیسے جانتے ہو۔ ترشوی کے معبد کی بارہ آنکھوں کو" ــــــ پروفیسر مورگن نے جوزف سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا جو سر جھکائے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"ترشوی معبد کے مقدس پجاری کاکیشا نے مجھے اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا اور میں کئی سال ترشوی کے معبد میں رہا ہوں" ــــــ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ پھر تو تم لازماً جانتے ہو گے کہ ترشوی کا معبد کہاں ہے" ــــــ پروفیسر مورگن نے بڑے بے چین سے انداز میں دونوں ہاتھ مسلتے ہوئے کہا۔

"ہاں جانتا ہوں ـــ افریقہ کا کون سا راز ہے جو پرنس آف افریقہ سے چھپا رہ سکتا ہے" ــــــ جوزف نے پہلے کی طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم ایسا کرو کہ اپنے ذہن میں ترشوی کے معبد کا راستہ اور اس کا نقشہ بناؤ، میں دیکھ لوں گا" ــــــ پروفیسر نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں خواہ مخواہ ترشوی کے عظیم راز کو تم پر آشکار کروں" ــــــ جوزف نے بھی پروفیسر مورگن کو بالکل اسی طرح صاف جواب دیتے ہوئے کہا جیسے پروفیسر نے دیا تھا۔

"سنو، سنو، میں نے دیکھ لیا ہے۔ تم واقعی افریقہ کے پرنس ہو اور کچھ پُراسرار قوتیں تمہارے ساتھ رہی ہیں۔ گو تم نے انہیں اپنے پاس رکھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ سنو میں تمہیں ٹھیک کر دیتا ہوں۔ اس کے بدلے میں تم مجھے ترشتوی معبد کا منظر ایک نظر دکھا دو۔ صرف اپنے ذہن میں خیال کرو، میں دیکھ لوں گا"۔ ——— پروفیسر نے کہا۔

"مجھے ٹھیک ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ باس عمران کو ٹھیک کر دو۔ تم منظر کی بات کر رہے ہو۔ میں تمہیں ترشتوی کے معبد میں لے جا سکتا ہوں"۔ ——— جوزف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے وہ طاقت حاصل نہیں ہے کہ میں مارجورا کا حربہ توڑ سکوں۔ اگر مجھے حاصل ہوتی تو میں تمہارے باس کو لازماً ٹھیک کر دیتا"۔ ——— پروفیسر مورگن نے جواب دیا۔

"تو پھر ایسا کرو کہ ناچیری مجھے منگوا دو۔ میں خود باس کو ٹھیک کر لوں گا"۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ناچیری ——— تمہارا مطلب ہے کونج جو ڈار سے بچھڑ گئی ہو"۔ ——— پروفیسر مورگن کے لہجے میں اور زیادہ حیرت ابھر آئی تھی۔

"میں کونج ورنج کچھ نہیں جانتا۔ مجھے ناچیری چاہیے جو آسمان کی بلندیوں پر اڑتی ہے اور اس کی آنکھیں بڑی بڑی ہوتی ہیں"۔ ——— جوزف نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہی، وہی جب کوئی کونج ڈار سے بچھڑ جائے تو اس کی آنکھیں خود بخود پھیل جاتی ہیں۔ اُسے ساحرانہ زبان میں ناچیری کہتے ہیں۔ تم کیا کرو گے ناچیری کا"۔ ——— پروفیسر مورگن نے کہا۔

"میں اس سے باس کو ٹھیک کر دوں گا۔ مجھے معلوم ہے کہ صرف ناچیری کا خون ہی نچھکا کے سیاہ مکڑی کے جالے کو توڑ سکتا ہے"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"اوہ، اوہ تم تو بہت کچھ جانتے ہو، بہت کچھ۔ اوہ، اوہ تم تو خود ساحر ہو۔ نچھکا کو سوائے ساحر کے اور کوئی نہیں جان سکتا۔ اوہ تمہیں درست کر کے اب مجھے مسرت ہو گی۔ ادھر آؤ، نزدیک آ جاؤ"۔ ——— پروفیسر مورگن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اب بڑی عقیدت بھری نظروں سے جوزف کو دیکھ رہا تھا۔

"میں نے جو کہا ہے وہی ہو گا۔ مجھے اپنے ٹھیک ہونے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ باس کو ٹھیک ہونا چاہیے۔ اس کے ٹھیک ہوتے ہی میں خود بخود ٹھیک ہو جاؤں گا۔ اس لئے مجھے ناچیری پکڑ دو۔ میں تمہیں ترشتوی معبد کے اندر لے جاؤں گا"۔ ——— جوزف نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اس کے لئے مجھے ایک خاص علم کا ورد کرنا پڑے گا اور اس میں ایک گھنٹہ لگ سکتا ہے۔ گو مجھے اس کے لئے بے پناہ محنت کرنی پڑے گی۔ لیکن ترشتوی معبد دیکھنے کے مقابلے میں یہ محنت کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ اگر ترشتوی معبد کا مجھے علم ہو جائے تو میں ترشتوی معبد کی بارہ آنکھوں کو تسخیر کر سکتا ہوں اور اگر یہ تسخیر ہو جائیں تو سمجھو پوری دنیا تسخیر ہو جائے گی۔ پھر ڈاکٹر ڈزنگشائن بھی میرے سامنے کوئی حیثیت نہ رکھے گا۔ آج تک کسی کو بھی ترشتوی معبد کا علم نہیں ہو سکا۔ ڈاکٹر ڈزنگشائن نے بھی بے پناہ کوشش کی۔ وہ چار سالوں تک افریقہ کے گھنے جنگلوں میں اس کی تلاش میں دھکے کھاتا رہا لیکن اس جیسے ساحر کو بھی ناکام لوٹنا پڑا تھا۔ سنو میں تم پر عمل کرتا ہوں۔ تمہیں ٹھیک ہونے میں آدھا گھنٹہ لگ جائے گا اور میں اس دوران ناچیری کو تلاش کرنے

اور پکڑنے کے لئے مخصوص علم کا ورد کروں گا۔ اس طرح دونوں کام ہو جائیں گے" ——— پروفیسر مورگن نے کہا۔ وہ اب ایک لحاظ سے ٹائیگر کو نظر انداز کر کے جوزف میں ہی دلچسپی لے رہا تھا۔

"پروفیسر صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں جوزف" ——— ٹائیگر نے پروفیسر کو آمادہ ہوتے دیکھ کر کہا۔

"او۔ کے۔ لیکن یہ سن لو کہ اگر ناچیری تمہارے قابو نہ آسکا تو پھر میں تمہیں ترشوی معبد کا راز نہ بتاؤں گا" ——— جوزف نے کہا۔

"بالکل قابو آئے گا۔ وہ اس دنیا میں جہاں بھی ہوگا میں اسے ڈھونڈ نکالوں گا اور ایک دفعہ وہ مل گیا تو پھر اسے پکڑ کر یہاں لانے میں مجھے دیر نہ لگے گی" ——— پروفیسر نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا صوفے سے اٹھا اور ایک طرف قالین پر لیٹ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ پروفیسر مورگن اس کی طرف بڑھا اور پھر اس نے بالکل ویسا ہی عمل اس پر کرنا شروع کر دیا جیسا اس نے جوانا پر کیا تھا۔ ٹائیگر خاموش بیٹھا یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔ پانچ منٹ بعد پروفیسر مورگن ایک طویل سانس لیتا ہوا واپس صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ وہ چند لمحے وہیں بیٹھا لمبے لمبے سانس لیتا رہا پھر آہستہ آہستہ نارمل ہو گیا۔

"یہ آدمی خود بھی بہت بڑا ساحر لگتا تھا' ایک فطری ساحر' لیکن اسے اس سے دلچسپی نہیں ہے۔ بہرحال مجھے معلوم نہیں کہ یہ ناچیری سے کیا فائدہ اٹھائے گا لیکن میں بہرحال ترشوی معبد کا راز ضرور جاننا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں ناچیری پر کام کرنے جا رہا ہوں' مجھے ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔ مجھ سے وعدہ کرو کہ تم دونوں چلے نہیں جاؤ گے" ——— پروفیسر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں پروفیسر' آپ ہمارے محسن ہیں اور محسن کے لئے ہم پاکیشیائی جان بھی دے دیتے ہیں" ——— ٹائیگر نے کہا تو پروفیسر اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر نے بالکل ویسی ہی کیفیات جوزف کے جسم پر مرتب ہوتے دیکھیں جیسی وہ پہلے جوانا پر ہوتے دیکھ چکا تھا اور وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ کیا واقعی ایسے پراسرار علوم کا وجود دنیا میں ہے جو سائنس اور عقل سے ماورا ہیں۔ آج تک اس نے کبھی ان علوم پر یقین نہ کیا تھا' وہ عملی آدمی تھا۔ لیکن اس بار جو حیرت انگیز واقعات اس کی نظروں کے سامنے ہو رہے تھے۔ انہوں نے واقعی اس کے ذہن کو بھی کافی حد تک بدل دیا تھا۔ وہ اب سوچ رہا تھا کہ اس کائنات میں واقعی ایسے نظام بھی موجود ہیں جو انسانی عقل اور حواس خمسہ سے ماورا ہیں اور آدھے گھنٹے بعد واقعی جوزف کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں لیکن اب وہ پہلے جیسا جوزف لگ رہا تھا۔ دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھا اور پھر حیرت سے اپنے جسم کو دیکھنے لگا۔

"تم ٹھیک ہو چکے ہو جوزف" ——— ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں' مجھے بھی محسوس ہو رہا ہے جیسے میں کنڈالا کی تاریک دلدل سے باہر آگیا ہوں" ——— جوزف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ اور جسم اب پہلے کی طرح بحال ہو چکا تھا۔

"تم اس ناچیری کا کیا کرو گے' کیا اس کا خون باس کو پلواؤ گے" ——— ٹائیگر نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت ہی نہیں ہے' تم نہیں جانتے ناچیری کے خون

کا ایک قطرہ اس قدر مقدس ہوتا ہے کہ وہ نچنکا کے سیاہ ٹکڑے کے جالے کو اس طرح غائب کر دیتا ہے جیسے سورج اندھیروں کو چاٹ لیتا ہے"۔۔۔۔۔ جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور آ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر ایک بار پھر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ پھر مزید ایک گھنٹہ گزرا تو پروفیسر مورگن اندر داخل ہوا اور دوسرے لمحے ٹائیگر اور جوانا دونوں بے اختیار چونک کر کھڑے ہو گئے کیونکہ پروفیسر نے ہاتھ میں واقعی ایک کوبج پکڑی ہوئی تھی جس کی آنکھیں عام کوبجوں کی نسبت پھیلی ہوئی تھیں۔

"ناچیری ۔۔۔ ہاں یہ ناچیری ہے۔ بالکل ناچیری ہے۔ اب باس ٹھیک ہو جائے گا۔ اب سیاہ مکڑی کا جالا باس کے جسم سے غائب ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور لپک کر اس نے پروفیسر کے ہاتھ سے جیسے اس کوبج کو جھپٹ کر اپنے قبضہ میں کر لیا۔

"اس کو پکڑنے کے لئے مجھے جتنی محنت کرنی پڑی ہے تم اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ میرا ذہن اور میرا جسم اس وقت پکے ہوئے پھوڑے کی طرح درد کر رہا ہے لیکن ترشوی معبد کا راز جاننے کے مقابلے میں یہ محنت پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ اس لئے مجبوراً مجھے یہ سب کچھ کرنا پڑا ہے"۔ پروفیسر نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ان کا چہرہ واقعی زرد پڑا ہوا تھا اور آنکھیں جیسے اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔

"اب اس کا کیا کرنا ہے جوزف"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو بڑے مسرت بھرے انداز میں اس کوبج پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔ جیسے اسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو۔

"مجھے باس کے پاس لے چلو، ابھی اور اسی وقت، جلدی کرو۔ ایسا نہ

ہو کہ نچنکا کو اس کا علم ہو جائے"۔۔۔۔۔ جوزف نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ میں خود دیکھوں گا کہ جوزف اس ناچیری کو کیا کرتا ہے"۔۔۔۔۔ پروفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا، اور دوسرے لمحے وہ ڈرائینگ روم سے نکل کر باہر برآمدے میں آ گئے۔

"کار نکالو جیکو اور ہمیں سنٹرل ہسپتال لے چلو"۔۔۔۔۔ پروفیسر نے اپنے ملازم سے کہا جو برآمدے میں ہی موجود تھا اور وہ سر ہلاتا ہوا اٹھ کر ایک طرف بنے ہوئے گیراج کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اور جوزف پروفیسر کی پرانی سی فورڈ کار میں بیٹھے ہسپتال کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر پروفیسر کا وہی ملازم جیکو تھا اور وہ بڑے ماہرانہ انداز میں کار چلا رہا تھا۔ ہسپتال پہنچ کر ٹائیگر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ہسپتال کے ڈاکٹر اور دوسرا عملہ پروفیسر مورگن کا اس طرح احترام کر رہے تھے جیسے پروفیسر ملک کا صدر ہو۔ وہ اس کے سامنے بچھے جا رہے تھے۔

"یہ ہماری خوش قسمتی ہے پروفیسر صاحب کہ آپ ہسپتال تشریف لے آئے ہیں"۔۔۔۔۔ بڑے ڈاکٹر نے انتہائی ممنونانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں، ہمیں یہاں ایک مریض میں دلچسپی لے آئی ہے، ان کا ساتھی عمران"۔۔۔۔۔ پروفیسر نے ٹائیگر اور جوزف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ، وہ واقعی حیرت انگیز کیس ثابت ہوا ہے پروفیسر، ہماری طبی تاریخ کا ایک معجزہ"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے چونک کر کہا۔

"ہاں، تمہارے لئے تو ایسی بات معجزہ ہی ہو سکتا ہے۔ بہرحال وہ مریض

کہاں ہے؟" ——— پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آئیے:" ——— ڈاکٹر نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ عمران کے کمرے میں پہنچ گئے۔ جوانا دروازے کے باہر اس طرح چوکنا کھڑا تھا جیسے کسی بھی خطرے سے نمٹنے کے لئے پوری طرح تیار ہو۔ جوزف کو دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ پروفیسر ڈاکٹر سمیت کمرے میں داخل ہوا۔

"جوانا اب دیکھو باس کیسے ٹھیک ہوتا ہے، ناچیری مل گیا ہے:" ——— جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ناچیری:" ——— جوانا نے حیرت بھرے انداز میں جوزف کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کونچ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں، یہ ناچیری ہے ——— نچکا شیطان نے سیاہ مکڑی کا جو جالا باس کے گرد لپیٹا تھا اُسے صرف ناچیری کا خون ہی ختم کر سکتا ہے:" ——— جوزف نے کہا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ جوانا بھی کندھے اچکاتا ہوا اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے یہ سب کچھ اس کی سمجھ سے بالاتر ہو۔

کمرے میں بیڈ پر عمران لیٹا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی تھیں۔ اس کی حالت وہی تھی جو ٹائیگر نے لاپوں میں دیکھی تھی۔ اس میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آیا تھا۔ بلکہ اس سے بھی بدتر محسوس ہو رہی تھی۔ وہ ڈاکٹر اور پروفیسر سے گو نگن سے دھیمے لہجے میں باتیں کر رہا تھا۔

"باس، باس ناچیری آ گیا ہے۔ اب نچکا نے سیاہ مکڑی کا جو جالا آپ کے جسم کے گرد لپیٹا ہے وہ ختم ہو جائے گا:" ——— جوزف نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے چونک کر جوزف

کی طرف دیکھا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"بہت شکریہ پروفیسر! آپ نے میرے ساتھیوں کو ٹھیک کر دیا ہے۔ میں آپ کا ذاتی طور پر ممنون ہوں:" ——— عمران نے جوزف کو دیکھ کر پروفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ تمہارا ساتھی جوزف اس ناچیری سے مارجورا کا طلسم کیسے توڑتا ہے۔ جس طرح ڈاکٹر نے تمہارے ہوش میں آنے کو معجزہ کہا ہے۔ اس طرح اگر واقعی مارجورا کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے تو یہ میرے لئے معجزہ ہو گا:" ——— پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر یہ ذہنی طور پر ابھی تک افریقہ میں ہی رہتا ہے:" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس، ایک لمحے کے لئے آنکھیں بند کر لو تاکہ میں ناچیری کا خون تمہارے چہرے پر گراؤں:" ——— جوزف نے کہا۔

"خون ——— کس کا خون:" ——— عمران نے چونک کر کہا۔

"آنکھیں بند کرو باس، جلدی کرو نچکا بہت باخبر شیطان ہے:" ——— جوزف نے بے چین لہجے میں کہا۔

"یہ کیا کرنا چاہتا ہے:" ——— ڈاکٹر نے ساتھ کھڑے پروفیسر سے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ، یہ باتیں آپ کی سمجھ میں نہ آسکیں گی۔ ڈاکٹر اس لئے آپ پلیز باہر چلے جائیں:" ——— پروفیسر نے چونک کر ڈاکٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن ۔ ۔ ۔ ۔:" ——— ڈاکٹر صاحب نے شاید بطور احتجاج

کچھ کہنا چاہا۔

"پلیز ڈاکٹر صاحب، جو میں کہہ رہا ہوں وہ کیجئے۔ اس میں آپ کی بہتری ہے"۔۔۔۔۔ پروفیسر نے ڈاکٹر کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر، آپ کا حکم سر آنکھوں پر"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا اور تیزی سے قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

اسی لمحے جوزف نے جیب سے ایک تیز دھار لیکن پتلا سا خنجر نکالا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کونج کی گردن کو بیڈ پر لیٹے عمران کے چہرے کے اوپر کرتے ہوئے خنجر اس کی گردن پر پھیر دیا۔ کونج پھڑپھڑائی اور اس کے حلق سے عجیب سی درد بھری آواز نکلی لیکن اس کی گردن سے نکلنے والا خون دھار کی صورت میں عمران کے چہرے پر پڑا اور بہتا ہوا گردن کے اندر چلا گیا۔ عمران نے بے اختیار آنکھیں بند کر لی تھیں۔ جوزف کونج کو پکڑے کھڑا رہا۔ چند لمحوں تک کونج پھڑپھڑاتی رہی۔ پھر اس کی حرکات سست ہو گئیں اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

عمران خون کے جسم پر پڑنے سے بے اختیار جھرجھریاں سی لے رہا تھا اور کمرے پر اس طرح سکوت طاری تھا جیسے کوئی ساحرانہ عمل ہو رہا ہو۔ پروفیسر کی آنکھیں بند تھیں اور چہرہ سرخ ہوتا جا رہا تھا۔

جب کونج کی گردن سے خون نکلنا بند ہو گیا تو جوزف نے کونج کے مردہ جسم کو ایک طرف پھینک دیا۔

"دیکھو، دیکھو سیاہ جالا ٹوٹ رہا ہے۔ باس ٹھیک ہو رہا ہے۔ نخی کا لپٹا ہوا جالا ٹوٹ رہا ہے"۔۔۔۔۔ جوزف نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ ٹائیگر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ

عمران کا چہرہ واقعی انتہائی تیزی سے بحال ہوتا جا رہا تھا۔ اس کا مردوں جیسا گہرا زرد رنگ تیزی سے دوبارہ شہابی ہوتا جا رہا تھا اور کھال میں بھی چمک آتی جا رہی تھی۔

"ہاں، ہاں واقعی انتہائی حیرت انگیز مارجورا کا طلسم ٹوٹ رہا ہے۔ ہاں ہاں۔۔۔۔۔ ساحروں کی دنیا کا ایک معجزہ سامنے آ رہا ہے۔ یہ، یہ جوزف گریٹ ہے۔ یہ گریٹ ساحر ہے"۔۔۔۔۔ پروفیسر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح جوزف کے سامنے رکوع کے بل جھکتا چلا گیا جیسے کسی عظیم ترین انسان کو تعظیم دے رہا ہو۔

"ارے ارے باس عظیم ہے۔ میں تو باس کا غلام ہوں، ایک ادنیٰ غلام"۔ جوزف نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔۔۔۔۔ تم عظیم ساحر ہو۔ تم نے حیرت انگیز طور پر مارجورا کا طلسم توڑ دیا ہے"۔۔۔۔۔ پروفیسر نے سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

عمران اسی طرح آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا۔ اس کے جسم میں ہلکا ہلکا ارتعاش اس کے اوپر پڑے ہوئے کمبل میں سے بھی نمایاں طور پر محسوس ہو رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد جب عمران کی آنکھیں کھلیں تو ٹائیگر کا رواں رواں مسرت سے ناچ رہا تھا کیونکہ عمران کی آنکھوں میں بے پناہ ذہانت کے ساتھ ساتھ شرارت کی مخصوص چمک بالکل ویسے ہی موجود تھی جیسے ہمیشہ رہتی ہے۔

"آپ ٹھیک ہو گئے باس۔۔۔۔۔ واقعی پروفیسر صاحب سچ کہہ رہے ہیں۔ جوزف تو عظیم ساحر ہے"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسے تو اس دیو کے نخرے میں نہیں اٹھاتا۔ اس کے اندر افریقہ کے عظیم وچ ڈاکٹر کی روح حلول کر آئی ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کمبل ہاتھ سے ایک طرف کر دیا اور اُٹھ کر بیٹھ گیا۔

"ارے ارے وہ زخم"۔۔۔۔۔۔ پروفیسر نے چونک کر کہا۔

"پروفیسر، جسمانی زخموں کی میں نے کبھی پرواہ نہیں کی۔ اصل زخم روح اور ذہن پر تھے جو اب ٹھیک ہو گئے ہیں۔ بہرحال آپ کا میں بے حد مشکور ہوں بلکہ آپ کی وجہ سے یہ سب کچھ ممکن ہوا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے اُٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔

"اگر تم چل سکتے ہو تو تمہیں اپنا مہمان بناتے ہوئے مجھے دلی مسرت ہو گی۔ میں نے تمہارا ماضی دیکھا ہے۔ تم ایک بے مثال آدمی ہو"۔۔۔۔۔۔ پروفیسر نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ پروفیسر"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ پروفیسر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دائیں ہاتھ کو مخصوص انداز میں گھما کر جھٹکا دیا تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔

"اوہ ۔ اوہ، آپ شدید زخمی ہیں۔ آپ لیٹے رہیں"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے عمران کو اس طرح اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے دیکھ کر انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"نہیں، ڈاکٹر اب میں ٹھیک ہوں۔ باقی علاج میں خود کر لوں گا"۔۔۔۔۔۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کا پولیس کیس ہے۔ میں نے اس لئے پولیس کو اطلاع کر دی تھی کہ آپ کی حالت بے حد خراب تھی"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا۔

"نہیں ڈاکٹر، یہ میرے مہمان ہیں، اس لئے پولیس کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں"۔۔۔۔۔۔ پروفیسر نے کہا اور ڈاکٹر نے اس طرح سر جھکا لیا جیسے وہ اتنے بڑے ہسپتال کا انچارج ڈاکٹر نہ ہو بلکہ پروفیسر کا کوئی ادنیٰ ملازم ہو اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

ڈاکٹر فرینک سٹائن کا چہرہ غصے کی شدت سے تمتما رہا تھا۔ اس کی آنکھوں سے جیسے شعلے سے نکل رہے تھے۔ اس کے سامنے ایک بڑا سا آئینہ سٹینڈ میں لگا ہوا تھا۔ آئینے کی سطح دھندلی ہو رہی تھی۔

"یہ کیسے ممکن ہے ــــ یہ کیسے ممکن ہے۔ مارجورا کیسے ختم ہو سکتا ہے کس میں یہ طاقت ہے کہ مارجورا کو ختم کر سکے" ــــ ڈاکٹر فرینک سٹائن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس بڑے کمرے کے ایک کونے کی طرف بڑھ گیا جہاں میز پر ایک حبشی کا مجسمہ رکھا ہوا تھا۔ ڈاکٹر فرینک سٹائن اس کے سامنے جا کر رکا اور اس کے ہونٹ تیزی سے ہلنے لگے۔ چند لمحوں بعد اس نے زور سے مجسمے کو پھونک ماری تو مجسمے کے گرد سرخ رنگ کا دھواں سا نمودار ہوا۔ یہ دھواں اس قدر گہرا تھا کہ مجسمہ اس کے اندر چھپ گیا۔ چند لمحوں بعد دھوئیں کی اندر اس طرح روشنی کی لہریں سی دوڑنے لگیں جیسے گہرے بادلوں میں بجلی چمکتی ہے

اور پھر آہستہ آہستہ دھواں ختم ہوتا گیا اور اب مجسمے کی پتھریلی آنکھیں زندہ ہو گئی تھیں، بالکل زندہ انسانوں کی طرح۔

"کیا حکم ہے ساحرِ اعظم" ــــ ایک آواز کمرے میں گونجی اور یہ قطعی غیر انسانی لگتی تھی۔

"میں نے عمران پر مارجورا کا طلسم قائم کیا تھا۔ وہ کیوں ختم ہو گیا ہے کس نے ختم کیا ہے جواب دو ــــ ناشی کے غلام" ــــ ڈاکٹر فرینک سٹائن نے کڑکدار لہجے میں کہا۔

"ساحرِ اعظم، مارجورا کا طلسم ناچیری کے خون نے توڑ دیا ہے اور ناچیری کو ایک اور ساحر مورگن نے آسمان کی بلندیوں سے پکڑ کر ایک افریقی جوزف کو دیا تھا۔ مارجورا کے طلسم کو ناچیری کا خون اس طرح توڑ دیتا ہے جیسے گنڈالا کا گرز انسانی سروں کو توڑ دیتا ہے" ــــ وہی آواز کمرے میں گونجی۔

"ناچیری کا خون ــــ مگر ناچیری کے خون کا مارجورا سے کیا تعلق" ــــ ڈاکٹر فرینک سٹائن نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ساحرِ اعظم ــــ یہ بھی عظیم ساحرانہ رازوں میں سے ایک راز ہے اور اس راز کا علم صرف زرناشی معبد کے عظیم مقدس پجاری کو ہے اور عظیم مقدس پجاری کی روح اس افریقی جوزف پر اپنا سایہ کئے ہوئے ہے چنانچہ عظیم مقدس پجاری کی روح نے اس افریقی جوزف کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ نچکا اس عمران پر وار کرے گا اور اس کا علاج ناچیری کا خون ہے چنانچہ ساحر مورگن نے ناچیری کو پکڑ کر اس افریقی جوزف کو دیا اور اس نے اس کا خون اس عمران کے جسم پر ٹپکایا اور مارجورا کا طلسم ٹوٹ گیا" ــــ وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہونہہ، تو یہ بات ہے" ـــــــ ڈاکٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اٹھا کر اس مجسمے پر رکھ دیا۔ دوسرے لمحے مجسمے کی آنکھیں دوبارہ پتھرا گئیں۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن تیزی سے مڑا اور شمالی دیوار میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور دوسری طرف موجود ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ کمرہ موجودہ دنیا کے سازوسامان سے آراستہ تھا۔ میز پر کئی رنگوں کے ٹیلیفون رکھے ہوئے تھے۔ کمرے میں قالین بچھا ہوا تھا۔ اور میز کے پیچھے ایک اونچی نشست کی کرسی پڑی ہوئی تھی، ڈاکٹر اس کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس، ڈینس ہاؤس" ـــــــ دوسری طرف سے کسی ملازم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈینس کو بلاؤ، ڈاکٹر بول رہا ہوں" ـــــــ ڈاکٹر نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یس سر، یس سر" ـــــــ دوسری طرف سے بولنے والے نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس، میں آپ کا خادم ڈینس بول رہا ہوں" ـــــــ چند لمحوں بعد ڈینس کی انتہائی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ اسے ملازم نے یقیناً بتا دیا ہوگا کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن انتہائی غصے میں ہے۔

"ڈینس، میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ اس عمران کے ساتھ ٹائیگر کو ہلاک کر دو" ـــــــ ڈاکٹر کا لہجہ اسی طرح انتہائی سخت تھا۔

"یس باس، حکم کی تعمیل کر دی گئی تھی" ـــــــ ڈینس نے فوراً

ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے سامنے جھوٹ بول رہے ہو۔ تم نے تصدیق کی تھی کہ کیا واقعی ڈین نے حکم کی تعمیل کی ہے" ـــــــ ڈاکٹر نے غصے کی شدت سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"تت ـ تت تصدیق ـ ـ ـ نہ مگر ...." ـــــــ ڈینس کی آواز خوف کی شدت سے یکلخت بیٹھ گئی۔

"وہ ٹائیگر نہ صرف زندہ سلامت موجود ہے بلکہ اس نے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی ٹھیک کرا دیا ہے اور اب وہ چاروں کیمپ پارک میں پروفیسر مورگن کے گھر میں موجود ہیں" ـــــــ پروفیسر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"بب باس، ڈین نے آج تک جھوٹ نہیں بولا، اس نے مجھے...." ڈینس نے بری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے، جو کچھ تم بتانا چاہتے ہو وہ سب مجھے معلوم ہے لیکن غلطی تمہاری ہے۔ تمہیں چاہیے تھا کہ تم ٹائیگر کا حلیہ معلوم کر کے اُسے بتاتے تم نے اسے صرف اتنا کہا کہ ایک پاکیشیائی اور ایک حبشی ہوں گے، ان میں پاکیشیائی کو ہلاک کیا جائے اور ہوا یہ کہ وہ ٹائیگر اور حبشی تو پہلے کیمپ پارک پہنچ چکے تھے لیکن جب تم نے ڈین سے کہا تو وہ عمران اپنے دوسرے افریقی حبشی ساتھی کے ساتھ وہاں پہنچا تھا اور ڈین نے ٹائیگر کی بجائے اس عمران پر فائر کھول دیا۔ بس اسی سے ساری بساط الٹ گئی" ـــــــ ڈاکٹر نے کہا۔

"باس، مجھے یہ توقع ہی نہ تھی کہ عمران اور اس کا حبشی ساتھی بھی

کیمب پارک جائے گا۔ بہرحال اب میں خود جا کر انہیں تلاش کر کے ختم کر دیتا ہوں"۔۔۔۔ ڈینس نے جواب دیا۔

"نہیں ۔ اب تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب میں خود ان سے نمٹ لوں گا۔ انہوں نے میرا قائم کردہ طلسم توڑا ہے۔ میرا ڈاکٹر فرینکسٹائن کا ۔ انہیں نہیں معلوم کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن کتنی طاقت رکھتا ہے۔ وہ میرا ایک طلسم توڑ کر خوش ہو رہے ہیں اور میرے پاس اس سے بھی زیادہ خوفناک ہزاروں طلسم موجود ہیں۔ پروفیسر مورگن سے میرا معاہدہ ہے۔ اس لئے میں کیمب پارک میں اسے کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن جیسے ہی وہ لاپول آئیں گے میں انہیں بتاؤں گا کہ میں کون ہوں"۔۔۔۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

(مکمل ناول)

ٹیکساٹ

مصنف:- مظہر کلیم ایم اے

ٹیکساٹ —— ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جس نے انتہائی آسانی سے عمران کے ملک سے ایک اہم فارمولا چوری کر لیا۔

ٹیکساٹ —— جس کی لیبارٹریاں آسٹریلیا کے انتہائی گھنے جنگل میں تھیں۔ جہاں قدم قدم پر موت کے جال بچھا دیئے گئے تھے۔

سوزین —— ٹیکساٹ کے جنگل کیمپ کی انچارج۔ جسے جنگل کوئن کہا جاتا تھا —— ایک حیرت انگیز کردار۔

ٹیکساٹ —— جس سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو انتہائی خوفناک جنگل میں قدم قدم پر موت کا کھیل کھیلنا پڑا۔

سیاہ معبد —— انتہائی خطرناک جنگل کے درمیان ایک ایسا پُراسرار معبد، جسے بدروحوں کا مسکن کہا جاتا تھا اور پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم ان بدروحوں کا شکار ہو گئی —— انتہائی حیرت انگیز سچویشن۔

ٹیکساٹ —— جس کے کارندوں نے گھنے جنگل میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو باقاعدہ پھانسی پر لٹکا دیا۔

وہ لمحہ —— جب عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا اور جنگل کے وحشی درندے اور ٹیکساٹ کے قاتل درندے ان کا شکار کھیلنے پر تُلے ہوئے تھے —— کیا عمران اور اس کے ساتھی واقعی ان کا شکار ہو گئے —— یا ——؟

سر بیکاٹ —— آسٹریلیا کی سرکاری تنظیم ایس۔ ایس کے سربراہ —— جنہوں نے عمران کے کہنے پر ٹیکساٹ پر ہاتھ ڈال دیا اور پھر موت ان پر جھپٹ پڑی —— کیا سر بیکاٹ ہلاک ہو گئے؟

پیٹر —— ٹیکساٹ کا چیف —— جس نے رسیوں سے بندھے ہوئے عمران پر مسلسل خنجر آزمائی شروع کر دی اور عمران بے بس تھا —— کیا عمران واقعی بے بس ہو چکا تھا —— ؟ کیا وہ پیٹر کی خنجر زنی کا تختہ مشق بن گیا —— یا ——؟

مسلسل اور جان لیوا جدوجہد۔ انتہائی گھنے جنگلوں میں موت کی آہٹوں میں لپٹا ہوا خوفناک ایڈونچر۔ برق رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس —— ایک ایسا ناول جو یقیناً منفرد انداز میں لکھا گیا ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ ایڈونچر

جم مائٹ

مصنف:۔ مظہر کلیم ایم اے

جم مائٹ ـــ ایک ایسی سائنسی دھات جسے عمران کے ملک سے چرالیا گیا۔

جم مائٹ ـــ ایک ایسی دھات جس کی قیمت لاکھوں کروڑوں ڈالر تک تھی۔ انتہائی قیمتی دھات۔

وائٹ وائٹ ـــ ایک بین الاقوامی تنظیم، جو مختلف ملکوں سے دھاتیں چرا کر سائنس لیبارٹریوں کو فروخت کرتی تھی۔

میٹاک ـــ ایک اور بین الاقوامی تنظیم جو اس کاروبار میں ملوث تھی۔

جم مائٹ ـــ جس کی خاطر دونوں بین الاقوامی تنظیمیں آپس میں پوری قوت سے ٹکرا گئیں۔

جم مائٹ ـــ جس کی خاطر ولیسٹرن کارمن کا دارالحکومت انسانی مذبح خانے میں تبدیل ہو گیا۔

جم مائٹ ـــ جس کے حصول کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو انتہائی جان لیوا جدوجہد سے گزرنا پڑا۔

جم مائٹ ـــ جس کی واپسی کے لئے عمران۔ ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا کے ہمراہ ولیسٹرن کارمن پہنچ گیا۔

• کیا عمران اور اس کے ساتھی جم مائٹ واپس حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے یا؟

انتہائی جان لیوا جدوجہد، مسلسل اور تیز ایکشن، اعصاب شکن سسپنس

ایک منفرد انداز میں لکھی گئی دلچسپ کہانی

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں سسپنس اور تجسس میں ڈوبی ہوئی دلچسپ کہانی

کاریکا

مصنف ـــ مظہر کلیم ایم اے

کاریکا ـــ ایک بین الاقوامی تنظیم جو صرف نوادرات چوری کرنے میں دلچسپی رکھتی تھی۔

جنیڈ اسپارک ـــ کاریکا کی چیف ـــ جو برملا عمران کو احمق کہتی تھی اور عمران واقعی اس کے مقابلے میں اپنے آپ کو احمق محسوس کرنے لگ گیا۔

جنیڈ اسپارک ـــ ایک ایسا کردار جس نے عمران جیسے شخص کو بھی کھلے عام شکست تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا۔

جنیڈ اسپارک ـــ جس نے عمران کی آنکھوں کے سامنے اپنا مشن مکمل کر لیا ـــ مگر عمران آخری لمحے تک اصل مشن کو سمجھ ہی نہ سکا ـــ کیوں ـــ؟

جنیڈ اسپارک۔ جس کے مقابلے میں آکر عمران کو پہلی بار محسوس ہوا کہ ذہانت کسے کہتے ہیں۔

سر خالد ـــ پاکیشیا کا بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہر آثار قدیمہ۔ جس کا قتل کاریکا نے اس انوکھے انداز میں کیا کہ عمران سوائے سر پیٹ کر رہ جانے کے اور کچھ نہ کر سکا ـــ کیوں؟

کاریکا۔ جس کے مقابلے میں عمران کی مکمل شکست کے بعد ٹائیگر سامنے آیا تو ایک لمحے میں کاریکا کی بے داغ پلاننگ کا تار و پود بکھر کر رہ گیا ـــ کیا ٹائیگر ذہانت میں عمران سے بھی آگے بڑھ گیا تھا ـــ؟

بے پناہ سسپنس اور تجسس کے ساتھ ساتھ ذہنی جنگ پر مبنی ایک ایسی کہانی جس کی ہر سطر ذہنی ایکشن کا شاہکار ثابت ہوگی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

منفرد اور صاحب طرز ناول نگار جناب مظہر کلیم ایم اے کے قلم سے

۱۵۰ واں سپریم جوبلی نمبر

عمران - فریدی اور پرمود مشترکہ سیریز

فورکارنرز

پاکیشیا کا علی عمران ــــــ جو اپنے دشمنوں پر قیامت بن کر جھپٹتا ہے۔
نیدرلینڈ کا کرنل فریدی ــــــ جو مجرموں کے لئے قہر کی زندہ علامت ہے۔
بلگارنیہ کا میجر پرمود ــــــ جس کی برق رفتاری سے موت بھی شرماتی ہے۔
جب اکٹھے ہو جائیں تو پھر یقیناً موت کو اپنی تمام حشر سامانیوں سمیت جلوہ گر ہونے سے کون روک سکتا ہے۔

فورکارنرز ــــــ ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جو بیک وقت ان تین عظیم جاسوسوں سے ٹکرا گئی اور پھر ایک ایسی کہانی وجود میں آئی جس کا ہر لفظ موت کی زندہ تصویر میں ڈھلتا گیا۔

فورکارنرز ــــــ ایک ایسی تنظیم جس کے مقابلے پر آ کر تینوں عظیم جاسوس اپنی ذہنی صلاحیتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اور پھر ناقابل تسخیر اور ناقابل شکست عمران، فریدی اور پرمود درحقیقت زندہ لاشوں میں تبدیل ہو کر رہ گئے۔ ایسی زندہ لاشیں کہ جو اپنی عظمت کا سایہ کہلانے کی بھی حقدار نہ رہی تھیں۔

فورکارنرز ــــــ جس نے عمران، فریدی اور پرمود کی ذہنی صلاحیتیں ان کے ذہنوں سے اس طرح نچوڑ لیں جیسے چھتے سے شہد۔ سائنس کا حیرت انگیز اور ناقابل یقین عروج۔

فورکارنرز ــــــ جس نے پاکیشیا، نیدرلینڈ اور بلگارنیہ کی مکمل اور بیک وقت تباہی کے لئے انتہائی تباہ کن اور ویو میکل میزائل اکٹھے فائر کر دیئے ایسے میزائل جن کے فائر ہوتے ہی تینوں ملکوں کے اربوں بے گناہ افراد ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتر جاتے کیا تینوں ملک ہمیشہ کے لئے تباہ ہو گئے ــــــ؟ اور کیا عمران، فریدی اور پرمود اپنے ملکوں کو تباہ ہوتے صرف دیکھتے ہی رہ گئے؟

عمران ــــــ جس کی ذہنی صلاحیتوں کو واپس لانے کا عمل اس کی والدہ کے ہاتھوں تکمیل پذیر ہوا۔ کیسے ــــــ؟ انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ سچویشن۔

کرنل فریدی ــــــ جس کی ذہنی صلاحیتیں واپس لانے کیلئے تمام جن اتارنے والے عامل ڈھونڈتا پھرتا رہا۔ اور پھر اچانک ایک زبردست عامل اسے مل گیا اور فریدی کے سر سے جن اتارنے کا حیرت انگیز عمل شروع ہو گیا۔ یہ عامل کون تھا اور کیا واقعی فریدی کے سر پر جن کا سایہ تھا ــــــ؟ انتہائی دلچسپ سچویشن۔

فورکارنرز ــــــ جس کا وسیع و عریض رقبے میں پھیلا ہوا حیرت انگیز سائنسی ہیڈکوارٹر جس کی تسخیر قطعی ناممکن تھی اس لئے جب عمران، کرنل فریدی اور میجر پرمود اپنے ساتھیوں سمیت ہیڈکوارٹر میں داخل ہوئے تو وہ اور ان کے ساتھی ہر آنے والے لمحے میں یکے بعد دیگرے حقیقی موت کا شکار ہوتے گئے۔ انتہائی خوفناک ایکشن اور ناقابل یقین سسپنس۔

فورکارنرز اور تین عظیم جاسوسوں کے درمیان ہونیوالا ایک ایسا مقابلہ جس کا انجام ــــــ جی ہاں! ــــــ جس کا انجام موت کے سوا اور کچھ نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن کس کی موت ــــــ؟

ایک ایسا حیرت انگیز، منفرد اور انتہائی دلچسپ ناول جسے قارئین کبھی فراموش نہ کر سکیں گے۔ موت کے قہقہوں میں ڈوبا ہوا ایکشن۔ پارے کی طرح تڑپتے ہوئے خون کو برف کی طرح سرد کر دینے والا سسپنس۔ ایسا شاہکار جس پر جاسوسی ادب ہمیشہ فخر کرتا رہے گا۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان ۵

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور انوکھا ایڈونچر

ناواشنگو

مصنف

مظہر کلیم ایم۔ اے

- ناواشنگو جو تبت کے پراسرار شریاں قبیلے کا سردار اور خوفناک جنگلوں کا محافظ تھا۔
- ناواشنگو۔ ایک ایسا عجیب اور دلچسپ کردار جس نے عمران کو بھی چکرا کر رکھ دیا۔
- خوفناک اور پراسرار جنگلوں میں قائم ہونے والا ایک ایسا خفیہ اڈہ جو پاکیشیا پر خوفناک تباہی لانے کے لئے تعمیر کیا جا رہا تھا۔ اور جسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا۔
- وہ لمحہ جب فضا میں اڑنے والا جہاز عمران اور سیکرٹ سروس سمیت خوفناک پہاڑیوں سے ٹکرا گیا۔ ایک ایسا لمحہ جس کا لازمی نتیجہ موت تھا۔ عمران اور سیکرٹ سروس کی موت مگر......؟
- ناواشنگو۔ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں پر سٹین گن کا فائر کھول دیا۔ اور وہ سب مردہ چھپکلیوں کی طرح زمین پر گرنے لگے۔

کیا وہ سب ہلاک ہو گئے؟۔

- ناواشنگو۔ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو سطح زمین سے فٹ نیچے زندہ دفن ہونے پر مجبور کر دیا۔
- کیا خوفناک جنگلوں میں موجود ناقابل تسخیر اڈہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے تسخیر کر لیا۔ یا وہ سب موت کے اندھے کنوئیں میں دھکیل دیئے گئے۔

خوفناک جنگلوں کا محافظ۔ پراسرار شریاں قبائل کے انتہائی حیرت انگیز سردار ناواشنگو اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ناقابل تسخیر مگر تباہ کن اڈے کی خاطر ہونے والی ایک ایسی ذہنی اور جسمانی جنگ۔ جس کا ہر لمحہ آپ کو یقیناً چونکا کر رکھ دے گا۔

ایکشن اور سسپنس سے بھرپور ایک ایسا منفرد ایڈونچر جو ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترے گا

اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

مسلسل ایکشن کے متوالے قارئین کیلئے عمران سیریز کا ایک یادگار ناول

فاسٹ ایکشن

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

- شار برادرز - دنیا کے خطرناک ترین مجرم - جن کا دعویٰ تھا کہ وہ مشکل سے مشکل مشن صرف دو روز میں مکمل کر لیتے ہیں ۔
- عمران اور سیکرٹ سروس پر شار برادرز کے پے در پے خوفناک اور جان لیوا حملے - عمران کی کار پر بم پھینکا گیا ـــــ جوزف پر سر عام گولیوں کی بارش کر دی گئی ـــــ جولیا پر دن دہاڑے جان لیوا حملہ کیا گیا ـــــ اور ہجوم سے پُر ہوٹل میں تنویر کے پہلو میں خنجر اتار دیا گیا ۔
- صفدر اور کیپٹن شکیل کو زہریلی سوئیوں کی مدد سے مفلوج کر دیا گیا - اس ہیوی لوڈر ٹرک پر میگنٹ بم کا خطرناک حملہ - جس میں عمران اور ٹائیگر موت کی کشمکش میں مبتلا تھے ۔
- ایکسٹو دانش منزل میں بے بس پڑا ہوا تھا اور شار برادرز دانش منزل میں دندناتے پھر رہے تھے اور یہ سب اس قدر تیزی سے کیا گیا کہ عمران اور سیکرٹ سروس سنبھل بھی نہ سکی ۔ شار برادرز کا اصل مشن کیا تھا - کیا وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے ؟

انتہائی منفرد اور دلچسپ ناول

یوسف برادرز ، پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز

زیرو لاسٹری

مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

زیرو لاسٹری

حصّہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

۷

پروفیسر مورگن کی کوٹھی کے ایک کمرے میں عمران، جوزف، جوانا اور ٹائیگر کے علاوہ پروفیسر مورگن بھی بیٹھا ہوا تھا اور عمران پروفیسر مورگن کے ساتھ ساحرانہ علوم کے بارے میں عجیب و غریب قسم کی گفتگو میں مصروف تھا۔ ایسی گفتگو جس کا ایک لفظ بھی اس کے ساتھیوں کے پلے نہ پڑ رہا تھا اس لئے وہ تینوں خاموش بیٹھے صرف ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سُن رہے تھے۔

"تم تو ساحرانہ علوم کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو، میری توقع سے بھی کہیں زیادہ۔ مجھے تمہاری معلومات پر حیرت ہے"۔ —— پروفیسر مورگن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"صرف کتابی حد تک جانتا ہوں پروفیسر —— کبھی عملی طور پر مجھے ایسے علوم حاصل کرنے کا خیال تک نہیں آیا اور اس کی بنیادی وجہ صرف اتنی ہے کہ بحیثیت مسلمان میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ ان ساحرانہ علوم کو عملی طور پر

سیکھنے کے لئے مسلمان کو سب سے پہلے اپنے ایمان کی قربانی دینی پڑتی ہے
اور میں ایمان کے مقابلے میں دنیا کے ان علوم کو انتہائی حقیر سمجھتا ہوں":۔۔۔
عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بہرحال یہ تمہارا اپنا نظریہ ہے، میں نے انہیں صرف شوق کی خاطر سیکھا
ہے۔ میں نے کبھی ان کا غلط استعمال نہیں کیا":۔۔۔۔ پروفیسر مورگن نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے صرف اپنی بات کی ہے پروفیسر — آپ کی نہیں":۔۔۔۔
عمران نے کہا اور پروفیسر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن عمران تم سے بے پناہ ہمدردی کے باوجود میں تمہیں واضح طور پر
یہ بتا دوں کہ میں ڈاکٹر فرینکسٹائن کا مقابلہ نہیں کر سکتا، جتنا کچھ میں نے تمہارے
اور تمہارے ساتھیوں کے لئے کیا ہے ڈاکٹر فرینکسٹائن کے لئے تو یہ بھی ناقابل
معافی ہو گا۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن چاہے کتنا بڑا ساحر ہی کیوں
نہ ہو مجھے میرے گھر میں نقصان نہیں پہنچا سکتا لیکن بہرحال وہ تمہیں
اور تمہارے ساتھیوں کو اپنی پُراسرار طاقتوں سے تباہ کر سکتا ہے":۔۔۔۔
پروفیسر مورگن نے کہا۔

"آپ نے بتایا تھا کہ آپ ڈاکٹر مارٹل کا فون نمبر جانتے ہیں":۔۔۔۔
عمران نے کہا۔

"ارے ہاں — لیکن ڈاکٹر مارٹل کے متعلق بتا دوں کہ وہ بھی ڈاکٹر فرینکسٹائن
کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے":۔۔۔۔ پروفیسر مورگن نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں — لیکن میں پھر بھی ایک خاص مقصد کے تحت ان

سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو آپ کے فون سے بات
کر لوں":۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں بخوشی":۔۔۔۔ پروفیسر مارٹل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے رابطہ نمبر اور ڈاکٹر مارٹل کا نمبر بھی بتا دیا۔

عمران نے ٹائیگر سے کال ملانے کے لئے کہا اور ٹائیگر نے رسیور
اٹھا کر تیزی سے پروفیسر مورگن کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈاکٹر مارٹل صاحب بات کر رہے ہیں":۔۔۔۔ ٹائیگر نے دوسری
طرف سے ہیلو کی آواز سنتے ہی پوچھا۔

"لیجئے باس، ڈاکٹر صاحب خود لائن پر ہیں":۔۔۔۔ ڈاکٹر نے رسیور
عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ڈاکٹر، میں علی عمران بول رہا ہوں":۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"علی عمران — کون علی عمران":۔۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھری
آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا کا علی عمران":۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ تم — تم نے کیسے فون کر دیا۔ مجھے تو تمہارا تصور تک نہ
تھا":۔۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ابھی میں ایسے کسی علم میں ماہر نہیں ہوا کہ بغیر فون کئے آپ سے گفتگو
کر سکوں":۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے
ڈاکٹر مارٹل بے اختیار ہنس پڑا۔

"کاش تم اس لائن پر آ جاتے تو مجھے یقین ہے کہ دنیا کے سب سے
بڑے ساحر تم ہی ہوتے، لیکن تم اس طرف آئے ہی نہیں":۔۔۔۔ ڈاکٹر

مارٹل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کو بتایا تو تھا میں نے کہ میں الحمدللہ مسلمان ہوں۔ اس لئے ان شیطانی علوم میں عملی طور پر کوئی حصہ نہیں لینا چاہتا۔ لیکن اب ایک مسئلہ سامنے آگیا ہے۔ ایک ایسی شخصیت سے میرا واسطہ پڑ گیا ہے جو بیک وقت سائنسدان بھی ہے، مجرم بھی اور ساحرانہ علوم کا ماہر بھی ——— اس لئے اب میں عجیب کشمکش کا شکار ہو گیا ہوں کہ اس شخصیت کا مقابلہ کیسے کروں"۔— عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ، اوہ کہیں تم ڈاکٹر فرینکسٹائن سے تو نہیں ٹکرا گئے"——— ڈاکٹر مارٹل کے لہجے میں خوف کی پرچھائیاں موجود تھیں۔

"ہاں، لیکن آپ کیوں کانپ رہے اس کا نام لیتے ہوئے"——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران، تم نہیں جانتے کہ وہ کتنا بڑا ساحر ہے۔ بس اتنا بتا دوں کہ وہ کسی قدیم سے قدیم دور کے بڑے سے بڑے ساحر سے بھی بڑا ساحر ہے۔ اس نے ان علوم میں واقعی درجہ کمال حاصل کر لیا ہے۔ تم اس کی طاقتوں سے واقف ہی نہیں ہو"——— ڈاکٹر مارٹل نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ جسے دنیا کا سب سے بڑا ساحر کہہ رہے ہیں اس کا طلسم تو میرے ساتھی جوزف نے توڑ کر رکھ دیا ہے حالانکہ وہ ساحرانہ علوم کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہے۔ بس افریقہ کا رہنے والا ہے"——— عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"——— ڈاکٹر مارٹل نے کہا تو عمران نے اسے مختصر طور پر اب تک گزرے ہوئے سارے واقعات بتا دیئے۔

"مار جورا کا طلسم ٹوٹ گیا، اس ناچیری کے خون سے، اوہ یہ بالکل ہی ناقابل یقین بات ہے۔ مار جورا تو تاریک دنیا کا سب سے خوفناک طلسم ہے اور اس دنیا میں صرف ڈاکٹر فرینکسٹائن ہی مار جورا کا ماہر ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم جھوٹ نہیں بولتے لیکن معاف کرنا مجھے تمہاری بات پر قطعاً یقین نہیں آرہا"——— ڈاکٹر مارٹل نے کہا۔

"آپ پروفیسر مورگن سے پوچھ لیں، ان کے سامنے یہ سب کچھ ہوا ہے"——— عمران نے کہا اور رسیور ساتھ بیٹھے ہوئے پروفیسر مورگن کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو ڈاکٹر، میں مورگن بول رہا ہوں۔ عمران نے جو کچھ آپ کو بتایا ہے وہ واقعی درست ہے۔ اگر یہ سب کچھ میرے سامنے نہ ہوا ہوتا تو میں بھی آپ کی طرح اس پر یقین نہ کرتا۔ بہرحال جو کچھ عمران نے آپ کو بتایا ہے، وہ حرف بحرف صحیح ہے"——— پروفیسر مورگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے پروفیسر ——— آپ تو مار جورا کے بارے میں جانتے ہیں۔ بہرحال قدرت کے بے شمار ایسے راز ہیں جو بہرحال ابھی کسی پر بھی آشکارا نہیں ہو سکے۔ ناچیری کے خون سے مار جورا طلسم کا ٹوٹ جانا تو ایسے ہی ہے جیسے پرندوں کی چونچوں سے نکلنے والی کنکریوں سے ہاتھیوں کا مر جانا"——— ڈاکٹر مارٹل نے کہا۔

"بالکل ——— آپ نے مثال درست دی ہے"——— پروفیسر نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور عمران جو پروفیسر کے ساتھ بیٹھے ہونے کی وجہ سے رسیور سے نکلنے والی ڈاکٹر مارٹل کی آواز سن رہا تھا بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ، پروفیسر ایک منٹ"——— عمران نے جلدی سے رسیور

پروفیسر کے ہاتھ سے جھپٹتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر مارٹل ——— آپ نے یہ مثال دے کر میرے ذہن میں ایک نیا آئیڈیا پیدا کر دیا ہے۔ آپ کا بے حد شکریہ' اب میں اس ڈاکٹر فرینکسٹائن سے خود ہی نمٹ لوں گا' بہت شکریہ ——— بائی بائی" ——— عمران نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ہاتھ مار کر اس نے کریڈل دبا دیا۔

"انکوائری کا کیا نمبر ہے پروفیسر" ——— عمران کے لہجے میں انتہا درجے کی بے چینی تھی۔ پروفیسر نے نمبر بتا دیا تو عمران نے جلدی سے نمبر ڈائل کئے۔

"لیس انکوائری پلیز" ——— دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا فون کرنے کے لئے رابطہ نمبر بتا دیں" ——— عمران نے کہا تو آپریٹر نے چند لمحے توقف کے بعد اسے نمبر بتا دیا۔ عمران نے شکریہ کہہ کر ایک بار پھر کریڈل دبا دیا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ثریا' میں عمران بول رہا ہوں۔ اماں بی کہاں ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھائی جان' آپ خیریت سے ہیں کہاں سے فون کر رہے ہیں" ——— ثریا کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں خیریت سے ہوں۔ تم اماں بی کو بتاؤ' مجھے ان سے ضروری کام

ہے" ——— عمران نے کہا۔

"اچھا میں بلاتی ہوں" ——— دوسری طرف سے ثریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور علیحدہ میز پر رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔

"تم عمران ——— تم نے فون کیا ہے۔ کیوں کیا اب ماں سے ملنے کے لئے تمہارے پاس اتنا وقت بھی نہیں رہا کہ تم یہاں آ جاؤ" چند لمحوں بعد اماں بی کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' اماں بی آپ سے جدائی محسوس ہو تو ملنے کی بات بھی سوچوں' میں بھلا آپ سے جدا ہو سکتا ہوں۔ آپ تو میری اکلوتی اماں بی ہیں" ——— عمران نے بڑے نیازمندانہ لہجے میں کہا۔

"باپ کی طرح باتیں کر کے مجھے ٹرخا دیتے ہو تم بھی' ارے ہائیں کیا کہا ہے تم نے اکلوتی ——— کیا مطلب' کیا اب اس بڑھاپے میں باپ کا مردہ خراب کرنے کا سوچ رہے ہو" ——— اماں بی بات کرتے کرتے چونک پڑیں اور اس کے ساتھ ہی ان کے لہجے میں شدید غصہ عود کر آیا۔ ظاہر ہے ان کا مطلب سر رحمٰن کی دوسری شادی سے تھا۔

"توبہ' توبہ اماں بی میری کیا جرأت کہ میں ڈیڈی کے بارے میں ایسا سوچ بھی سکوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم یا تمہارا باپ دونوں سوچ کر تو دیکھو پھر دیکھنا میں تم دونوں کا کیا حشر کرتی ہوں' تم نے یہ بات منہ سے نکالی کیوں" ——— اماں بی کا غصہ اور عروج پر پہنچ گیا۔

"اماں بی ——— ڈیڈی تو ایک روز سر سلطان سے کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر خاص رحمت کی ہے کہ انہیں اتنی اچھی بیوی دی ہے۔ وہ تو اماں بی

مر سلطان سے آپ کی ایسی تعریفیں کر رہے تھے کہ مجھے شرم آ گئی ”۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”کیوں نہ کرے تعریفیں، یہ تو میرا ہی دم ہے کہ اس سے گزارہ کر رہی ہوں۔ لیکن تم نے فون کیوں کیا ہے خود کیوں نہیں آئے“۔۔۔۔۔ اماں بی کا لہجہ یکلخت نرم پڑ گیا تھا اور عمران مسکرا دیا۔

”اماں بی میں جلد ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔ ایک مسئلہ آن پڑا ہے۔ میرا ایک دوست ہے اس پر کسی نے کالا علم کر دیا ہے اور وہ بیچہ پریشان ہے۔ بڑے پیروں فقیروں کے پاس گیا ہے لیکن کوئی بھی کالے علم کا کاٹ نہیں کر سکا۔ بس تعویز دے کر وقتی علاج کر دیتے ہیں۔ میں نے اس سے کہا ہے کہ میں اماں بی سے پوچھتا ہوں۔ میری اماں بی کو ضرور کالے علم کا علاج معلوم ہو گا“۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”وہ تمہارا دوست مسلمان ہے۔ موا کافر تو نہیں، ہزار بار تمہیں منع کیا ہے کہ موئے کافروں سے دوستی مت کرو“۔۔۔۔۔ اماں بی کو دوبارہ غصہ آنے لگا۔

”ارے ارے اماں بی، وہ تو پکا مسلمان ہے ۔۔ بالکل پکا“۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”تو پھر اسے کسی کے پاس جانے کی کیا ضرورت تھی، قرآن مجید سے الف لام میم والے سارے حروف کاغذ پر کسی نیک آدمی سے لکھوا کر گلے میں ڈال لے، کالے علم کی مجال ہے کہ اس راستے سے بھی گزر جائے“۔۔۔۔۔ اماں بی نے کہا۔

”بس ٹھیک ہے، اماں بی میں ابھی اسے کہتا ہوں۔ میں جلد حاضر

ہوں گا ۔ السلام علیکم“۔۔۔۔۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور جلدی سے ریسیور رکھ دیا۔

”اب میں دیکھتا ہوں اس ڈاکٹر فرینکسٹائن کو وہ کتنے شیطانی علوم کا مالک ہے“۔۔۔۔۔ عمران نے ریسیور رکھ کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”کیا ہوا“۔۔۔۔۔ پروفیسر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”پروفیسر صاحب، پلیز ایک سفید کاغذ اور قلم منگوا دیجئے، میں نے کائنات کا سب سے طاقتور راز معلوم کر لیا ہے۔ میں باتھ روم سے ابھی آیا“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر باتھ روم کا دروازہ تھا۔ اس نے باتھ روم میں جا کر باقاعدہ وضو کیا اور پھر باہر آ گیا۔

”یہ لو کاغذ اور قلم ۔ لیکن تم کیا کرنا چاہتے ہو“۔۔۔۔۔ پروفیسر نے سفید کاغذ اور قلم میز سے اٹھا کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”آپ بس دیکھتے جائیں“۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے جیب سے رومال نکالا اور اسے سر پر رکھ لیا۔ اس نے میز پر کاغذ رکھا اور قلم کھول کر اس پر اس نے قرآن مجید کے حروف مقطعات لکھنے شروع کر دیئے۔ اس نے چار بار یہ حروف لکھے اور پھر کاغذ کو اس نے چار حصوں میں تقسیم کر کے انہیں تہہ کیا اور ایک کاغذ اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور اسی طرح تہہ کر کے اس نے ایک ایک کاغذ ٹائیگر، جوانا اور جوزف کو دے دیئے۔

”یہ اپنی جیبوں میں رکھ لو“۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے حروف مقطعات لکھے ہیں"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کاغذ لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں، اماں بی کو یہ اصطلاح تو نہیں آتی تھی اس لئے جب انہوں نے الف لام میم والے سارے حروف لکھنے کے لئے کہے تو میں سمجھ گیا کہ ان کا مقصد حروف مقطعات سے ہے۔ اس بات کا خیال مجھے ڈاکٹر مارٹل کی اس مثال سے آیا کہ جس طرح پرندوں کی چونچوں سے گرنے والی کنکریوں نے ہاتھیوں کو ختم کر دیا تھا۔ ڈاکٹر مارٹل کا اشارہ یقیناً قرآن مجید کی سورہ فیل کی طرف تھا"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ حروف مقطعات کیا ہوتے ہیں۔ یہ کونسا علم ہے"۔۔۔۔۔ پروفیسر مورگن جو حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ اور سن رہا تھا، انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پروفیسر مورگن، آپ قرآن مجید کے بارے میں تو جانتے ہوں گے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں اچھی طرح جانتا ہوں۔ مسلمان اسے اللہ تعالیٰ کا کلام مانتے ہیں"۔ پروفیسر مورگن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ ہے بھی اللہ کا کلام اور اللہ وہ ہے جو کل کائنات کا مالک و مختار ہے۔ یہ تمام کائنات اور اس میں موجود تمام راز اور نظام اس کے پیدا کردہ ہیں اور آپ سوچیں کہ جب ایک انسان جس کی کوئی وقعت اور قیمت نہیں ہے اس کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ اس قدر طاقت رکھتے ہیں کہ ذہنوں کو پلٹ دیں تو اللہ تعالیٰ کے کلام میں کس قدر طاقت ہو گی۔ یہ حروف مقطعات بھی اللہ تعالیٰ کا انسانوں کو بخشا ہوا ایک ایسا خزانہ

ہے جس کی اصل اہمیت کا میں تو کیا پوری دنیا کے انسان بھی مل کر اندازہ نہیں لگا سکتے لیکن بہرحال یہ ایک عظیم خزانہ ہے اور یہی حروف میں نے کاغذ پر لکھے ہیں۔ میں ہوں تو اللہ کا انتہائی عاجز اور فقیر بندہ اس لئے میری تو سرے سے کوئی اہمیت ہی نہیں ہے لیکن جو حروف میں نے لکھے ہیں ان کے اثرات کا آپ کو جلد ہی علم ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے پرجوش انداز میں پوری تقریر کر ڈالی اور پروفیسر مورگن کے چہرے پر طنزیہ سی مسکراہٹ بکھر گئی۔

"ٹھیک ہے، میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ لیکن یہ بتا دوں کہ اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ کاغذ پر یہ چند حروف جو چاہے تمہارے لئے کتنے ہی مقدس ہوں لکھ کر تم ڈاکٹر فرینکسٹائن کا مقابلہ کر سکو گے تو بہرحال ٹھیک ہے میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہتا"۔۔۔۔۔ پروفیسر مورگن نے شاید عمران کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے بات بدل دی۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا دروازہ کھلا اور پروفیسر مورگن کا ملازم اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں وائرلیس فون پیس تھا۔

"آپ کے نام کال ہے جناب۔۔۔ کوئی ڈاکٹر فرینکسٹائن صاحب بات کر رہے ہیں"۔۔۔۔۔ ملازم نے فون پیس پروفیسر مورگن کی طرف بڑھاتے ہوئے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر فرینکسٹائن۔۔۔ اوہ وہی ہوا جس کا مجھے خطرہ تھا۔ اسے معلوم ہو گیا اور اب وہ مجھ پر معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام لگائے گا"۔۔۔۔۔ پروفیسر مورگن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے دکھائیے، میں بات کرتا ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے پروفیسر

کے ہاتھ سے فون لیتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے تم مت بات کرو' ورنہ وہ اور بگڑ جائے گا"۔۔۔۔۔۔ پروفیسر نے جلدی سے کہا لیکن عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔

"ہیلو ڈاکٹر فرینکسٹائن' میں علی عمران بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"تم علی عمران ۔۔۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے ساتھی ساحر نے تم پر میرا قائم کردہ طلسم ختم کر دیا ہے لیکن کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن بے بس ہو گیا ہے۔ میں جب چاہوں تمہیں ایک لمحے میں عبرتناک عذاب سے دوچار کر دوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم پروفیسر مورگن کی پناہ میں ہو۔ پروفیسر مورگن کے ساتھ میرا معاہدہ ہے اس لئے جب تک تم کیمب پارک میں ہو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا لیکن جیسے ہی تم نے لاپول میں قدم رکھا میں تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا عبرتناک حشر کر دوں گا"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر فرینکسٹائن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم کیا اور تمہارے شیطانی علوم کیا ۔۔۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن تمہارا خیال ہے کہ تم نے چند شیطانی قوتوں کو تسخیر کر کے کوئی بڑا تیر مار لیا ہے۔ پہلے مجھے معلوم نہ تھا کہ تم شیطانی قوتوں کے مالک ہو اس لئے بے خبری میں مار کھا گیا تھا لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم کیا حیثیت رکھتے ہو اور سنو تم میری نظر میں ایک مجرم ہو اور بس' میں جلد ہی واپس لاپول آ رہا ہوں تم سے جو کچھ ہو سکے کر لینا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی شدید غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے بہرحال جب تم لاپول آؤ گے

تو پھر بات ہو گی۔ میں پروفیسر سے بھی یہی کہنا چاہتا تھا کہ وہ تمہیں لاپول واپس بھجوا دے لیکن اب مجھے یقین ہے کہ تم کبھی لاپول آنے کی جرأت نہ کرو گے"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر فرینکسٹائن نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہونہہ' ساحرانہ علوم کا ماہر ۔ نانسنس"۔۔۔۔۔۔ عمران نے فون پیس کا بٹن آف کرتے ہوئے کہا۔

"عمران تم اسے نہیں جانتے وہ واقعی عفریت ہے۔ تم اس کی طاقتوں سے واقف ہی نہیں ہو' اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ تم لاپول جانے کی بجائے واپس اپنے ملک چلے جاؤ' میں اس سے بات کر لوں گا۔ وہ تمہارا پیچھا چھوڑ دے گا"۔۔۔۔۔۔ پروفیسر مورگن نے ہمدردانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر' آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے ہماری مدد کی ہے۔ اگر ڈاکٹر فرینکسٹائن صرف ساحرانہ علوم کا ماہر ہوتا تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہ تھی لیکن وہ مجرم ہے اور میرے ملک پاکیشیا کے خلاف ایک خوفناک جرم کا ارتکاب کرنا چاہتا ہے اور یہ میری فطرت کے خلاف ہے کہ میں ایسے کسی مجرم کو چھوڑ دوں۔ بہرحال یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے، میرے زخم مندمل ہو جائیں تو میں خود ہی آئندہ اقدامات کے بارے میں سوچوں گا۔ ہاں اگر ہم لوگ آپ پر بوجھ ہیں تو ہمیں اجازت دیجئے ہم کسی ہوٹل میں شفٹ ہو جاتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ارے نہیں' ایسی بھی کوئی بات نہیں جو تم مناسب سمجھو کرتے رہو' البتہ تم جب تک چاہو یہاں رہ سکتے ہو۔ ابھی تو میں نے جوزف سے ترشوی کے معبد کا پتہ بھی معلوم کرنا ہے"۔۔۔۔۔۔ پروفیسر نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا۔

ڈین کلب کی شاندار عمارت پر کلب کے نام کا نیون سائن جل بجھ رہا تھا کلب میں آنے جانے والوں کا خاصا رش تھا۔ ان میں مردوں کی نسبت عورتوں کی تعداد زیادہ تھی لیکن یہ سب لوگ انتہائی معزز اور اعلیٰ طبقے کے افراد تھے۔ وسیع و عریض پارکنگ میں نئے ماڈل کی کاروں کا رش نظر آرہا تھا جوزف اور جوانا دونوں ابھی ٹیکسی پر یہاں پہنچے تھے۔ جوزف نے پروفیسر مورگن کو ترشوی کے معبد کے متعلق کچھ بتانے سے پہلے ان سے عمران پر فائرنگ کرنے والوں کے بارے میں پوچھ لیا تھا اور پروفیسر نے اُسے بتا دیا تھا کہ یہ کام کیمپ پارک کے مشہور غنڈے ڈین کے آدمیوں نے کیا ہے۔ پروفیسر کے مطابق ڈین بظاہر ایک معزز کاروباری آدمی ہے اور کیمپ پارک کے سب سے اعلیٰ ڈین کلب کا مالک ہے لیکن دراصل وہ ایک مشہور جرائم پیشہ ہے اور گن گرین نامی تنظیم سے متعلق ہے۔ کیمپ پارک میں ہونے والے ہر بڑے جرم کے پیچھے اس کا ہاتھ ہے لیکن وہ خود لڑنے جھگڑنے والا آدمی نہیں ہے۔ اس

کا قائم کردہ گروپ یہ کام کرتا رہتا ہے۔ یہ معلومات ملنے کے بعد جوزف اور جوانا دونوں نے اپنے طور پر پروگرام بنا لیا کہ اس ڈین اور اس کے آدمیوں سے وہ عمران پر فائرنگ کا عبرتناک انتقام لیں گے چنانچہ وہ دونوں شہر کی سیر کا بہانہ بنا کر پروفیسر مورگن کی کوٹھی سے نکلے اور ٹیکسی میں بیٹھ کر سیدھے ڈین کلب پہنچ گئے۔ یہاں آنے سے پہلے ان کا خیال تھا کہ یہ کلب غنڈوں اور بدمعاشوں کی آماجگاہ ہو گی اور وہ وہاں کھل کر کام کریں گے لیکن یہاں معزز افراد کو دیکھ کر انہوں نے یہاں کھلی کارروائی کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اب وہ پہلے اس ڈین کو تلاش کرنا چاہتے تھے چنانچہ وہ ہال میں داخل ہوتے ہی سیدھے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے گئے جہاں وہ خوبصورت اور نوجوان لڑکیاں موجود تھیں۔

"مسٹر ڈین اپنے دفتر میں ہیں مس" ــــــ جوانا نے ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر بڑے بااخلاق لہجے میں پوچھا۔

"یس سر۔ باس موجود ہیں" ــــــ لڑکی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"کس طرف ہے دفتر۔ کیا آپ ہماری رہنمائی کریں گی" ــــــ جوانا نے کہا۔

"آپ باس سے ملنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ نے ان سے ملاقات کا وقت لے لیا ہے" ــــــ لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"ہمیں وقت لینے کی ضرورت نہیں ہے مس۔ ہم ایکریمیا سے آئے ہیں اور ایک خاص بزنس کے بارے میں ان سے بات کرنی ہے۔ اس میں تمہارے باس کا ہی فائدہ ہے" ــــــ جوانا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ کیا نام ہے آپ کا — میں باس سے بات کرتی ہوں " ——
لڑکی نے کہا۔

" میرا نام جوانا ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں جوزف " —— جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ جوزف خاموش کھڑا ہال کو دیکھ رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے جوانا اور اس لڑکی کے درمیان ہونے والی بات چیت سے کوئی دلچسپی نہ ہو۔

لڑکی نے کاؤنٹر پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کا ایک نمبر پریس کر دیا۔

" باس میں کاؤنٹر سے مارشیا بول رہی ہوں۔ ایکریمیا سے دو صاحب آپ سے ملنے تشریف لائے ہیں — جوانا اور جوزف صاحب " ——
لڑکی نے کہا۔

" میں نے پوچھا ہے باس — ملاقات طے نہیں ہے لیکن وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ کسی بزنس کے بارے میں بات کرنے آئے ہیں " —— لڑکی نے دوسری طرف سے بات سن کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او۔کے باس " —— لڑکی نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور رسیور جوانا کی طرف بڑھا دیا۔

" باس سے خود بات کر لیجئے " —— لڑکی نے کہا اور جوانا نے رسیور لڑکی کے ہاتھ سے لے لیا۔

" ہیلو، میں جوانا بول رہا ہوں — ماسٹر کلرز کا جوانا " —— جوانا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

ماسٹر کلرز — اوہ، اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ آپ رسیور

مارشیا کو دیں " —— دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔ اور جوانا نے مسکراتے ہوئے رسیور لڑکی کو دے دیا۔

" یس باس " —— لڑکی نے کہا اور پھر یس سر کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

" مارکی " —— لڑکی نے رسیور رکھ کر ایک طرف کھڑے ہوئے ویٹر کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" یس مس " —— اس ویٹر نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" ان صاحبان کو باس کے دفتر تک چھوڑ آؤ " —— مارشیا نے کہا۔

" آئیے سر " —— ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" شکریہ مس " —— جوانا نے مسکراتے ہوئے لڑکی سے کہا اور پھر وہ اس ویٹر کی رہنمائی میں چلتے ہوئے ایک سائیڈ پر موجود لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ لفٹ کے اوپر سپیشل کا لفظ لکھا ہوا تھا۔ ویٹر نے لفٹ کا دروازہ کھولا اور ان دونوں کے اندر آنے کے بعد وہ خود بھی اندر آیا اور دروازہ بند کر کے اس نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا اور لفٹ تیزی سے اوپر کو اٹھنے لگی۔ چند لمحوں بعد لفٹ خود بخود رک گئی۔

" تشریف لائیے " —— ویٹر نے دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا اور جوزف اور جوانا باہر آ گئے۔ یہ ایک راہداری تھی جس کی دیواریں سپاٹ تھیں اور راہداری میں چار مسلح افراد دیواروں سے پشت لگائے کھڑے تھے۔ ویٹر کو دیکھ کر انہوں نے اثباتی کے انداز میں سر ہلا دیا۔

اور پھر وہ بھرپور انداز میں جوزف اور جوانا کو دیکھنے لگے لیکن جوزف اور جوانا دونوں باوقار انداز میں چلتے ہوئے ویٹر کی رہنمائی میں آگے بڑھتے گئے۔ راہداری کے اختتام پر ایک بند دروازہ تھا جس کے باہر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ ویٹر نے دروازے کی سائیڈ میں لگے ہوئے کال بیل نما بٹن کو پریس کر دیا۔

"کون ہے"۔۔۔۔ بٹن کے نیچے لگی ہوئی جالی میں سے ایک سخت اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"باس، میں مارکی ہوں۔ مس مارشیا نے دو مہمانوں کو آپ کے دفتر تک چھوڑنے کا کہا تھا، میں انہیں لے آیا ہوں"۔۔۔۔ مارکی نے انتہائی مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔ وہی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازے پر جلتا ہوا سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا۔ مارکی نے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور ایک طرف مڑ گیا۔ جوانا اور جوزف اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک کافی وسیع کمرہ تھا جو انتہائی قیمتی فرنیچر سے سجا ہوا تھا۔ سامنے موجود ایک بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا۔ چہرے مہرے اور انداز سے وہ واقعی ایک معزز آدمی دکھائی دیتا تھا۔

"خوش آمدید۔۔ میرا نام ڈین ہے"۔۔۔۔ اس آدمی نے اٹھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ ڈین۔۔ میرا نام جوانا ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں جوزف"۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور بڑے پرجوش انداز میں ڈین سے مصافحہ کیا

ڈین ہونٹ بھینچے چند لمحے غور سے جوزف اور جوانا کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے، میں بتا دیتا ہوں۔ میں یہاں کوئی جھگڑا نہیں کرنا چاہتا ورنہ کلب بدنام ہو جائے گا لیکن ایک شرط پر بتاؤں گا کہ تم مجھے یہ بتا دو کہ وہ ایشیائی جس پر فائر کھولا گیا تھا اس وقت کہاں ہے اور اس کا نام اور حلیہ کیا ہے"۔۔۔۔ ڈین نے کہا۔

"اس کا نام علی عمران ہے اور وہ اس وقت پروفیسر مورگن کی کوٹھی میں موجود ہے۔۔ اور کچھ"۔۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ"۔۔۔۔ ڈین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جوانا نے اسے عمران کا حلیہ بھی بتا دیا۔

"اوکے۔ اب میں بتا دیتا ہوں کہ مجھے لاپول کے سلور ویلو کلب کے مالک ڈینس نے اس کام کے لئے کہا تھا"۔۔۔۔ ڈین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس ڈینس کو ہمارے سامنے فون کر کے اس بات کی تصدیق کرا سکتے ہو کہ تم نے جو کچھ بتایا ہے، درست ہے"۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"ہاں۔۔ کیوں نہیں"۔۔۔۔ ڈین نے کہا اور اس نے میز پر موجود ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈین بول رہا ہوں کیمپ یارک سے۔ ڈینس سے بات کراؤ"۔۔۔۔ ڈین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیلیفون کی سائیڈ پر لگا ہوا لاؤڈر کا بٹن دبا دیا۔

"یس سر۔۔ ہولڈ کیجئے"۔۔۔۔ ٹیلی فون کے ساتھ لگے ہوئے

لاؤڈر سے دوسری طرف سے آنے والی آواز سنائی دی۔

"ہیلو، ڈینس بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ڈینس کی آواز سنائی دی۔

"ڈینس، میں ڈین بول رہا ہوں۔ ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ جس ایشیائی پر تمہارے کہنے پر میرے آدمیوں نے فائرنگ کی تھی وہ بچ گیا ہے حالانکہ میرے آدمیوں نے اس پر مشین گن کا برسٹ فائر کیا تھا"۔۔۔۔۔ ڈین نے کہا۔

"ہاں، مجھے چیف نے بتایا ہے اور مجھے چیف کے سامنے سخت خفت بھی اٹھانی پڑی ہے۔ اس لئے نہیں کہ وہ آدمی بچ گیا ہے بلکہ اس لئے کہ تم نے غلط آدمی پر فائر کھول دیا تھا"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈینس نے کہا۔

"غلط آدمی پر ۔۔ کیا مطلب۔ تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ ایک پاکیشیائی اور ایک حبشی ہوں گے اور لاپول سے کیمب یارک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے پہنچے ہوں گے"۔۔۔۔۔ ڈین نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں، میں نے یہی کہا تھا لیکن وہ دوسرا جوڑا تھا جس میں موجود پاکیشیائی پر تم نے وار کیا تھا اس کا نام علی عمران تھا جبکہ پہلے جوڑے کے پاکیشیائی جس کا نام ٹائیگر تھا اسے گولی مارنے کا حکم دیا گیا تھا۔ بہرحال اب چیف باس نے مزید کوئی کارروائی کرنے سے منع کر دیا ہے اس لئے جو ہوا سو ہوا اب اسے بھول جاؤ"۔۔۔۔۔ ڈینس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب تمہیں یقین آگیا ہوگا کہ میں نے کوئی غلط بیانی نہیں کی"۔۔۔۔۔ ڈین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس آدمی کو یہاں بلاؤ جس نے عمران پر فائر کھولا تھا"۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"وہ ایکریمیا گیا ہوا ہے۔ ایک ہفتے بعد آئے گا"۔۔۔۔۔ ڈین نے جواب دیا۔

"اوکے، پھر ہم ایک ہفتے بعد آئیں گے"۔۔۔۔۔ جوانا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جوزف بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ ان کے اس طرح اٹھنے پر ڈین کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے آثار نظر آنے لگے لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر میز کے اوپر سے گھسٹ کر جوزف کے قدموں میں جا گرا۔ جوانا نے اچانک اسے گردن سے پکڑ کر گھسیٹ لیا تھا۔ اس کے نیچے گرتے ہی جوزف کی لات چلی اور ڈین کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی۔ جوزف کی لات پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر پڑی تھی اور پسلیوں کے ٹوٹنے کی آواز کے باوجود ڈین کے حلق سے نکلنے والی زوردار چیخ صاف سنائی دی تھی۔ ڈین لات کھا کر پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح قالین پر تڑپنے لگا۔ جوانا نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور اس طرح اوپر اٹھا لیا جیسے کوئی بچہ کسی کھلونے کو اٹھاتا ہے۔ دوسرے لمحے اس نے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا اور تڑپتے ہوئے ڈین کو ایک طرف صوفے پر پھینک دیا۔ ڈین کا جسم میجک مین کے سے انداز میں ایک لمحے کے لئے تڑمڑ سا ہوا اور پھر ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی اور چہرہ بے پناہ تکلیف کی وجہ سے مسخ سا

ہو کر رہ گیا تھا۔ وہ اب ساکت پڑا ہوا تھا۔

"یہ چونکہ لڑنے بھڑنے والا آدمی نہیں تھا اس لئے اس کے لئے اتنی سزا ہی کافی ہے۔" ——— جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"باہر اس کے آدمی موجود ہیں۔ ان کا کیا کرنا ہے۔" ——— جوزف نے کہا۔

"فی الحال ہمیں مزید کچھ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ابھی ماسٹر پوری طرح فٹ نہیں ہیں۔ اس طرح ہم یہاں الجھ کر رہ جائیں گے۔" ——— جوانا نے کہا۔

"لیکن ہمارے جانے کے بعد جب یہاں ڈین کی لاش ملے گی تو ظاہر ہے ان کو پتہ چل جائے گا۔" ——— جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ بات تو ہے ——— لیکن باہر موجود افراد مسلح بھی ہیں۔ اس لئے خالی ہاتھوں سے تو نہیں مر سکتے۔ فائرنگ تو بہر حال کرنی پڑے گی۔" ——— جوانا نے کہا۔

"جب تک باس فٹ نہیں ہوتے اس گن گرین کا تو خاتمہ یہاں کیمپ پارک میں ہو جانا چاہیے اور ویسے بھی یہ راہداری بند ہے۔" ——— جوزف نے کہا۔

"او۔ کے۔ پھر آؤ میں مشین گن اچانک جھپٹوں گا اور اس کے بعد قتل عام۔" جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا اور باہر راہداری میں آ گیا۔ اس کے پیچھے جوزف بھی باہر آیا اور اس نے اپنے عقب میں دروازہ بند کر دیا اور دونوں اطمینان سے آگے بڑھنے لگے۔ راہداری میں چار افراد موجود تھے اور چاروں کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں۔ جوانا

آگے تھا۔ وہ جیسے ہی پہلے آدمی کے پاس پہنچا۔ اس کا بازو اچانک بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر چار پانچ فٹ دور فرش پر ایک دھماکے سے جا گرا جبکہ جوانا نے حیرت انگیز پھرتی کے ساتھ ایک ہاتھ سے اس کے چہرے پر تھپڑ مارتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس سے مشین گن چھین لی تھی اور جس لمحے وہ آدمی ایک دھماکے سے فرش پر گرا تھا اُس لمحے تک جوانا مشین گن سیدھی کر چکا تھا۔ گرنے والے کے دوسرے ساتھی حیرت سے بُت بنے کھڑے ہی تھے کہ جوانا نے ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے بند راہداری مشین گن کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔

ایک لمحے میں وہ چاروں آدمی فرش پر پڑے اس طرح تڑپ رہے تھے جیسے زہریلی دوا چھڑکنے سے حشرات الارض تڑپتے ہیں۔ ان کے جسموں سے خون کے فوارے سے پھوٹ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ ساکت ہو چکے تھے جوزف نے آگے بڑھ کر فرش پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھالی اور پھر وہ دونوں فرش پر پھیلے ہوئے خون سے بچ کر نکلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

لفٹ میں داخل ہو کر انہوں نے اپنی اپنی مشین گنیں کوٹ کے اندر بغل میں چھپا لیں اور لفٹ نے چند لمحوں بعد انہیں کلب کے ہال میں پہنچا دیا جہاں لوگ اسی طرح نا و نوش میں مصروف تھے۔ وہ دونوں اطمینان سے قدم بڑھاتے ہال سے باہر آئے اور تھوڑی دیر بعد ہی انہیں ٹیکسی مل گئی۔

"مین مارکیٹ چلو۔" ——— جوانا نے اندر بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک بڑی مارکیٹ میں پہنچ گئے۔ جوانا نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر ڈرائیور کو دیا اور پھر وہ دونوں مارکیٹ کی فٹ پاتھ پر پیدل چلنے والے ہجوم

میں شامل ہوکر آگے بڑھتے چلے گئے۔ جوانا نے چند دکانوں سے خریداری بھی کی اور پھر وہ ایک سائیڈ گلی میں داخل ہو کر اسے کراس کرتے ہوئے ایک سڑک پر پہنچ گئے۔ اسی طرح مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد آخر کار وہ پیدل ہی لارڈز کالونی میں پہنچ گئے۔

عمران اور ٹائیگر ایک ہی کمرے میں موجود تھے۔

"تم دونوں کہاں چلے گئے تھے؟" ——— عمران نے ان کے اندر داخل ہوتے ہی چونک کر پوچھا۔

"شہر کی سیر کرنے گئے تھے۔" ——— جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر کتنی لاشیں اور کتنے تڑپتے ہوئے جسم چھوڑ کر آئے ہو؟" ——— عمران نے بھی جواب میں مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار چونک پڑا اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ کو کیسے معلوم ہو گیا۔ کیا آپ نے بھی ساحرانہ علوم سیکھنے شروع کر دیئے ہیں ماسٹر؟" ——— جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس میں اتنی حیرت کی کونسی بات ہے۔ جب تم دونوں نے شہر کی سیر کرتے ہوئے حسن کی مشین گنیں چلائی ہوں گی تو ظاہر ہے کئی مرے ہوں گے اور کئی ابھی تک تڑپ رہے ہوں گے۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم اس ڈین اور اس کے چار ساتھیوں کو ہلاک کر آئے ہیں۔" ——— جوانا نے کہا تو عمران جو کرسی پر نیم دراز تھا چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"کیسے ۔ کس کی بات کر رہے ہو؟" ——— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کیمپ پارک میں گن گرین کا انچارج ڈین، جس کے آدمیوں نے آپ پر حملہ کیا تھا؟" ——— جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تمہیں کیسے معلوم ہوا اس کے متعلق؟" ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پروفیسر مورگن نے اپنے علم کی بنا پر بتایا تھا اور ہمارے سامنے اس ڈین کی لاپول کے ڈینس سے بات چیت ہوئی۔ آپ پر غلط فہمی سے حملہ کیا گیا تھا، اصل نشانہ ٹائیگر صاحب تھے؟" ——— جوانا نے جواب دیا تو عمران کے ساتھ بیٹھا ہوا ٹائیگر بھی چونک پڑا۔

"کیا مطلب ——— تفصیل بتاؤ؟" ——— عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو جوانا نے ڈین کے پاس جانے سے لے کر واپس آنے تک ساری بات تفصیل سے بتا دی۔ ساتھ ہی اس نے ڈین اور ڈینس کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی دوہرا دی تھی۔

"چلو اچھا ہوا گن گرین کے خلاف کام کا آغاز تو ہوا۔ جوزف تمہارے پاس اس لیبارٹری کا نقشہ اور کاغذ تھا وہ کہاں ہے؟" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس ہے۔" ——— جوزف نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

اسی لمحے کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور پروفیسر مورگن اندر داخل ہوئے۔

"تمہارے ساتھی نے یہاں قتل وغارت کا بازار گرم کر دیا ہے۔ اس لئے آئی۔ ایم سوری ـــ میں اب آپ حضرات کو مزید مہمان نہیں رکھ سکتا کیونکہ میں نے کبھی ان معاملات میں مداخلت نہیں کی جبکہ آپ لوگوں کی وجہ سے میری ذات بھی اس میں ملوث ہو جائے گی۔" ـــ پروفیسر مورگن نے قدرے برہم سے لہجے میں کہا۔

"کیسی قتل وغارت۔" ـــ عمران نے مصنوعی انداز میں چونکتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ساتھی جوانا نے ڈین کلب میں ڈین اور اس کے چار ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور اب پورے شہر میں ان دونوں کی تلاش شروع ہو چکی ہے اور وہ لوگ یقیناً یہاں بھی پہنچ جائیں گے۔" ـــ پروفیسر مورگن نے کہا۔

"کیا آپ کو کسی نے اطلاع دی ہے یا آپ نے کسی ساحرانہ علم سے یہ بات معلوم کرلی ہے۔" ـــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جوانا جیسے ہی میری کوٹھی میں داخل ہوا مجھے فوراً معلوم ہو گیا کہ وہ کچھ آدمیوں کو ہلاک کر آیا ہے چنانچہ میں نے اس کے ذہن کو پڑھا تو مجھے سب کچھ معلوم ہو گیا۔ پھر میں نے ڈین کلب پر توجہ دی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ ان ہلاکتوں کا پتہ لگ چکا ہے اور ان دونوں پر شک کیا گیا ہے۔" ـــ پروفیسر مورگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ کے، پروفیسر مورگن ـــ واقعی آپ جیسے آدمی کو اس چکر میں ملوث نہیں ہونا چاہیے۔ ٹائیگر تم شہر جا کر میک اپ کا سامان خرید لاؤ۔" ـــ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ میں پہلے ہی خرید لایا ہوں۔" ـــ جوزف نے کہا اور جیبوں سے مختلف پیکٹ نکال کر اس نے عمران کے سامنے میز پر رکھنے شروع کر دیئے۔

"ویری گڈ ـــ پروفیسر نے جسمانی طاقت کے ساتھ ساتھ کچھ ذہنی طاقت بھی ڈال دی ہے تمہارے اندر۔" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار مسکرا دیا۔

"بے فکر رہیں پروفیسر، ہم زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے بعد آپ کی کوٹھی سے جا چکے ہوں گے۔ ویسے آپ کا بے حد شکریہ، آپ واقعی ہمارے محسن ثابت ہوئے ہیں۔" ـــ عمران نے میز پر رکھے ہوئے بند پیکٹ کھولتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو عمران، ویسے میرا ایک بار پھر تمہارے لئے یہی مشورہ ہے کہ تم ڈاکٹر فرینکسٹائن کے منہ نہ لگو، وہ نہ صرف خود بہت بڑی طاقت ہے بلکہ اس کی تنظیم بھی انتہائی خطرناک ہے۔" ـــ پروفیسر مورگن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

دروازہ کھلنے کی آواز سن کر ڈینس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر قدرے حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"باس، ایک اہم ترین خبر آئی ہے کیمب پارک سے، آپ نے ریسیور علیحدہ کر رکھا تھا اس لئے مجھے خود آنا پڑا۔" ——— آنے والے نے جو ایک نوجوان آدمی تھا قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا خبر ہے ٹونی؟" ——— ڈینس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس، کیمب پارک میں ڈین اور اس کے چار محافظوں کو کلب کے اندر ہلاک کر دیا گیا ہے اور انہیں ہلاک کرنے والے وہی دونوں حبشی تھے جو یہاں آپ کے پاس آئے تھے ایک ایشیائی آدمی کے ساتھ۔" ——— ٹونی نے کہا تو ڈینس بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا — کیا کہہ رہے ہو، ڈین کو ہلاک کر دیا ہے اس جوانا اور جوزف

نے — وہ کیسے، ان کی تو جسمانی طاقت ہی چیف باس نے ختم کر دی تھی اور پھر وہ اس تک پہنچ کیسے گئے۔" ——— ڈینس نے شدید حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس، جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق ان دونوں حبشیوں کے جو حلیے بتائے گئے ہیں وہ بالکل وہی ہیں جو یہاں آئے تھے۔ یہ دونوں ڈین کلب میں پہنچے اور انہوں نے ڈین سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ ایک حبشی نے اپنا نام جوانا اور دوسرے نے جوزف بتایا۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایکریمیا سے آئے ہیں اور اس جوانا نے کسی ماسٹر کلرز نامی تنظیم کا حوالہ بھی دیا۔۔۔" ٹونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا — کیا کہا تم نے — ماسٹر کلرز، اوہ اوہ تو یہ جوانا اس بدنام زمانہ قاتلوں کی تنظیم کا ممبر جوانا ہے۔ اوہ ویری بیڈ، یہ تو انتہائی خوفناک قاتل ہے۔" ——— ڈینس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کلب کی کاؤنٹر گرل نے ڈین سے بات کی تو ڈین نے اس جوانا سے خود بات کر کے ان دونوں کو اوپر اپنے دفتر میں بلوا لیا۔ اس کے بعد وہ دونوں واپس چلے گئے۔ بعد میں ایک کام کے لئے ڈین سے رابطہ قائم کیا گیا تو کوئی جواب نہ ملنے پر اسسٹنٹ منیجر اس کے دفتر میں گیا تو وہ وہاں صوفے پر مردہ پڑا ہوا تھا۔ اس کی گردن ٹوٹی ہوئی تھی اور پسلیوں پر بھی ضرب کے نشان تھے۔ آخری بار ڈین نے آپ کو کال کی تھی اور کال کا جو وقت بتایا گیا ہے اس کے مطابق وہ دونوں حبشی اس وقت اس کے پاس دفتر میں موجود تھے۔ باہر راہداری میں بھی اس کے چار محافظ گولیوں سے چھلنی ہوئے پڑے تھے۔ ان میں سے دو کی مشین گنیں غائب تھیں چنانچہ ان

دونوں حبشیوں کی تلاش شروع کر دی گئی لیکن صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ وہ ڈین کلب سے ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر مین مارکیٹ گئے ہیں، اس کے بعد ان کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ اب ان کی تلاش جاری ہے" ——— ٹونی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے، میں چیف باس سے بات کرتا ہوں۔ تم فوری طور پر ڈین کی بجائے جیمسن کو کیمپ پارک میں گن گرین کے انچارج بنائے جانے کے آرڈرز بھجوا دو اور اسے کہو کہ وہ اس گروپ کو تلاش کرے لیکن ان کو ہلاک کرنے سے پہلے وہ مجھ سے ہدایات لے لے کیونکہ چیف باس نے ابھی تک صرف ٹائیگر کو ہلاک کرنے کا حکم دیا تھا لیکن وہ حکم بھی بعد میں واپس لے لیا تھا اس لئے جب تک باس حکم نہ دے انہیں ہلاک نہیں کیا جا سکتا" ——— ڈینس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— ٹونی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد ڈینس نے رسیور اٹھایا اور چیف باس سے رابطہ قائم کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ تین جگہ فون کرنے کے بعد اسے وہ نمبر بتایا گیا جہاں اس وقت ڈاکٹر فرینکسٹائن موجود تھا۔

"یس" ——— چوتھی بار فون کرنے پر ڈاکٹر فرینکسٹائن کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ڈینس بول رہا ہوں باس، ابھی ابھی کیمپ پارک سے ایک اہم اطلاع ملی ہے" ——— ڈینس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹونی کی لائی ہوئی اطلاع پوری تفصیل سے دوہرا دی۔

"دس منٹ بعد دوبارہ فون کرنا، میں اس دوران حالات چیک کر لوں" ———

ڈاکٹر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔

ڈینس نے رسیور رکھ دیا لیکن اب اس کے چہرے پر بھی شدید پریشانی کے آثار نمودار ہو گئے تھے کیونکہ جوانا کے متعلق اس نے سنا ہوا تھا کہ وہ انتہائی خوفناک قاتل ہے اور پہلے تو اسے معلوم ہی نہ تھا اس لئے وہ اسے صرف عمران کا کوئی ساتھی سمجھ رہا تھا لیکن اب جب سے اسے یہ معلوم ہوا تھا کہ یہ وہی جوانا ہے ماسٹر کلرز والا تو حقیقتاً اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے تھے۔ اسے معلوم تھا کہ اگر یہ لوگ لاپول آئے تو سب سے پہلے وہ اس کا خاتمہ کریں گے اور سب سے زیادہ فکر اسے اس بات سے ہوئی تھی کہ چیف باس نے ان دونوں حبشیوں کو اپنے علم سے ناکارہ کر دیا تھا لیکن وہ ٹھیک ہو گئے اور انہوں نے ڈین اور اس کے ساتھیوں کو اس کے کلب میں گھس کر ہلاک کر دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ چیف باس کا علم ان پر کارگر نہیں ہو سکا اور اب بھی چیف باس نے جس طرح حالات معلوم کرنے کے لئے وقت لیا تھا وہ بھی اس کے لئے تشویش انگیز تھا حالانکہ اس سے قبل ایسا نہ ہوا تھا۔ بہرحال اسے کسی نہ کسی طرح دس منٹ گزارنے پڑے اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس" ——— ڈاکٹر فرینکسٹائن کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"ڈینس بول رہا ہوں باس، آپ نے حکم دیا تھا کہ دس منٹ بعد فون کروں" ——— ڈینس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"ہاں سنو، حالات بے حد گھمبیر ہیں۔ میں نے اس گروپ کو ٹریس کرنے کی کوشش کی ہے لیکن نامعلوم وجوہات کی بنا پر میرا علم اس گروپ کے معاملے میں سوائے دھند کے اور کچھ نہیں دکھا رہا حالانکہ ایسا ہونا ناممکن

ہے۔ میں نے پروفیسر مورگن سے بھی بات کی ہے۔ پروفیسر مورگن نے ایک انتہائی حیرت انگیز بات بتائی ہے کہ اس عمران نے پہلے ایکریمیا کے ڈاکٹر مارٹل کو فون کیا۔ اس نے باتوں ہی باتوں میں ایک مثال دی۔ اس مثال پر وہ عمران چونکا اور اس نے پاکیشیا میں اپنی ماں کو فون کیا۔ اس کے بعد وہ باتھ روم گیا اور واپس آ کر اس نے کاغذ پر کچھ عجیب و غریب سے حروف لکھے جنہیں وہ حروف مقطعات کہہ رہا تھا اور اس کے مطابق یہ حروف اس کتاب میں سے لئے گئے ہیں جنہیں مسلمان اللہ کا کلام سمجھتے ہیں۔ اس نے چار بار یہ حروف لکھے اور ایک ایک کاغذ اپنے ساتھیوں کو دے دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پروفیسر مورگن کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ ان حروف میں بے پناہ طاقت ہے اور اب میرا علم ان پر کارگر نہ ہو سکے گا گو پروفیسر مورگن نے اس کی بات نہ مانی لیکن وہ اس عقیدے پر قائم رہا پھر پروفیسر مورگن کے مطابق اسے معلوم ہوا کہ وہ حبشی جوانا، ڈین اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرائے ہیں۔ اس نے انہیں اپنی کوٹھی سے چلے جانے کا حکم دے دیا اور وہ لوگ چلے گئے لیکن پروفیسر مورگن نے یہ بھی بتایا ہے کہ انہوں نے جانے سے پہلے میک اپ کر کے اپنی شکلیں بدل لی تھیں لیکن وہ ان کے میک اپ شدہ حلیے نہیں بتا سکتا کیونکہ وہ اس سے ملے بغیر چلے گئے ہیں"۔۔۔۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن باس، وہ آپ کے علم سے تو باہر نہیں ہو سکتے۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے"۔۔۔۔ ڈینس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فی الحال کیمپ یارک میں تو وہ مجھ سے چھپے ہوئے ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ جیسے ہی وہ لاپول میں قدم رکھیں گے وہ میری رینج میں آ جائیں گے۔

اس کے علاوہ ان حروف کی طاقت کو چیک کرنے کے لئے میں نے ایک خاص علم کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے لئے مجھے ایک ہفتہ تک ہر طرح سے آف ہونا پڑے گا اس لئے میری ہدایات غور سے سن لو سب سے پہلے تم زیرو لاسٹری کو سائنسی طور پر مکمل کیمو فلاج کرنے کے احکامات دے دو تاکہ وہ وہاں تک پہنچ ہی نہ سکیں۔ دوسری بات یہ کہ تم خود انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ کیونکہ وہ یہاں صرف تمہیں جانتے ہیں۔ تیسری بات یہ کہ گن گرین کے پورے گروپ کو لاپول میں پھیلا دو جن پر شک پڑے انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ ایک ہفتے بعد میں ان حروف کی طاقت پر کنٹرول کر لوں گا۔ اگر کوئی طاقت ہوئی تو اس کے بعد میں خود کنٹرول سنبھال لوں گا"۔۔۔۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے کہا۔

"تو آپ اس گروپ کو ہلاک کرنے کی اجازت دے رہے ہیں جب کہ پہلے آپ نے منع کر دیا تھا"۔۔۔۔ ڈینس نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔۔۔ پہلے وہ میرے علم کے کنٹرول میں تھے اس لئے میرے لئے ان کی ہلاکت کوئی مسئلہ نہ تھا لیکن اب انتہائی ناقابل یقین انداز میں حالات بدل گئے ہیں۔ اس لئے اب ان کی ہلاکت تمہارے ذریعے ضروری ہو گئی ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس، اب آپ بے فکر رہیں۔ میں ان سے بخوبی نمٹ لوں گا مجھے صرف آپ کی اجازت کی ضرورت تھی"۔۔۔۔ ڈینس نے باوقار لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈینس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور کریڈل پر رکھا اور پھر انٹرکام اٹھا کر اس نے فوری طور پر گن گرین کے سیکشن چیفس کی میٹنگ بلوانے کی ہدایت دے کر

انٹرکام کا رسیور رکھا اور اُٹھ کر عقبی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس کے اندر رکھا ہوا ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر میز پر رکھتے ہوئے اس کا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی جو آہستہ آہستہ ختم ہو گئی۔

"ہیلو ہیلو ڈینس کالنگ' اوور"۔۔۔۔۔ ڈینس نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس ڈاکٹر تھامسن اٹنڈنگ' اوور"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر تھامسن، فونک ماسٹر کب مکمل ہو رہا ہے' اوور"۔۔۔۔۔ ڈینس نے کہا۔

"بس آخری ہفتے کا کام رہ گیا ہے۔ اس کے بعد وہ تجربے کے لئے ہر لحاظ سے مکمل ہو گا' اوور"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر تھامسن نے جواب دیا۔

"اچھا' اب چیف باس کی ہدایت سُن لو۔ فوری طور پر زیرو لائٹری کو سائنسی طور پر مکمل کیمو فلاج کر دو ۔ فوری طور پر' اوور"۔۔۔۔۔ ڈینس نے کہا۔

"کیوں ۔۔۔ اسے کیا خطرہ ہو سکتا ہے' چیف باس کی موجودگی میں' اوور"۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر تھامسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر تھامسن، فونک ماسٹر کا تجربہ ہم نے پاکیشیا میں کرنا تھا لیکن پاکیشیا کو اس کی سن گن پہلے ہی مل گئی چنانچہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ایک ٹیم یہاں پہنچی ہے جس میں انتہائی خوفناک پیشہ ور قاتل بھی شامل ہیں۔ چیف باس نے یہاں آتے ہی اس سارے گروپ کی ذہنی اور جسمانی طاقتیں

اپنے علم سے نچوڑ کر انہیں بیکار کر دیا لیکن یہ لوگ یہاں سے کیمپ پارک چلے گئے اور وہاں انتہائی حیرت انگیز طور پر یہ ٹھیک ٹھاک بھی ہو گئے اور انہوں نے کسی پراسرار علم کی مدد سے اپنے آپ کو چیف باس کے علم کی رینج سے بھی باہر کر لیا ہے۔ چیف باس ان پر دوبارہ کنٹرول کرنے کی غرض سے ایک ہفتے کے لئے آف ہو کر کام کرنا چاہتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اس ایک ہفتے کے دوران یہ لوگ لیبارٹری پر حملہ کر دیں۔ اس لئے چیف باس نے لیبارٹری کو سائنسی طور پر کیمو فلاج کرنے کا حکم دیا ہے' اوور"۔۔۔۔۔ ڈینس نے مختصر طور پر پس منظر بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے مسٹر ڈینس کہ چیف باس کے علم سے کوئی باہر نکل سکے۔ آج تک تو ایسا کبھی نہیں ہوا اور نہ ہی کبھی اس کا کسی نے تصور کیا ہے۔ آپ پہلی بار یہ ناقابل یقین بات کر رہے ہیں' اوور"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر تھامسن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"یہ پُراسرار علوم کی جنگ ہے ڈاکٹر تھامسن' جن سے نہ آپ واقف ہیں اور نہ میں۔ اس لئے اس بارے میں ہم کیا رائے دے سکتے ہیں۔ بہر حال آپ کو جو حکم دیا گیا ہے ویسے ہی کریں۔ گو یہ بات دوسری ہے کہ گن گرین اس گروپ کو آپ کی لیبارٹری تک پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک کر دے گی۔ میں نے اس کے انتظامات کر لئے ہیں لیکن پھر بھی احتیاط ضروری ہے' اوور"۔۔۔۔۔ ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے' میں ابھی اسے کیمو فلاج کرا دیتا ہوں' اوور"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے طویل سانس لیتے ہوئے کہا گیا اور ڈینس نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی بجی تو اس نے ہاتھ

بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھالیا۔

"یس"۔۔۔۔ ڈینس نے سخت لہجے میں کہا۔

"باس، تمام سیکشن چیفس کرش ہال میں پہنچ چکے ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔کے۔ میں آرہا ہوں"۔۔۔۔ ڈینس نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ٹرانسمیٹر کو واپس الماری میں رکھ کر اس نے الماری بند کی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ سیکشن چیفس کی میٹنگ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی پلاننگ کر سکے۔

ایک بڑی جیپ سڑک پر تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر تھا جبکہ ساتھ والی سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ پر جوزف اور جوانا موجود تھے۔ عمران اور ٹائیگر دونوں کے چہروں پر ایکریمین میک اپ تھا۔ جب کہ جوزف اور جوانا کے چہرے بدل دیئے گئے تھے۔ پروفیسر مورگن کی کوٹھی سے نکل کر عمران اپنے ساتھیوں سمیت کیمب پارک میں نہ رکا تھا بلکہ ایک انٹرسٹی بس کے ذریعے وہ کیمب پارک کے شمال مغرب میں ایک اور بڑے شہر کیرن پہنچ گئے تھے۔ کیرن کیمب پارک سے زیادہ بڑا اور آباد شہر تھا اور یہاں چونکہ معدنیات کی بڑی بڑی کانیں تھیں اس لئے یہاں ایکریمین باشندوں کی تعداد سب سے زیادہ تھی۔

یہاں عمران نے ایک پارٹی کے ذریعے نہ صرف خصوصی اسلحہ خریدا بلکہ ایسے کاغذات بھی تیار کرالئے جن کی وجہ سے ان کی شناخت معدنیات کی ایک ایکریمین کمپنی کے حوالے سے قائم ہو گئی تھی۔ رقم کا انتظام جوانا نے ایک جوئے

کے اڈے میں بھاری رقم جیت کر کر دیا تھا چنانچہ دو روز وہاں رہنے کے بعد
وہ اب ایک جیپ کے ذریعے دوبارہ لاپول میں داخل ہونے کے لئے روانہ
ہو گئے تھے۔ عمران کو معلوم تھا کہ ڈین کی ہلاکت کی خبر ڈینس اور ڈاکٹر فرینکسٹائن
تک پہنچ چکی ہوگی اور وہ یقیناً لاپول میں ان کے خاتمے کے لئے جال بچھائے
ہوئے ہوں گے گو عمران کو مکمل اعتماد تھا کہ مقطعات کی موجودگی
میں اس ڈاکٹر فرینکسٹائن کا شیطانی علم ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا لیکن بہرحال
گن گرین تنظیم تو وہاں موجود تھی اور چونکہ یہ تنظیم بین الاقوامی سطح کی تھی،
اس لئے اندھا دھند انداز میں لاپول میں داخل ہونے سے خطرات بڑھ سکتے
تھے جبکہ وہ اس گن گرین سے قطعی طور پر واقف ہی نہ تھے۔ عمران جانتا
تھا کہ انسانی نفسیات کے مطابق گن گرین یا اس کے انچارج ڈینس نے اگر
ان سے نمٹنے کے لئے کوئی جال بچھایا ہوگا تو وہ اس بات کو مدنظر رکھ کر بچھایا
گیا ہوگا کہ وہ کیمپ پارک سے لاپول میں داخل ہوں گے چنانچہ لازماً اس
سڑک پر جو کیمپ پارک اور لاپول کو آپس میں ملاتی ہے انتہائی سخت چیکنگ
کی جا رہی ہوگی۔ اسی طرح ٹرین اور ایئرپورٹ پر بھی چیکنگ جاری ہوگی
اور جوزف اور جوانا کی موجودگی بہرحال ان کی نشاندہی کے لئے کافی تھی۔ اس
لئے عمران نے دوسرا راستہ اختیار کیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ ڈینس کی تمام تر
توجہ کیمپ پارک سے آنے والے راستوں کی طرف ہی ہوگی اور اسے یہ خیال بھی
نہ ہوگا کہ وہ دوسرے راستوں سے بھی لاپول میں داخل ہو سکتے ہیں اور پھر وہ
معدنیات نکالنے والی ایک بین الاقوامی ایکریمی کمپنی کے نمائندوں کے طور
پر لاپول جا رہے تھے اور اس کمپنی کی شاخیں کاٹزلینڈ کے ہر چھوٹے بڑے
شہر میں موجود تھیں۔ جیپ پر بھی اس کمپنی کا مخصوص نشان پینٹ کیا گیا تھا

اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس شناختی کاغذات کے ساتھ ساتھ
کمپنی کے مخصوص اجازت نامے اور شناختی کارڈ بھی موجود تھے چونکہ کاٹزلینڈ
کے اندر شہروں میں کسی چیک پوسٹ کے ہونے کا کوئی تصور بھی نہ تھا اس
لئے وہ اطمینان سے جیپ چلاتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"باس آپ نے صرف اس کمپنی کے کاغذات پر اصرار کیوں کیا تھا جبکہ
اور بھی کمپنیاں موجود تھیں"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"جس علاقے میں زیرو لائسٹری موجود ہے اس علاقے میں اس کمپنی کی
ایک کان بھی موجود ہے اور ہم اس کان کی ایک ایڈمنسٹریشن چیکنگ پر جا رہے
ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات
میں سر ہلا دیا لیکن پھر جیسے ہی اس نے جیپ کو ایک سڑک کا موڑ کاٹ کر
سیدھا کیا وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ کچھ فاصلے پر باقاعدہ چیک پوسٹ
بنی ہوئی تھی۔ بانس سے راستہ بلاک کر دیا گیا تھا۔ ایک طرف بڑا سا خیمہ نصب
تھا اور دس بارہ مشین گنوں سے مسلح پولیس کے افراد سڑک کے دونوں کناروں
پر موجود تھے۔ تین پولیس جیپیں بھی موجود تھیں۔

"سب کام نارمل انداز میں کرنا"۔۔۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے
مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے اپنے تن جانے والے جسم
کو دوبارہ ڈھیلا کر دیا۔ جیپ کو ایک ہلکا سا جھٹکا ضرور لگا تھا لیکن وہ
دوبارہ پہلے والی رفتار سے آگے بڑھنے لگے۔ اسی لمحے ایک پولیس مین نے
سڑک کے درمیان آکر جیپ کو رکنے کا اشارہ کیا تو ٹائیگر نے جیپ کی رفتار
آہستہ کر دی اور چند لمحوں بعد جیپ اس پولیس آفیسر کے قریب پہنچ کر رک
گئی اور دوسرے لمحے پانچ مشین گن بردار مسلح سپاہیوں نے تیزی سے

جیپ کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔

"تم سب فوراً جیپ سے باہر آجاؤ"۔۔۔۔۔ ایک پولیس آفیسر نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"وجہ"۔۔۔۔۔ عمران نے بھی خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وجہ بھی بتا دی جائے گی۔ فی الحال تم حکم کی تعمیل کرو ورنہ جیپ کے اندر ہی ڈھیر کر دیئے جاؤ گے"۔۔۔۔۔ پولیس آفیسر کا لہجہ انتہائی سخت تھا۔

"سوری آفیسر صاحب، ہم ایکریمنز ہیں۔ یہاں کے مقامی لوگ نہیں ہیں اس لئے تم ہمارے ساتھ غیر مہذبانہ برتاؤ نہیں کر سکتے۔ پہلے وجہ بتاؤ پھر ہو سکتا ہے تمہارے حکم کی تعمیل بھی کر دی جائے"۔۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے چہروں پر موجود میک اپ چیک کرنا ہے"۔۔۔۔۔ پولیس آفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"موجود میک اپ ۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا ہم تمہیں عورتیں نظر آ رہے ہیں۔ میرا خیال ہے پہلے تم جا کر کسی آئی سپیشلسٹ سے اپنی آنکھیں چیک کراؤ آفیسر"۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور آفیسر کے ساتھ کھڑے دوسرے پولیس کے سپاہیوں کے چہروں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

"شٹ اپ ۔۔۔ تم مجرم ہو اور ایکریمی میک اپ میں لاپول میں داخل ہو رہے ہو۔ جلدی کرو باہر آجاؤ ورنہ میں فائر کھول دوں گا"۔۔۔۔۔ آفیسر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بات ہے ۔۔۔ اس قسم کا میک اپ بیشک تم چیک کر لو ورنہ

میں تو واقعی خوفزدہ ہو گیا تھا کہ یا تو ہماری جنس تبدیل ہو گئی ہے یا تمہاری آنکھوں میں کوئی فرق پڑ گیا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا اور پھر وہ اطمینان سے جیپ سے نیچے اتر آیا۔ اس کے نیچے اترتے ہی باقی ساتھی بھی نیچے آ گئے۔

"ادھر کیمپ کی طرف چلو"۔۔۔۔۔ پولیس آفیسر نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ سائیڈ پر موجود بڑے سے خیمے نما کیمپ میں موجود تھے۔ یہاں بھی چار مشین گن بردار ان کے گرد موجود تھے۔ پھر کیمپ میں موجود جدید ترین میک اپ واش مشین کے ذریعے باری باری ان چاروں کے چہروں پر موجود میک اپ چیک کیا گیا لیکن جب مشین نے چاروں کے چہروں پر میک اپ نہ ہونے کی نشاندہی کر دی تو پولیس آفیسر کی چمکتی ہوئی آنکھیں بجھ گئیں۔

"یہ کیسے ممکن ہے جبکہ تمہارے قد و قامت اس گروپ سے ملتے ہیں جن کی چیکنگ کے احکامات دیئے گئے ہیں"۔۔۔۔۔ پولیس آفیسر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس نے دیئے ہیں احکامات"۔۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"پولیس کمشنر نے"۔۔۔۔۔ آفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو واقعی کوئی لمبا چکر ہو گا۔ بہرحال آفیسر تم مزید جو بھی تسلی کرنا چاہو، کر لو ہمارے کاغذات بھی جیپ میں موجود ہیں، وہ بھی چیک کر لو، جیپ بھی چیک کر لو لیکن جو کچھ کرنا ہے جلدی کرو۔ ہم کاروباری ٹرپ پر ہیں اور تم شاید نہ جانتے ہو، کاروباری ٹرپ میں وقت ضائع کرنے کا مطلب لاکھوں ڈالر کا نقصان بھی ہو سکتا ہے اور یہ لاکھوں ڈالر ہر جانے

کے طور پر ہماری بین الاقوامی کمپنی تمہارے پولیس کمشنر یا محکمہ پولیس سے عدالت کے ذریعے بھی وصول کر سکتی ہے۔" ــــــ عمران نے خشک لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آؤ باہر۔" ــــــ پولیس آفیسر کا چہرہ لاکھوں ڈالر ہرجانے کا سن کر اور زیادہ بجھ گیا۔

"سر کاغذات درست ہیں اور جیپ بھی او۔کے ہے۔" ــــــ ایک اور آفیسر نے آگے بڑھ کر کہا۔

"اوہ اچھا۔ آئی ایم سوری آپ کا وقت ضائع ہوا آپ جا سکتے ہیں۔" ــــــ پولیس آفیسر نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو آفیسر، ویسے ایک بات بتا دوں اگر وہ گروپ مجرموں کا ہے تو وہ عام آدمیوں کی طرح سڑک کے راستے سے نہیں آئے گا۔ ایسے لوگ خفیہ راستے استعمال کرتے ہیں۔ ٹیلی ویژن پر جاسوسی فلمیں دیکھ کر اتنا تو مجھے بھی معلوم ہے۔ اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو پھر پولیس کورس میں ٹیلی ویژن دیکھنا بھی شامل کرا لو۔" ــــــ عمران کی زبان رواں ہو گئی اور پولیس آفیسر کے ہونٹ بھنچ گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی دوبارہ جیپ میں بیٹھ گئے۔ سڑک پر موجود بانس ہٹا لیا گیا اور جیپ تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ کافی آگے جا کر جیپ نے جیسے ہی موڑ کاٹا عمران چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"ٹائیگر جیپ کو فوراً سائیڈ میں لے چلو، ادھر درختوں کا جھنڈ موجود ہے ــــ ادھر لے چلو۔" ــــــ عمران نے ایک طرف موجود درختوں کے جھنڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے تیزی سے جیپ کا

رخ موڑا اور اسے درختوں کے اس جھنڈ کی طرف لے گیا۔

"کیا ہوا باس ــ یہ اچانک فیصلہ۔" ــــــ ٹائیگر نے جھنڈ کی طرف جیپ لے جاتے ہوئے کہا۔

"یہ احمق پولیس والے تو مطمئن ہو گئے ہیں لیکن گن گرین اتنی آسانی سے مطمئن نہیں ہو سکتی کیونکہ اس پولیس آفیسر نے ایک ایسی بات کہہ دی تھی جس پر مجھے خطرہ محسوس ہوا ہے۔" ــــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کونسی بات۔" ــــــ ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ تمہارے قد و قامت تو اس گروپ جیسے ہیں جن کو چیک کرنے کے لئے کہا گیا تھا، اب جوزف اور جوانا کو نہ تو تہہ کیا جا سکتا ہے اور نہ مروڑا تروڑا جا سکتا ہے، اس لئے مجبوری ہے۔" ــــــ عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ماسٹر آپ کو ہماری وجہ سے مشکل پیش آ رہی ہے، آپ علیحدہ جائیں ہم علیحدہ پہنچ جائیں گے۔" ــــــ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا نے کہا۔

"ابھی میں اتنا پکا عاشق نہیں ہوا کہ جدائی کے صدمے کو سہار کر ملنے کا انتظار کرتا کرتا راکھ بن جاؤں۔" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔ جیپ اب جھنڈ کے اندر پہنچ کر رک گئی تھی۔

"خفیہ خانوں سے سامان نکالو اب ہم یہاں سے پیدل چلیں گے۔" عمران نے جیپ سے اترتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی نیچے اتر آیا۔ چند لمحوں بعد جوزف اور جوانا اپنی پشت پر سیاحوں کے سے انداز میں ایک بڑا بیگ لادے ہوئے کھڑے تھے۔ عمران نے جیب سے نقشہ نکالا اور اسے

کھول کر اس پر جھک گیا۔ کافی دیر تک تو وہ اسے دیکھتا رہا پھر اس نے نقشہ تہہ کر کے جیب میں رکھا اور جھنڈ کے عقبی طرف کو بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک چونک پڑا۔ اس کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے تھے کیونکہ انہیں دور سے کسی طاقتور جیپ کی جھنڈ کی طرف آنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"جلدی سے درختوں پر چڑھ جاؤ۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ چاروں دوڑ کر علیحدہ علیحدہ درختوں پر چڑھ کر گھنی شاخوں کے اندر چھپ کر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے ایک پولیس جیپ تیزی سے جھنڈ میں داخل ہو کر رکی اور اس میں سے چار مسلح سپاہی اور وہی پولیس آفیسر کود کر باہر آئے اور جیپ کے اردگرد پھیل گئے۔

"جیپ تو خالی ہے۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ پیدل نکل گئے ہیں۔ عقبی طرف گئے ہوں گے، جلدی کرو وہ زیادہ دور نہ گئے ہوں گے"۔۔۔۔ اس پولیس آفیسر نے جیپ میں جھانکنے کے بعد چیختے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ لوگ بجلی کی سی تیزی سے واپس جیپ کی طرف بڑھے ہی تھے کہ یکلخت مشین پسٹل کی تیز فائرنگ اس درخت سے ہوئی جس پر عمران چڑھا تھا اور وہ پولیس آفیسر اور دو سپاہی جو اس رخ پر تھے چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ دوسری طرف سے بھی فائرنگ ہوئی اور دوسری طرف جیپ پر چڑھتے ہوئے دو سپاہی بھی اپنے ساتھیوں کی طرح چیختے ہوئے نیچے گر گئے۔ چند لمحوں بعد عمران اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے۔ پولیس آفیسر اور دو سپاہیوں کی کھوپڑیوں میں سوراخ ہوئے تھے جبکہ دوسری طرف پڑے دو سپاہیوں کی پشت میں سوراخ تھے۔

"میں ان کی یونیفارم چاہتا تھا۔ اس لئے کھوپڑیوں میں سوراخ کئے تھے بہرحال جوزف اور جوانا کو تو ویسے بھی ان کی یونیفارمز فٹ نہ آتیں۔ تم دونوں باہر جا کر چیک کرو کوئی اور جیپ تو نہیں آ رہی۔ میں اور ٹائیگر اس دوران ان کی یونیفارمز اتار کر پہن لیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جوزف اور جوانا سر ہلاتے ہوئے باہر کی طرف لپک گئے۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس پولیس آفیسر کی یونیفارم اتاری اور پھر اسے اپنے لباس کے اوپر ہی پہن لیا۔ یہی کام ٹائیگر نے ایک سپاہی کی یونیفارم سے کیا۔

"کیا میک اپ بھی کرنا ہو گا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اتنا وقت نہیں ہے، مسئلہ صرف لاپول شہر تک پہنچنے کا ہے، جلدی کرو بلاؤ ان دونوں کو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے پولیس جیپ پر سوار ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر سائیڈ سیٹ پر اور جوزف اور جوانا عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ عمران نے جیپ چیک کی اور اسے جھنڈ سے باہر نکال کر وہ اسے دوڑاتا ہوا سڑک پر پہنچ گیا۔ اس کے بعد جیپ انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگی۔ اسی لمحے جیپ میں موجود ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔

"ہیلو ہیلو، پولیس کمشنر کالنگ ڈک، اوور"۔۔۔۔ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس ڈک بول رہا ہوں، اوور"۔۔۔۔ عمران نے پولیس آفیسر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے رپورٹ نہیں دی ابھی تک۔ گرفتار کر لیا اس گروپ کو، اوور"۔ دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔

"میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا۔ وہ گروپ جیپ لے کر جنوب مشرق

کی طرف مڑ گیا ہے۔ میں ان کی جیپ کے ٹائروں کے نشانات پر آگے بڑھ رہا ہوں، اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ واقعی پھر تو مشکوک ہیں ورنہ انہیں مڑنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس کا مطلب ہے وہ ٹرلیٹا قصبے کی طرف سے لاپول میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ٹھیک ہے میں انہیں خود وہاں چیک کر لوں گا۔ تم واپس جا سکتے ہو۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا اور عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ ڈک خاصا ہوشیار آدمی تھا" ٹائر کے نشانات کے پیچھے جھنڈ میں آ گیا تھا"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ٹائروں کے بعد قدموں کے نشانات بھی چیک کر لیتا تو اسے فوراً پتہ چل جاتا کہ ہم جھنڈ سے باہر نہیں گئے" بس ثابت ہوا کہ اتنا بھی ہوشیار نہ تھا جتنا تم سمجھ رہے ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر بے اختیار ہنس دیا۔

پولیس جیپ انتہائی رفتار سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد آبادی کے آثار نظر آنے لگ گئے۔ اب دور دور تک کھیت پھیلے ہوئے نظر آنے لگ گئے تھے۔ اچانک عمران نے جیپ کا رخ ایک سائیڈ روڈ پر موڑ دیا۔ اس کونے پر ایک بڑا سا بورڈ موجود تھا جس پر ہنری فارم کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ عمران اس فارم میں جانا چاہتا ہے۔ سڑک کے دونوں اطراف میں کھیت تھے اور تھوڑی دیر بعد جیپ ایک خوبصورت عمارت کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ پھاٹک لکڑی کا تھا جیسے ہی ان کی جیپ رکی، پھاٹک کھلا اور ایک خوبصورت اور نوجوان سی لڑکی

باہر آ گئی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"پولیس اور فارم پر ۔ خیریت"۔۔۔۔۔ لڑکی نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران کے قریب آتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑی۔

ظاہر ہے عمران کے چہرے پر ایکریمی میک اپ تھا اور کسی ایکریمی کو پولیس کی یونیفارم میں دیکھ کر اس نے چونکنا ہی تھا۔

"مس ہمارا تعلق ایکریمیا کی سپیشل پولیس سے ہے۔ آپ کے فارم میں دو ایکریمی بین الاقوامی مجرم آئے ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بین الاقوامی مجرم اور فارم پر ۔ نہیں تمہیں غلط اطلاع ملی ہے۔ فارم میں تو میں اپنے ڈیڈی کے ساتھ موجود ہوں"۔۔۔۔۔ لڑکی نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھاٹک پورا کھول دیں تاکہ ہم چیکنگ کر لیں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جیپ کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دیا۔

"ارے ارے ایک منٹ، تم تو پھاٹک توڑ دو گے"۔۔۔۔۔ لڑکی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور دوڑ کر اس نے تھوڑے سے کھلے ہوئے پھاٹک کو دھکیل کر پورا کھول دیا اور عمران جیپ اندر لے گیا۔ فارم کی عمارت کے پورچ میں ایک سفید رنگ کی بڑی سی سٹیشن ویگن موجود تھی۔ عمران نے جیپ پورچ کے قریب روکی اور پھر تیزی سے نیچے اتر آیا۔ اس کے پیچھے اترتے ہی باقی ساتھی بھی نیچے آ گئے۔

"اندر دیکھو کون کون ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے ٹائیگر، جوزف اور جوانا سے کہا اور وہ تینوں دوڑتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئے۔

"میں کہہ تو رہی ہوں کہ اندر صرف ڈیڈی ہیں" وہ بیمار ہیں۔ ملازم کھیتوں پر کام کر رہے ہیں" ـــــ لڑکی نے غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو اسی طرح جیپ کے قریب کھڑا تھا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے ـــ آپ کا نام" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ڈلنشا ہے ـــ میرے والد کا نام سر ہنری ہے" ـــــ لڑکی نے جواب دیا۔

اسی لمحے ٹائیگر باہر آ گیا۔

"اندر ایک کمرے میں ایک بوڑھا آدمی بیڈ پر بے حس و حرکت لیٹا ہوا ہے اور کوئی نہیں" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"وہ میرے ڈیڈی ہیں سر ہنری ـــ وہ شدید بیمار ہیں" ـــــ ڈلنشا نے کہا۔

"یہاں تمہارے کتنے ملازم رہتے ہیں" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"یہاں میں اور ڈیڈی رہتے ہیں۔ ملازموں کی رہائش گاہیں علیحدہ ہیں۔ مگر تم کیسے لوگ ہو، تم ہو تو ایکریمی لیکن تمہارے جسموں پر یونیفارم مقامی پولیس کی ہے اور جیپ بھی مقامی پولیس کی ہے" ـــــ ڈلنشا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آؤ میرے ساتھ تاکہ تمہارے ڈیڈی سے بات کر لی جائے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے ڈلنشا سے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"بات ـــ کیسی بات، وہ تو بول بھی نہیں سکتے" ـــــ ڈلنشا نے حیران ہو کر کہا مگر عمران تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ ڈلنشا اس کے پیچھے

تھی۔ ایک کمرے کے باہر جوزف اور جوانا دونوں موجود تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ اس کمرے میں ڈلنشا کا باپ ہنری موجود ہو گا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران اندر داخل ہوا تو بیڈ پر باوقار چہرے والا بوڑھا آدمی لیٹا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن وہ بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

"کیا ہوا انہیں، تم کہہ رہی ہو یہ بول نہیں سکتے" ـــــ عمران نے بیڈ پر لیٹے ہوئے بوڑھے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی دو ہفتے پہلے سیڑھیوں سے گر گئے تھے۔ ان کے سر کی پشت پر چوٹ آئی تھی جس کے بعد نہ یہ حرکت کر سکتے ہیں اور نہ بول سکتے ہیں۔ ہسپتال والوں نے مایوسی کا اظہار کر دیا تو میں انہیں آج ہی یہاں لے آئی ہوں تاکہ وہ اپنی زندگی کے آخری سانس اپنے فارم پر لے سکیں۔ ہم لوگ ابھی آدھ گھنٹہ پہلے ہی پہنچے تھے کہ تم آ گئے۔ میں ملازموں کو بلانے جا رہی تھی تاکہ ان کی دیکھ بھال کا کوئی پروگرام بنا سکوں" ـــــ ڈلنشا نے قدرے مایوس سے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹروں نے کیا بیماری بتائی ہے" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں ـــ تم ڈاکٹر ہو" ـــــ ڈلنشا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تم بتاؤ تو سہی" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"میرے پاس ڈیڈی کی میڈیکل فائل ہے، مجھے تو معلوم نہیں ہے کہ اس میں کیا درج ہے۔ بہرحال ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ ڈیڈی اب کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتے اور زیادہ سے زیادہ چند ہفتے اسی حالت میں زندہ رہ سکتے ہیں اس لئے میں انہیں یہاں لے آئی، میں دکھاتی ہوں فائل" ـــــ ڈلنشا نے

تیز تیز لہجے میں کہا اور جلدی سے ایک سائیڈ ریک سے اس نے ایک فائل اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے فائل کھولی اور اس میں موجود میڈیکل رپورٹوں کو دیکھنے لگا۔ ٹائیگر اس دوران کمرے میں آ گیا تھا۔ عمران کافی دیر تک فائل میں موجود رپورٹوں کو دیکھتا رہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ان کے دماغ کا آپریشن بھی کیا گیا ہے" ــــ عمران نے ایک رپورٹ دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں دو بار ــ لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا" ــــ ڈلنشا نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لے کر فائل بند کر دی۔

"میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ اس ملک کے ڈاکٹر اس قدر احمق بھی ہو سکتے ہیں" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"احمق ــ کیا مطلب" ــــ ڈلنشا نے چونک کر کہا۔

"تمہارے ڈیڈی کے ذہن کے ایک حصے کی جھلیوں پر خون جم گیا ہے جس کی وجہ سے وہ حصہ منجمد ہو گیا ہے اور اس حصے کا تعلق اعصاب سے ہے اس لئے نہ ہی یہ حرکت کر سکتے ہیں اور نہ بول سکتے ہیں اور یہ احمق ڈاکٹر اس حصے کا آپریشن کر کے اس میں موجود دماغ کی جھلیوں کو دھونے کی کوشش کرتے رہے ہیں حالانکہ ایسا ممکن بھی نہیں ــ خون تو جھلیوں کے اندرونی طرف جمع ہوا ہے باہر سے جھلیاں دھونے سے وہ کیسے دھویا جا سکتا ہے" ــــ عمران نے کہا۔

"تت تت تم ڈاکٹر ہو جو ایسی بات کر رہے ہو" ــــ ڈلنشا اور زیادہ حیران ہو گئی۔

"میں جو کچھ بھی ہوں تم اسے چھوڑو، یہ بتاؤ کہ اگر میں تمہارے ڈیڈی کو ابھی دس پندرہ منٹ میں ٹھیک کر دوں تو تم کیا انعام دو گی" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ــ یہ کیسے ممکن ہے۔ سرجنوں کے بورڈ نے انہیں لاعلاج قرار دے دیا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ ڈیڈی ٹھیک ہو سکتے ہیں" ــــ ڈلنشا نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"مائیکل" ــــ عمران نے ساتھ کھڑے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ــــ ٹائیگر نے چونک کر جواب دیا۔

"جوزف کو بلاؤ" ــــ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے باہر کی طرف مڑ گیا۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو" ــــ ڈلنشا کے لہجے میں اب حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔ عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔

"یس باس" ــــ چند لمحوں بعد جوزف نے اندر داخل ہو کر کہا۔

"سر ہتری کو اوندھے منہ لٹا دو اور اپنا باریک نوک والا خنجر مجھے دے دو" ــــ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ــــ جوزف نے کہا اور اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک خنجر جس کی نوک انتہائی باریک تھی نکال کر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔

"کیا ــ کیا کرنا چاہتے ہو تم ــ کون ہو تم" ــــ ڈلنشا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"مائیکل، مس ڈنشا کا منہ بند کردو۔" ——— عمران نے سرد لہجے
میں ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر چیختی ہوئی ڈنشا پر اس طرح جھپٹا جیسے کوئی
طاقتور عقاب کسی چڑیا پر جھپٹتا ہے اور دوسرے لمحے ڈنشا اس کے بازوؤں
میں جکڑی ہوئی تھی اور ایک ہاتھ سے اس نے ڈنشا کا منہ بند کر رکھا تھا۔
ڈنشا کا چہرہ خوف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو رہا تھا اور آنکھیں جیسے
پتھرا سی گئی تھیں۔ وہ اپنے آپ کو چھڑوانے کے لئے ہر ممکن جدوجہد کر
رہی تھی لیکن ٹائیگر کے طاقتور بازوؤں میں پھنسی ہوئی وہ پوری طرح
پھڑپھڑا بھی نہ سکتی تھی۔ جوزف نے آگے بڑھ کر بیڈ پر پڑے ہنری کو
دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر اچھال کر اوندھے منہ کر دیا۔ ہنری اسی طرح
بے حس و حرکت پڑا رہ گیا اور جوزف پیچھے ہٹ آیا۔

"یہاں فارم میں لازماً میڈیکل باکس موجود ہوگا' ڈھونڈھ کر لے آؤ
اور ٹائیگر تم ڈنشا کو چھوڑ دو' اب اس کی ہذیانی کیفیت دور ہو چکی ہوگی۔"
عمران نے یکلخت جوزف اور ٹائیگر دونوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور
ٹائیگر نے ایک جھٹکے سے ڈنشا کو آگے دھکیل دیا۔

"تم ——تم میرے ڈیڈی کو ہلاک کرنا چاہتے ہو' پلیز مت کرو ایسا ——
میرے ڈیڈی بے بس ضرور ہیں لیکن میرے تو ڈیڈی ہیں۔ انہوں نے مجھے
ماں بن کر پالا ہے۔ تم ماں کی قدر تو جانتے ہو گے میری ماں میرے پیدا
ہوتے ہی مر گئی تھی لیکن ڈیڈی نے ساری عمر شادی نہیں کی اور مجھے ماں
بن کر پالا۔ حالانکہ ڈیڈی یہاں کے بہت بڑے جاگیردار ہیں' ان کے لئے
شادی کرنا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے ڈیڈی سے اتنی شدید محبت
ہے کہ میں اپنی جان بھی دے سکتی ہوں۔ اس لئے میں ڈیڈی کو ہسپتال

سے یہاں لے آئی ہوں ورنہ وہ کوئی انجکشن لگا کر ڈیڈی کو مار دیتے۔" ——
ڈنشا نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ مسلسل بولے چلی جا رہی تھی۔

"مجھے یہ سن کر بے حد مسرت ہو رہی ہے مس ڈنشا کہ تم انتہائی سچے
اور عظیم جذبات کی مالکہ ہو۔ بہرحال تم فکر مت کرو میں تمہارے ڈیڈی کو
ہلاک نہیں کر رہا بلکہ انہیں ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔" ——
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ——تم کون ہو' آخر تم بتاتے کیوں نہیں کہ تم آخر ہو کون۔ تم نے
یہاں کی مقامی پولیس کی یونیفارم پہن رکھی ہے اور اب تم ڈاکٹر بن رہے
ہو لیکن ڈاکٹر ان حالات میں کیسے آپریشن کر سکتے ہیں اور وہ بھی خنجر سے'
یہ سب کچھ کیا ہے۔" ——— ڈنشا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"چند لمحے صبر کرو' سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔" ——— عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا تو اس کے
ہاتھ میں ایک میڈیکل باکس موجود تھا۔

"پانی بھی لے آؤ باتھ روم سے۔" ——— عمران نے جوزف کے ہاتھ
سے میڈیکل باکس لیتے ہوئے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا واپس دروازے
کی طرف مڑ گیا۔

"کیا تم واقعی ڈیڈی کا آپریشن کرنا چاہتے ہو' مگر یہ کیسے ممکن ہے۔"
ڈنشا نے حیران ہوتے ہوئے کہا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ میڈیکل
باکس کھول کر اس کے اندر موجود اشیا کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ چند
لمحوں بعد اس نے اس میں سے چند انجکشن اور سرنجیں نکال کر باہر رکھ

دیں۔ جوزف ایک جگ میں پانی لے آیا۔

"مس ڈلنشا' اب آپ پلیز خاموش رہیں گی" ــــــ عمران نے ڈلنشا سے کہا تو ڈلنشا نے ہونٹ بھینچ کر اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ ٹائیگر اس کے قریب ہی کھڑا تھا۔

عمران خنجر پکڑے آگے بڑھا اور پھر وہ بیڈ پر اوندھے منہ پڑے سر ہنری پر جھک گیا۔ اس نے ایک ہاتھ کی مدد سے سر ہنری کی گردن کی پشت کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک اس کی انگلیاں تیزی سے گردن کی پشت پر حرکت کرتی رہیں پھر ایک جگہ کو اس نے دو انگلیوں کے درمیان اس طرح پکڑا جیسے چٹکی بھر رہا ہو اور پھر دوسرے ہاتھ میں موجود خنجر تیزی سے حرکت میں آیا اور عمران نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں پہلے اس جگہ کو کراس کے انداز میں کاٹا اور پھر کراس کے درمیان پوائنٹ پر اس نے خنجر کی تیز نوک کٹے ہوئے حصے کے اندر ڈال کر اسے مخصوص انداز میں ذرا سا اوپر نیچے کو حرکت دے کر ہاتھ کھینچ لیا۔ زخم سے خون تیزی سے نکل کر باہر بہنے لگا۔

"جوزف سر ہنری کے سر کے نیچے سرہانہ ڈبل کر کے دے دو" ــــــ عمران نے کہا اور جوزف نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔ ڈلنشا ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہی تھی' لیکن اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ جیسے اس کی نظروں کے سامنے اس کے ڈیڈی کو قتل کیا جا رہا ہو لیکن وہ کچھ کر نہ سکتی ہو۔ عمران نے جلدی سے ایک انجکشن والی شیشی اور سرنج اٹھائی اور انجکشن تیار کر کے اس نے انجکشن کی سوئی اس زخم کے درمیانی حصے میں ڈال کر اس کا رخ ذرا سا

اوپر کو کیا اور پھر سرنج میں موجود سرخ رنگ کے سیال کو انجیکٹ کر دیا۔ سوئی باہر نکال کر اس نے سرنج ایک طرف پھینکی اور اس بار اس نے دو انگلیاں سر ہنری کے سر کے ایک حصے پر رکھ کر انہیں مخصوص انداز میں نیچے کی طرف مسلنا شروع کر دیا۔ زخم سے خون مسلسل نکل رہا تھا اور بستر کی چادر خون سے سرخ ہوتی جا رہی تھی۔ عمران کی نظریں زخم سے نکلنے والے خون پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک اور لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"مائیکل زخم دھو کر بینڈیج کر دو" ــــــ عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ خون آلود خنجر اس کے ہاتھ میں بدستور موجود تھا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر بڑے ماہرانہ انداز میں زخم دھو کر اس کی باقاعدہ بینڈیج کر دی۔

"یہ خنجر دھو لو" ــــــ عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور جوزف خنجر لے کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم نے کیا کیا ہے ــــ کیا ڈیڈی زندہ ہیں" ــــــ ڈلنشا نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"صرف تین منٹ مزید صبر کر لو' پھر نتیجہ نکل آئے گا" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اس دوران کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھنے میں مصروف تھا لیکن تین منٹ گزر جانے کے باوجود جب سر ہنری اسی طرح اوندھے منہ بے حس و حرکت پڑا رہا تو عمران کی آنکھوں میں تعجب کے آثار ابھر آئے' وہ آگے بڑھا اور اس نے سر ہنری کی نبض پکڑ لی۔ دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔

"اوہ انہیں تو بے پناہ نقاہت ہے، ٹائیگر طاقت کے دو انجکشن لگا دو" ــــــ عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر انجکشن تیار کرنے شروع کر دیئے۔ یکے بعد دیگرے دو انجکشن لگنے کے بعد ٹائیگر پیچھے ہٹ آیا۔ چند لمحوں بعد کمرہ اچانک ہلکی سی کراہ کی آواز سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی سر ہنری کے جسم میں خود بخود ہلکا سا ارتعاش نمودار ہونے لگا۔

"ڈیڈی، ڈیڈی کی آواز ــ اوہ ڈیڈی کراہ رہے ہیں اور ڈیڈی کا جسم حرکت کر رہا ہے" ــــــ ڈلنشا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ لہرا کر نیچے گرنے ہی لگی تھی کہ عمران نے اسے سنبھال لیا۔ وہ حیرت کی شدت سے بیہوش ہو چکی تھی اور عمران کے بازوؤں میں جھول سی گئی تھی۔ عمران نے اسے فرش پر لٹا دیا۔ اب سر ہنری کی کراہنے کی آواز کے ساتھ ساتھ ان کے جسم میں بھی ہلکی سی حرکت کا احساس ہونے لگ گیا۔

"انہیں سیدھا کر کے تکیوں کے ساتھ پشت لگا کر بٹھا دو" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے بڑے احتیاط سے اوندھے منہ پڑے سر ہنری کو سیدھا کیا اور پھر انہیں عمران کی ہدایت کے مطابق تکیے جوڑ کر بٹھا دیا۔ سر ہنری کی آنکھوں سے اس طرح آنسو نکل رہے تھے جیسے وہ بلک بلک کر رو رہے ہوں۔ ان کے چہرے کے عضلات بھی کپکپا رہے تھے۔

"اب تک تم نے شاید خوشی کے آنسوؤں کا نام سنا ہوگا۔ آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لو، ایسے ہوتے ہیں خوشی کے آنسو" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مم۔ مم میں بول سکتا ہوں، اوہ میں بول سکتا ہوں۔ میں حرکت کر سکتا ہوں۔ یہ۔ یہ معجزہ کیسے ہو گیا" ــــــ یکلخت سر ہنری کے منہ سے ٹوٹ ٹوٹ کر الفاظ نکلنے لگے۔

"آپ اب ورلڈ ریس کے چیمپئن بھی بن سکتے ہیں سر ہنری" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ــ تم کون ہو۔ تم انسان نہیں فرشتے ہو" ــــــ سر ہنری نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا لیکن الفاظ اسی طرح ٹوٹ ٹوٹ کر نکل رہے تھے۔

"ٹائیگر، ڈلنشا کو ہوش میں لے آؤ تاکہ وہ بھی اپنے ڈیڈی کے صحت یاب ہونے کا نظارہ دیکھ لے" ــــــ عمران نے سر ہنری کی بات کا جواب دینے کی بجائے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے جھک کر فرش پر بیہوش پڑی ہوئی ڈلنشا کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

"تم نے کیا کیا ہے، تم نے بتایا نہیں تم کون ہو اور تم نے کیسے مجھے ٹھیک کر دیا ہے" ــــــ سر ہنری کے الفاظ اب قدرے صاف تھے۔

"میں نے معمولی سا آپریشن کیا ہے ــ اور بس" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا کیونکہ ڈلنشا ہوش میں آ رہی تھی۔

"ڈلنشا ــ ڈلنشا میری بیٹی، دیکھو میں ٹھیک ہو گیا ہوں" ــــــ

سر ہنری نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا تو ڈلنشا اس طرح فرش سے اٹھی جیسے کوئی پریس شدہ سپرنگ کھلتا ہے۔ پہلے تو وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے بت بنی سر ہنری کو دیکھتی رہی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں اور کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو مگر دوسرے لمحے وہ اس طرح دوڑ کر سر ہنری سے چمٹ گئی جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹتا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی سی لگ گئی۔

"ڈیڈی ڈیڈی آپ ٹھیک ہو گئے — ڈیڈی آپ ٹھیک ہو گئے، اوہ گڈ گاڈ — آپ ٹھیک ہو گئے"۔ ——— ڈلنشا نے جذباتی انداز میں چیخنا شروع کر دیا۔

"ہاں ڈلنشا' اب میرا جسم بھی حرکت کر رہا ہے میرے اعضا حرکت کر رہے ہیں۔ میں ٹھیک ہو گیا ہوں۔ قدرت کو میری کوئی نیکی پسند آ گئی ہے جو اس نے ان فرشتوں کو یہاں بھیج دیا ہے"۔ ——— سر ہنری نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا اور ڈلنشا کے بالوں پر انتہائی محبت بھرے انداز میں ہاتھ سہلانے لگا۔

اسی لمحے جوانا تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔

"ماسٹر دو پولیس ہیلی کاپٹر اسی علاقے پر چکر لگا رہے ہیں' ابھی وہ دور ہیں لیکن ان کا رخ ادھر ہی ہے"۔ ——— جوانا نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ جلدی سے جیپ کو کسی گیراج میں چھپا دو' جلدی کرو"۔ ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے پہلے ہی چھپا دیا ہے' پھر یہاں آیا ہوں"۔ ——— جوانا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا مطلب — تم خود پولیس کے آدمی ہو' پھر ...." ——— ڈلنشا نے یکلخت سر ہنری سے علیحدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"فی الحال اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ مقامی پولیس ہماری تلاش میں ہے اور ہم نے ان کی نظروں سے چھپنا ہے"۔ ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں' نہیں — یہ ہمارے محسن ہیں۔ ایسے لوگ مجرم نہیں ہو سکتے۔ یقیناً یہ کوئی اور چکر ہو گا۔ تم انہیں نیچے تہہ خانے میں لے جاؤ اور پولیس اگر آئے تو اسے میرے پاس لے آنا میں انہیں خود مطمئن کر دوں گا"۔ ——— سر ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

"آؤ میرے ساتھ"۔ ——— ڈلنشا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

ڈینس ایک بڑے سے کمرے میں بچھے ہوئے قالین پر بڑی بے چینی
کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں
تھے۔ ایک سائیڈ پر رکھی ہوئی چھوٹی سی میز پر فون رکھا ہوا تھا اور اس
کی نظریں بار بار فون کی طرف اٹھ رہی تھیں لیکن فون خاموش تھا۔

"اگر یہ وہی لوگ ہیں تو پھر کہاں غائب ہو سکتے ہیں" ——— ڈینس
نے ہونٹ چباتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی تیز آواز
سے بج اٹھی۔ ڈینس اس طرح فون پر جھپٹا جیسے چیل گوشت کے ٹکڑے
پر لپکتی ہے اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور اٹھایا اور چیخ پڑا۔

"ڈینس سپیکنگ" ——— اس کے حلق سے چیختی ہوئی آواز
سنائی دی۔

"پولیس کمشنر سارکی بول رہا ہوں جناب، یہ وہی گروپ ہے جناب
جس کی آپ نے نشاندہی کی تھی۔ انہوں نے ڈک اور اس کے چار ساتھیوں

کو درختوں کے ایک جھنڈ میں ہلاک کر دیا ہے۔" دوسری طرف سے ایک
پرجوش سی آواز سنائی دی

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کس نے کس کو ہلاک کیا ہے" ——— ڈینس
نے پہلے سے زیادہ زور لگا کر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا تھا کہ پولیس انسپکٹر ڈک اپنے ساتھیوں
کے ساتھ احتیاطاً کیرن سے لاپول آنے والے روڈ پر چیکنگ کر رہا تھا
کہ ایک جیپ وہاں پہنچی اور۔۔۔۔" ——— دوسری طرف سے پولیس
کمشنر سارکی نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"مجھے یاد ہے ——— تم اسے چھوڑو۔ تم نے کہا تھا کہ تم اس گروپ
کو تلاش کر رہے ہو۔ ان کا پتہ نہیں چل رہا اس کے متعلق بتاؤ" ———
ڈینس نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں، وہی تو بتا رہا ہوں ——— مجھے ڈک کی کال ملی تھی۔ اس نے بتایا
تھا کہ یہ جیپ جنوب مشرق کی طرف مڑ کر کریٹا قصبے کی طرف گئی ہے۔
چنانچہ میں نے اسے روک دیا اور خود کریٹا جا کر چیکنگ کی لیکن وہاں باوجود
طویل انتظار کے جب کوئی جیپ نہ پہنچی تو میں ہیلی کاپٹر لے کر اس
راستے پر گیا لیکن سارے راستے پر کوئی جیپ نظر نہ آئی تو میں چیکنگ
پوائنٹ پر گیا وہاں ڈک کے ساتھی تو موجود تھے لیکن ڈک موجود نہ تھا۔
اس کے ساتھیوں نے بتایا کہ وہ جیپ لے کر گئے ہیں پھر واپس نہیں
آئے ہیں۔ اس پر مجھے شک گزرا، راستے میں درختوں کا ایک گھنا جھنڈ تھا
میں نے اسے چیک کیا تو معلوم ہوا کہ اس گروپ کی جیپ وہاں موجود تھی
ڈک اور اس کے ساتھ چار سپاہیوں کی لاشیں بھی پڑی تھیں۔ ڈک اور

ایک سپاہی کی یونیفارم بھی غائب تھی اور پولیس جیپ بھی ___ میں سمجھ
گیا کہ یہ گروپ ڈک اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے ان کی یونیفارم
اور جیپ کو لے کر نکل گیا ہے۔ چنانچہ میں نے پوری پولیس فورس کو اس
جیپ اور اس گروپ کو تلاش کرنے پر لگا دیا ہے اور آپ کو اطلاع دے
رہا ہوں" ___ پولیس کمشنر سارکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ پھر یہ یقیناً وہی گروپ ہوگا۔ اسے ہر قیمت پر تلاش کرو،
ہر قیمت پر اور جیسے ہی وہ نظر آئے اسے گولیوں سے اڑا دو" ___
ڈینس نے تیز لہجے میں کہا۔

"اب تو ویسے بھی وہ پولیس فورس کے قاتل ہیں۔ ہم نے ویسے بھی
ان سے انتقام لینا ہے" ___ پولیس کمشنر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیسے ہی وہ ملیں یا ہلاک ہوں، مجھے فوری رپورٹ دینا" ___
ڈینس نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ
ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈینس نے رسیور رکھ دیا اور ایک طرف رکھی ہوئی کرسی
پر بیٹھ گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ لاپول میں داخل ہونے میں کامیاب
ہو گئے ہیں، لیکن وہ کہاں جا سکتے ہیں" ___ ڈینس نے سوچتے ہوئے
انداز میں کہا اور پھر اچانک چونک کر وہ اٹھا اور اس نے جلدی سے
رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ___ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"فرینک میں ڈینس بول رہا ہوں" ___ ڈینس نے تحکمانہ

لہجے میں کہا۔

"اوہ یس باس" ___ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ
یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"پائرو کی نگرانی کر رہے ہو یا نہیں" ___ ڈینس نے پوچھا۔

"یس باس ___ اس کی مکمل نگرانی ہو رہی ہے۔ آپ نے خود ہی تو
کہا تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اس علی عمران کا دوست ہے"
فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور مجھے یقین ہے کہ وہ جب بھی لاپول میں داخل ہوا تو سیدھا
پائرو کے پاس ہی پہنچے گا کیونکہ جہاں تک میرا آئیڈیا ہے۔ اس لاپول
میں پائرو کے علاوہ اس کا اور کوئی واقف نہیں ہے" ___ ڈینس
نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر، یہ لوگ ہماری نظروں سے بچ کر نہیں جا سکتے"
فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو فرینک، پولیس کمشنر نے ایک حیرت انگیز اطلاع دی ہے اور
اس اطلاع کے مطابق تو یہ گروپ لاپول میں داخل بھی ہو چکا ہے" ___
ڈینس نے کہا۔

"وہ کیسے باس" ___ فرینک کی چونکی ہوئی آواز سنائی
دی اور ڈینس نے پولیس کمشنر کی بتائی ہوئی ساری بات تفصیل سے
دوہرا دی۔

"اوہ باس، یہ تو انتہائی اہم اطلاع ہے لیکن یہ بات بھی طے ہے
کہ یہ گروپ کسی بھی صورت میں لاپول میں بہرحال داخل نہیں ہوا کیونکہ

میرے آدمی تمام ہوٹلوں، کلبوں اور پرائیویٹ کالونیوں کے چوکوں پر انتہائی مستعدی سے نگرانی کر رہے ہیں۔ ویسے آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس سے مجھے ایک اور شک پڑتا ہے کہ یہ لوگ کہیں سر ہنری کے فارم میں جا کر نہ چھپ گئے ہوں کیونکہ اس علاقے میں وہی چھپنے کی ایک جگہ ہے ورنہ یہ لوگ ہر صورت میں سامنے آجاتے"۔۔۔۔۔۔ فرینک نے کہا۔

"سر ہنری کے فارم میں ۔۔۔۔ اوہ ہاں ہو سکتا ہے، کیونکہ سر ہنری تو ہسپتال میں ہیں۔ ان کی بیٹی ڈلنشا بھی یقیناً وہیں ہوگی اور فارم خالی پڑا ہوگا"۔۔۔۔۔۔ ڈینس نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"میں ابھی وہاں چیکنگ کراتا ہوں۔ اگر وہ وہاں موجود ہیں تو ہم انہیں ٹریس کر لیں گے"۔۔۔۔۔۔ فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو، جیپ اور آدمی لے کر میرے پاس آجاؤ میں خود تمہارے ساتھ جاؤں گا"۔۔۔۔۔۔ ڈینس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈینس نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تو تم ایکریمیا سے آئے ہو، مجھے حیرت ہے کہ تم اتنی دور سے یہاں آکر کام کر رہے ہو"۔۔۔۔۔۔ سر ہنری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت ایک کمرے میں موجود آرام کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سر ہنری کے ساتھ ڈلنشا بیٹھی ہوئی تھی جبکہ سامنے عمران اور ٹائیگر تھے جوزف اور جوانا دونوں پہرے پر تھے۔ پولیس ہیلی کاپٹر فضا میں تھوڑی دیر چکرانے کے بعد واپس چلے گئے تھے اور پھر عمران اور اس کے ساتھی باہر آگئے تھے۔ عمران اور ٹائیگر نے پولیس یونیفارم نے تہہ خانے میں ہی اتار دی تھیں، البتہ ان کے چہروں پر میک اپ وہی تھا۔ عمران نے سر ہنری کو اتنا بتا دیا تھا کہ ان کا تعلق ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے اور وہ یہاں ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم کے خاتمے کے لئے آئے ہیں اور یہاں کی پولیس اس تنظیم سے درپردہ ملی ہوئی ہے۔ ڈلنشا اس طرح حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھ رہی تھی جیسے اُسے یقین نہ آرہا

ہو کہ یہ آدمی ہے یا کوئی مافوق الفطرت چیز ہے۔ عمران نے جس طرح حیرت انگیز طور سر ہنری کو ٹھیک کر دیا تھا اس کے بعد تو ڈنشا کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ بے پناہ عقیدت کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

"ہمارا تو کام ہی مجرموں کے خلاف جدوجہد کرنا ہے سر ہنری ۔۔۔ بہرحال آپ کا بے حد شکریہ، اب آپ ہمیں اجازت دیجئے تاکہ ہم لاپول میں داخل ہو کر اپنا کام شروع کر سکیں۔" ۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے اپنا نام ٹف بتایا ہے ناں۔" ۔۔۔۔۔ سر ہنری نے کہا۔

"ہاں اب کیا کروں، میرے ماں باپ کو یہی نام پسند آیا تھا یا ہو سکتا ہے کہ میں ان کے لئے ٹف ثابت ہوا ہوں۔" ۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر ہنری اور ڈنشا دونوں اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے جبکہ عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر کا چہرہ یکلخت کسی اندرونی مسرت سے جگمگا اٹھا کیونکہ عمران جب سے ٹھیک ہوا تھا مسلسل سنجیدہ تھا اور اس طرح محسوس ہوتا تھا جیسے وہ مذاق کرنا بھول گیا ہو لیکن اب عمران کے فقرے میں وہی پہلے جیسی شرارت تھی اور ٹائیگر کو عمران کا یہ فقرہ سن کر اس لئے بے حد مسرت ہوئی تھی کہ اس کے خیال کے مطابق عمران کا ذہن اب واپس اپنی پہلی جیسی کیفیت پر آتا جا رہا تھا۔

"میں نے تمہارے نام پر تو کوئی اعتراض نہیں کیا، ظاہر ہے اچھا ہی نام ہوگا۔ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ تم نے اس مجرم تنظیم کا نام نہیں بتایا۔"

یہاں لاپول کے اعلیٰ ترین حکام سے میرے تعلقات ہیں۔ میں ان کی مدد حاصل کر سکتا ہوں تاکہ تمہارا کام آسان ہو جائے۔" ۔۔۔۔۔ سر ہنری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ اس مسئلے میں مداخلت نہ کریں سر ہنری ۔۔۔ مجرم تنظیمیں اور خاص طور پر بین الاقوامی تنظیموں کے ہاتھ بے حد لمبے ہوتے ہیں۔ اعلیٰ سرکاری افسروں کی در پردہ سرپرستی کے بغیر ایسی تنظیمیں کبھی پھل پھول نہیں سکتیں۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ پولیس بھی ان کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ بہرحال آپ کا اور مس ڈنشا دونوں کا شکریہ، پولیس جیپ آپ کے گیراج میں موجود ہے۔ آپ جس طرح مناسب سمجھیں اسے پولیس کے حوالے کر دیں یا اپنے فارم سے باہر کہیں کھڑی کر دیں، ہمیں اجازت دیجئے۔" ۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ڈیڈی، میں ٹف اور اس کے ساتھیوں کو سٹیشن ویگن میں لاپول چھوڑ آتی ہوں۔ آخر یہ ہمارے محسن ہیں۔" ۔۔۔۔۔ ڈنشا نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" ۔۔۔۔۔ سر ہنری نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر اس نے عمران اور ٹائیگر سے بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کیا۔ اور پھر وہ دونوں ڈنشا کی رہنمائی میں چلتے ہوئے کمرے سے باہر آگئے۔ جوزف اور جوانا برآمدے میں موجود تھے۔

"آپ اگر ہم پر اعتماد کریں تو سٹیشن ویگن ہمیں دے دیں۔ ہم اسے لاپول میں کسی بھی جگہ چھوڑ دیں گے آپ کو واپس مل جائے گی لیکن آپ ہمارے لئے اپنے آپ کو کسی مشکل میں نہ ڈالیں۔" ۔۔۔۔۔ عمران نے

سٹیشن ویگن کی طرف بڑھتے ہوئے ڈلنشا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سنو — تم یہ تکلف زدہ لہجہ میرے ساتھ مت استعمال کرو۔ بے تکلفانہ انداز میں بات کرو۔ رہی تمہاری دوسری بات تو ڈیڈی ہر قسم کے معاملات سے غیر متعلق رہتے ہیں لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم کون لوگ ہو اور یہاں کس لئے آئے ہو اور میں نے تمہاری مدد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔" ڈلنشا نے سٹیشن ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اب مجھے شک پڑنے لگ گیا ہے کہ ماپول شاید پہلے افریقہ کا حصہ ہو گا اور افریقہ سے ٹوٹ کر یہاں کارز لینڈ سے آملا ہے۔" — عمران نے ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو عقبی سیٹوں پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا اور خود وہ گھوم کر ڈلنشا کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"کیا مطلب — افریقہ کا حصہ کیسے بن گیا۔" — ڈلنشا نے سٹیشن ویگن سٹارٹ کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیونکہ ساحرانہ اور پُراسرار قوتوں کا مرکز تو افریقہ رہا ہے لیکن یہاں مجھے جو بھی ملتا ہے وہی اپنے آپ کو ساحرانہ قوتوں کا مالک منوانے پر تلا ہوا ہے۔" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ڈلنشا اس دوران سٹیشن ویگن موڑ کر اسے پھاٹک سے باہر لے آرہی تھی۔

"تم جس پیرائے میں بات کر رہے ہو، اب مجھے اس بات کا بھی علم ہو گیا ہے۔ ساحرانہ قوتوں سے تمہارا مطلب ڈاکٹر فرینکسٹائن سے ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارا نام عمران ہے اور تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور یہ تمہارے ساتھی بھی پاکیشیائی ہیں۔ تمہارے

ساتھی کا نام مائیکل نہیں بلکہ ٹائیگر ہے اور یہ جوزف ہے اور یہ جوانا ہے، ایکریمیا کی مشہور پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم ماسٹر کلرز کا ایک رکن، اب بولو میں غلط کہہ رہی ہوں۔" — ڈلنشا نے مسکراتے ہوئے مسلسل انکشافات کئے تو عمران جیسا شخص بھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے سکتے کے عالم میں ڈلنشا کو دیکھتا رہ گیا۔ سٹیشن ویگن اب بائی روڈ سے نکل کر مین روڈ پر مڑ گئی تھی اور عمران کو اس طرح حیرت زدہ دیکھ کر ڈلنشا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم مجھے اس طرح دیکھ رہے ہو جیسے میرے سر پر سینگ نکل آئے ہوں۔" — ڈلنشا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارے نہیں بلکہ مجھے اپنے سر پر سینگ نکلتے ہوئے محسوس ہو رہے ہیں۔" — عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے واقعی تصور میں بھی نہ تھا کہ ڈلنشا اس طرح انکشافات کرتی چلی جائے گی جبکہ بظاہر کوئی ایسی بات بھی نہ ہوئی تھی کہ عمران سمجھ سکتا کہ وہ ان کی اصلیت سے اس حد تک کیسے واقف ہو گئی ہے۔ اس لئے اسے شدید حیرت ہو رہی تھی۔

"تم جو کچھ سمجھ رہے ہو وہ غلط ہے۔ میں ڈاکٹر فرینکسٹائن کی طرح ساحرانہ قوتوں کی مالک نہیں ہوں، بلکہ یہ معلومات میں نے اس وقت فون پر پولیس کمشنر سارکی سے بات کر کے معلوم کی ہیں، جب تم تہہ خانے میں موجود تھے۔ پولیس کمشنر سارکی میرے ساتھ شادی کا خواہشمند ہے۔" — ڈلنشا نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی شدید حیرت اب تیزی سے دور ہوتی جا رہی تھی۔

"تم نے اس سے کیا بات کی تھی؟" ——— عمران نے یکلخت سنجیدہ
لہجے میں کہا۔
"تم فکر نہ کرو۔ میں نے اسے تمہارے متعلق کچھ نہیں بتایا۔ میں نے اسے
فون کر کے صرف اتنا پوچھا تھا کہ پولیس کے دو ہیلی کاپٹر ہمارے فارم پر
کیوں پھر رہے ہیں تو اس نے بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تین آدمی
اور ایک پیشہ ور قاتل تنظیم کا رکن جوانا مل کر لاپول میں کوئی مجرمانہ حرکت کرنا
چاہتے ہیں اور انہوں نے پولیس آفیسر ڈک اور اس کے چار ساتھیوں کو
ہلاک کر کے جیپ اور یونیفارمز حاصل کر لی ہیں۔ ان کی تلاش کی جا رہی
ہے۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا ہے کہ اس گروپ کے لیڈر کا نام علی
عمران ہے اور وہ پاکیشیا کا خوفناک سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ اس کا تعلق پاکیشیا
سیکرٹ سروس سے ہے۔ اس کے ساتھی کا نام ٹائیگر ہے اور اس کے
ساتھ جو دیو ہیکل حبشی ہیں جن میں سے ایک کا نام جوانا ہے اور جوانا ایکریمیا
کی انتہائی بدنام زمانہ قاتلوں کی تنظیم ماسٹر کلرز کا رکن ہے"۔ ———
ڈلنشا نے سٹیشن ویگن کو ایک سائیڈ روڈ پر موڑتے ہوئے کہا۔
"تم نے اس سارگی سے یہ نہیں پوچھا کہ اسے یہ اطلاعات کہاں سے ملی
ہیں"۔ ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"بتایا تو ہے کہ اس نے کہا ہے کہ مخبر نے بتایا ہے"۔ ——— ڈلنشا
نے جواب دیا۔
"اور اس کے باوجود تم ہماری مدد کر رہی ہو"۔ ——— عمران نے
کہا۔
"ہاں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ سارگی دراصل مجرم تنظیم گن گرین کا آلہ کار

ہے جس کا چیف ڈیتھس ہے۔ سلور ولو کلب کا مالک"۔ ——— ڈلنشا نے تیز
لہجے میں کہا۔
"کمال ہے۔ تمہارا نام تو انسائیکلوپیڈیا ہونا چاہیے۔ تمہیں تو ہر بات
کا پہلے سے علم ہے"۔ ——— عمران نے کہا اور ڈلنشا ایک بار پھر
کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
"سرسبزی کی حد تک تو میرا نام ڈلنشا ہے لیکن لاپول کے مخصوص حلقے
مجھے ڈلنشا کے ساتھ ساتھ موٹیری کے نام سے بھی جانتے ہیں اور موٹیری
ہماری مقامی زبان میں غضبناک شیرنی کو کہا جاتا ہے"۔ ——— ڈلنشا نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ سٹیشن ویگن اب ایک رہائشی کالونی سے گزر رہی
تھی پھر ڈلنشا نے ایک کوٹھی کے پھاٹک کی طرف سٹیشن ویگن موڑ کر روک
دی اور تین بار ہارن بجایا تو پھاٹک کھل گیا اور ڈلنشا سٹیشن ویگن اندر لے
گئی۔ پورچ میں جا کر سٹیشن ویگن رک گئی۔ عمران نے دیکھا کہ سامنے برآمدے
میں تین لمبے تڑنگے مسلح مقامی آدمی کھڑے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین
گنیں تھیں۔
"آجاؤ۔ یہاں تم ہر لحاظ سے محفوظ ہو"۔ ——— ڈلنشا نے دروازہ کھول
کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور عمران بھی سر ہلاتا ہوا نیچے اتر آیا۔
اس کے ساتھی بھی نیچے آ گئے اور پھر وہ ڈلنشا کی رہنمائی میں چلتے ہوئے
ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں صوفے رکھے ہوئے تھے۔
"تم نے جس حیرت انگیز انداز میں ڈیڈی کو تندرست کیا ہے اس سے
مجھے تمہاری حیرت انگیز صلاحیتوں کا علم ہوا ہے اور میں نے فیصلہ کیا ہے
کہ میں تمہاری ہر طرح سے مدد کروں گی۔ حالانکہ میں نے یہاں گن گرین کے

معاملات میں کبھی مداخلت نہیں کی لیکن اب تمہاری خاطر میں گن گرین سے بھی ٹکرا جانے کا فیصلہ کر چکی ہوں۔ مجھے تم صرف اتنا بتا دو کہ تم دراصل چاہتے کیا ہو۔ کیا تمہارا مقصد صرف گن گرین کا خاتمہ ہے یا کوئی اور مقصد بھی ہے۔" ڈلنشا نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"تم واقعی فارم میں تو ڈلنشا ہی تھیں، ایک سہمی ہوئی خوبصورت سی لڑکی لیکن یہاں پہنچ کر تم موٹیری بن گئی ہو، بہرحال مجھے خوشی ہے کہ میری تلاش کسی نتیجے تک پہنچ ہی گئی۔ ایک جوڑا تو طے ہو گیا باقی کا بھی کچھ نہ کچھ ہو ہی جائے گا۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوڑا طے ہو گیا — کیا مطلب :" ——— ڈلنشا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس ٹائیگر تھا لیکن اس کے جوڑ کی موٹیری نہ تھی :" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو ڈلنشا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا — کیا کہہ رہے ہو تم :" ——— ڈلنشا کے لہجے میں غصہ تھا۔

"ارے ارے، میں تو ایک معصوم سا ہرن ہوں، ٹائیگر تو یہ ہے۔ میں تو ویسے ہی موٹیری کو دیکھ کر سہما ہوا ہوں۔ اگر تم نے اور زیادہ غصہ دکھایا تو مجھ سے تو بھاگا بھی نہ جائے گا۔" ——— عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"باس پلیز :" ——— ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے احتجاجاً کچھ کہنا چاہا۔

"باس بیچارہ تو ہر حالت میں پلیز ہی رہتا ہے۔" ——— عمران نے کہا اور اس بار ڈلنشا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم نے اچھا مذاق کیا ہے لیکن آئندہ ایسی بات نہ کرنا۔ میرا فی الحال شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔" ——— ڈلنشا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مبارک ہو ٹائیگر، فی الحال کا مطلب تو یہی ہوا کہ بہت جلد — چلو بہت جلد نہ سہی صرف جلد ہی سہی :" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر خاموشی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"سدھایا ہوا ہے اس لئے شرماتا ہے :" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور ڈلنشا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تو تم مجھے اپنی آمد کا مقصد نہیں بتانا چاہتے اس لئے ٹال رہے ہو، ٹھیک ہے مت بتاؤ میں خود معلوم کر لوں گی :" ——— ڈلنشا نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور کرسی سے اٹھنے ہی لگی تھی کہ اچانک ایک آدمی ہاتھ میں وائرلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"مادام فارم سے آپ کے لئے کال ہے، مسٹر ہنری کی :" ——— اس آدمی نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا :" ——— ڈلنشا نے اس آدمی کے ہاتھ سے فون پیس لیتے ہوئے کہا اور وہ آدمی فون پیس دے کر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ہیلو ڈلنشا بول رہی ہوں ڈیڈی — خیریت ہے :" ——— ڈلنشا نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"بیٹی، تمہارے جانے کے کچھ دیر بعد یہاں فارم پر وہ سلور ویلو کلب کا ڈینس اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ آیا۔ وہ اس لٹف اور اس کے

ساتھیوں کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہا تھا۔ وہ بتا رہا تھا کہ یہ لوگ ایکریمی نہیں پاکیشیائی ہیں اور انتہائی خطرناک مجرم ہیں۔ میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ تم انہیں لے کر لاپول گئی ہو اور میں نے لاپول میں تمہارا پتہ بھی بتا دیا ہے۔ تم اسے بتا دینا کہ تم نے انہیں لاپول میں کہاں چھوڑا ہے۔ یہ ڈینس بدمعاش ٹائپ آدمی ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے پیچھے لگ جائے"۔۔۔۔۔۔ سر ہنری نے کہا۔

"ٹھیک ہے ڈیڈی، بتا دوں گی۔۔۔ آپ بے فکر رہیں"۔۔۔۔۔۔ ڈلشا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر اس نے بٹن آف کر دیا۔

"ڈیڈی انتہائی سادہ لوح آدمی ہیں۔ انہوں نے ڈینس کو بتا دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر لاپول چھوڑنے گئی ہوں اور اب وہ ڈینس یہاں آ رہا ہے۔ میں تمہیں ایک کمرے میں چھپا دیتی ہوں۔ میں ڈینس کو کہہ دوں گی کہ میں نے تمہیں زیرو پوائنٹ پر اتار دیا تھا"۔۔۔۔۔۔ ڈلشا نے کہا۔

"ڈینس یہاں کا پتہ جانتا ہے اور تمہاری اس سوٹیری والی شخصیت سے بھی واقف ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں اچھی طرح جانتا ہے لیکن اس نے کبھی میرے معاملات میں مداخلت نہیں کی"۔۔۔۔۔۔ ڈلشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ڈاکٹر فرینکسٹائن کی پُراسرار صلاحیتوں کو بھی جانتی ہو، اس کے باوجود تم نے ہماری مدد کرنے کا فیصلہ کیا ہے تو کیا وہ اپنی پراسرار طاقتوں سے تمہیں نقصان نہ پہنچا دے گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر فرینکسٹائن ڈیڈی کا بہترین دوست ہے اور میرا انکل ہے۔ وہ

مجھے کچھ نہیں کہے گا اور تمہاری بات میری سمجھ میں نہیں آئی، تمہاری مدد کرنے سے ڈاکٹر فرینکسٹائن کو کیوں مجھے نقصان پہنچائے گا"۔۔۔۔۔۔ ڈلشا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے انسائیکلوپیڈیا کا نیا ایڈیشن ابھی شائع نہیں ہوا پرانا ایڈیشن ہی چل رہا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا مطلب، یہ تم اچانک الجھی ہوئی باتیں کیوں شروع کر دیتے ہو"۔۔۔۔۔۔ ڈلشا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مادام سوٹیری صاحبہ، تمہاری معلومات پرانی ہیں۔ گن گرین کا اصل چیف ڈاکٹر فرینکسٹائن ہے اور ہمارا مقابلہ بھی اسی سے ہے۔ ڈینس وغیرہ تو بیچارے میری طرح سہمے ہوئے ہرن ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو، یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انکل ڈاکٹر فرینکسٹائن اور مجرم تنظیم کے چیف۔۔۔ نہیں نہیں کسی نے غلط بتایا ہے"۔۔۔۔۔۔ ڈلشا نے بڑے شد و مد سے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ابھی ڈینس یہاں آئے گا تو تمہیں تصدیق کرا دوں گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ڈینس کے سامنے آ جاؤ گے"۔۔۔۔۔۔ ڈلشا نے چونک کر پوچھا۔

"اگر تم اس سے ڈرتی ہو تو ہم یہاں سے باہر جا کر اس سے ملاقات کر لیتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں ڈرتی نہیں ہوں لیکن میں جانتی ہوں کہ وہ ڈیڈی کو میرے متعلق

سب کچھ بتا دے گا اور ڈیڈی کو میری یہ حقیقت جان کر بے حد صدمہ ہو گا اور
یہی بات میں برداشت نہیں کر سکتی"۔۔۔۔۔ ڈلشا نے کہا۔
لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، اچانک پاس رکھے
وائرلیس فون پیس میں سے مترنم گھنٹی کی آواز سنائی دی اور ڈلشا نے چونک
کر فون پیس اٹھایا اور اس کا ایک بٹن دبا دیا۔
"یس"۔۔۔۔۔ ڈلشا نے تیز لہجے میں کہا۔
"مادام، ڈینس کا فون ہے وہ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے"۔۔۔۔۔
دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"ڈینس کا فون ۔۔ بات کراؤ"۔۔۔۔۔ ڈلشا نے چونک کر کہا۔
"ہیلو مادام ڈلشا، میں ڈینس بول رہا ہوں۔ سر سنزی سے میری ملاقات
ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ چار آدمیوں کے ایک گروپ کو آپ اپنی
سٹیشن ویگن میں لاپول لے آئی ہیں۔ کیا وہ آپ کی کوٹھی میں موجود ہیں"۔۔۔۔۔
ڈینس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
"کوٹھی میں ۔۔ وہ کیوں۔ وہ ایکریمین تھے لیکن انہوں نے مقامی پولیس
کی وردیاں پہنی ہوئی تھیں اور پولیس جیپ میں فارم پر آئے تھے۔ انہوں
نے پراسرار طور پر ڈیڈی کا علاج کیا اور ڈیڈی جنہیں ڈاکٹروں نے لاعلاج
قرار دے دیا تھا انہوں نے حیرت انگیز طور پر تندرست کر دیا۔ انہوں نے
بتایا کہ ان کا تعلق ایکریمین سپیشل پولیس سے ہے۔ اور پولیس گاڑی میں
اچانک پیٹرول کم ہو گیا ہے اس لیے میں انہیں لاپول میں لے آئی چنانچہ میں
نے انہیں لاپول میں زیرو پوائنٹ پر اتار دیا لیکن تم کیوں انہیں پوچھ رہے
ہو"۔۔۔۔۔ ڈلشا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"مادام ڈلشا، میں آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں کہ آپ کیا کرتی رہتی
ہیں لیکن آپ بھی جانتی ہیں کہ میں کون ہوں اس لئے اگر یہ لوگ واقعی آپ کی
کوٹھی میں ہیں تو مجھے بتا دیجئے ورنہ دوسری صورت میں اگر مجھے معلوم ہو گیا
کہ آپ نے مجھ سے غلط بیانی کی ہے تو پھر آپ سمجھ سکتی ہیں کہ کیا ہو سکتا
ہے"۔۔۔۔۔ ڈینس کے لہجے میں غصہ تھا۔
"یہ تم میرے ساتھ کس لہجے میں بات کر رہے ہو۔ تمہیں اب اتنی
جرات بھی ہو گئی ہے کہ تم میرے ساتھ اس لہجے میں بات کرو، خبردار اگر
آئندہ تم نے ایسی جرات کی تو میں تمہاری ایک ایک بوٹی اپنے دانتوں سے
ادھیڑ دوں گی سمجھے اور جو کچھ میں نے کہا ہے وہی درست ہے"۔۔۔۔۔
ڈلشا نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے بٹن دبا کر رابطہ آف کر دیا۔ اس کا خوبصورت چہرہ اب غصے سے سرخ
ہو رہا تھا۔
"بہت خوب ۔۔ اب تم واقعی موٹیری لگ رہی ہو۔ بہرحال میں نہیں چاہتا
کہ تم ہماری خاطر کسی چکر میں ملوث ہو جاؤ۔ اس لئے تم بس اتنا کرو کہ
ہمیں فوری طور پر کوئی ایسی جگہ بتا دو جہاں ہم کچھ دن ڈینس وغیرہ سے
خفیہ طور پر گزار لیں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا
ہوا۔
"نہیں ۔۔ تم اس طرح نہیں جا سکتے۔ تم مجھے بتاؤ کہ یہاں تمہاری آمد
کا اصل مقصد کیا ہے"۔۔۔۔۔ ڈلشا نے کہا۔
"جا کر اپنے انکل ڈاکٹر فرینکسٹائن سے پوچھ لینا، وہ تمہیں بتا دے گا"۔
عمران نے ٹالتے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہی ہوں مجھے بتاؤ اور تم مسلسل ٹال رہے ہو۔ میں تمہارا لحاظ کرتی ہوں اس لئے کہ تم میرے محسن ہو لیکن تم بار بار میری توہین کر رہے ہو"۔ ـــــ ڈلنشا اب عمران پر چڑھ دوڑی۔

"سنو' میرے سامنے وہی ڈلنشا رہو تو زیادہ بہتر ہے۔ یہ موٹیری وغیرہ تم ڈینیس کے سامنے ہی رہو ـــــ گڈ بائی"۔ ـــــ عمران نے بھی اسبار انتہائی سرد لہجے میں کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"خبردار اگر حرکت کی تو گولی مار دوں گی"۔ ـــــ یکلخت ڈلنشا کی غصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران جو واپس جانے کے لئے دروازے کی طرف مڑ گیا تھا' آہستہ آہستہ واپس مڑا۔ ڈلنشا کے ہاتھ میں پسٹل تھا اور اس کا چہرہ واقعی کسی بپھری ہوئی شیرنی کی طرح غضبناک ہو رہا تھا۔ عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے ارے مان گیا کہ تم واقعی موٹیری ہو' اچھا بیٹھو میں بتاتا ہوں تمہیں"۔ ـــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ڈلنشا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

تم مجھے تنگ مت کیا کرو' مجھے بھی غصہ آجاتا ہے"۔ ـــــ ڈلنشا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن وہاں فارم میں تو تمہیں اس طرح غصہ نہ آیا تھا بلکہ تم خوفزدہ دکھائی دے رہی تھیں"۔ ـــــ عمران نے دوبارہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"فارم میں میرا نام ڈلنشا ہے اور وہاں میں ڈلنشا ہی ہوتی ہوں"۔ ـــــ ڈلنشا نے کہا اور عمران نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ اب ڈلنشا کی ٹائپ

کو اچھی طرح سمجھ گیا ہو۔

"مادام موٹیری' پہلے تم یہ بتاؤ کہ بحیثیت موٹیری تم کیا کرتی ہو۔ کیا تم نے بھی کوئی تنظیم بنائی ہوئی ہے' صاف صاف بتانا مجھے جھوٹ سے بے حد نفرت ہے"۔ ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں جواہرات کی تجارت کرتی ہوں"۔ ـــــ ڈلنشا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے سر ہلا دیا۔

"گڈ ـــ اچھا بزنس ہے۔ بہرحال اب سن لو کہ ہم یہاں گن گرین کے تحت چلنے والی ایک لیبارٹری جسے یہاں لاسٹری کہا جاتا ہے' تباہ کرنے آئے ہیں کیونکہ اس لاسٹری میں ایک ایسا ہتھیار تیار ہو رہا ہے جسے تمہارا انکل ڈاکٹر فرینکسٹائن پاکیشیا میں استعمال کرنا چاہتا ہے"۔ ـــــ عمران نے کہا۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن ہی گن گرین کا چیف ہے"۔ ـــــ ڈلنشا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہی چیف ہے"۔ ـــــ عمران نے کہا۔

"تو پھر سوری ـــ میں تمہاری مزید کوئی مدد نہیں کر سکتی' تم جا سکتے ہو"۔ ـــــ یکلخت ڈلنشا نے صوفے سے اٹھ کر انتہائی سپاٹ لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سرے سے عمران سے آشنا ہی نہ ہو۔

"بس' صرف نام سنتے ہی موٹیری سے ڈلنشا بن گئیں' او۔ کے بہرحال تم نے ہمیں لاپول پہنچا دیا ہے' تمہارا شکریہ"۔ ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا اس بار ڈلنشا نے کچھ نہ کہا اور عمران اطمینان سے چلتا ہوا باہر برآمدے میں آ گیا۔

جہاں جوزف، جوانا اور ٹائیگر موجود تھے۔ وہ ایک سائیڈ پر علیحدہ کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ عمران کو برآمدے میں آتے دیکھ کر وہ چونک پڑے۔

"آؤ، مس ڈلنشا نے ہمیں مزید یہاں رکھنے سے معذرت کر لی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ان سے مخاطب ہو کر کہا اور برآمدے کی سیڑھیاں اُتر کر وہ لان کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ رک جاؤ"۔ ——— اچانک ڈلنشا نے راہداری سے نکل کر برآمدے میں آتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری مس ڈلنشا، ہم جواہرات نہیں پتھر ہیں"۔ ——— عمران نے مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنو، ڈینس کے آدمی سارے شہر میں تمہیں تلاش کر رہے ہوں گے اور میں جانتی ہوں کہ وہ تمہیں دیکھتے ہی گولی مار دیں گے۔ میرے پاس ایک ایسی کوٹھی ہے جس کے متعلق ڈینس کچھ نہیں جانتا میں تمہیں وہاں پہنچا دیتی ہوں۔ اس کے بعد تم جانو اور ڈینس جانے۔ میں بہرحال مزید اب تمہاری مدد اس لئے نہیں کر سکتی کہ انکل فرینکسٹائن کو پتہ چل گیا تو وہ ناراض ہو جائیں گے اور میں ان کی ناراضگی برداشت کرنے کے قابل نہیں ہوں وہ انتہائی پُراسرار طاقتوں کے مالک ہیں اس لئے میں ان کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتی"۔ ——— ڈلنشا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اور اسی لئے میں نے تمہیں کچھ نہیں کہا۔ تم صرف اتنا کرو کہ اس کوٹھی کا پتہ بتا دو اور ایک کار ہمیں دے دو۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے"۔ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے یہ بھی ٹھیک ہے"۔ ——— ڈلنشا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دینا شروع کر دیں۔

یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی دیواروں اور چھت پر گہرے سیاہ رنگ کا پینٹ کیا گیا تھا۔ دیواروں پر عجیب ہیبتناک اور ڈراؤنے شیطانی چہروں کی تصویریں سفید پینٹ سے بنائی گئی تھیں۔ کمرے کا ماحول ان تصویروں کی وجہ سے انتہائی ہیبتناک سا لگ رہا تھا۔ کمرے کی چھت سے سرخ رنگ کی تیز روشنی نکل رہی تھی جس نے کمرے کے ماحول کو کچھ اور پُراسرار سا بنا دیا گیا۔ کمرے کے وسط میں سیاہ رنگ کی ایک دری بچھی ہوئی تھی جس کے درمیان ڈاکٹر فرینکسٹائن آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور اس کے ہونٹ مسلسل ہل رہے تھے۔ اچانک چھت سے آنے والی روشنی ہلکی پڑنے لگ گئی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بجلی کے وولٹیج کم ہو گئے ہوں اور اس کے چند لمحوں بعد یکلخت پروں کی پھڑپھڑاہٹ سی سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر فرینکسٹائن نے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں بعد ایک سیاہ رنگ کا ہیولہ سا سامنے والی دیوار پر بنتا نظر آنے لگا۔ وہ بار بار شکلیں بدل رہا تھا پھر یکلخت جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح تیز روشنی

کمرے میں پھیلی اور بجھ گئی اور کمرے پر چھایا ہوا اندھیرا کچھ مزید بڑھ گیا
دوسرے لمحے وہ سیاہ رنگ کا ہیولہ دیوار پر ساکت ہو گیا۔ اس ہیولے کی شکل
کچھ انسانی تھی اور کچھ حیوانی لیکن اس کی آنکھیں تیز سرخ رنگ کی
تھیں۔ ان میں تیز چمک تھی۔

"تراکائی حاضر ہے آقا۔" ——— ایک چیختی ہوئی سی آواز کمرے
میں گونج اٹھی۔ لہجہ غیر انسانی تھا۔

"تراکائی — میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی
اچانک میرے علم سے باہر کیوں ہو گئے ہیں۔" ——— ڈاکٹر فرینکسٹائن
نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"آقا وہ عظیم علم کے حصار میں چلے گئے ہیں۔ اس عظیم علم کے حصار
میں جس کے سامنے دنیا کا ہر علم بے بس ہو جاتا ہے۔" ——— وہی چیختی
ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم تراکائی ہو، دنیا کے تمام رازوں سے واقف — مجھے تفصیل سے
بتاؤ کہ وہ کونسا علم ہے جسے تم عظیم کہہ رہے ہو، میں اس حصار کو کیسے توڑ
سکتا ہوں۔" ——— ڈاکٹر فرینکسٹائن کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"میں تو کیا عظیم شوکائی بھی اس سے واقف نہیں ہے۔ یہ روشنی کا علم
ہے آقا — اور ہم اندھیروں کے رازداں ہیں۔ ہم اس علم کو کیسے جان سکتے ہیں
آقا — اگر ہم اسے جاننے کی کوشش کریں تو ہمارا وجود ہی ختم ہو جائے گا۔"
تراکائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کہہ رہے ہو — تم تراکائی، جس کے سامنے دنیا ہر لمحہ امیچ
رہتی ہے۔ یہ تم کہہ رہے ہو۔" ——— ڈاکٹر فرینکسٹائن نے پھٹی پھٹی

آواز میں کہا۔

"ہاں آقا، یہ میں کہہ رہا ہوں اور جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ درست ہے۔"
تراکائی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے میں اس عمران کے سامنے شکست تسلیم کر لوں۔
میں جس نے اپنی ساری زندگی ان علوم کو حاصل کرنے میں گزاری اس عام
سے آدمی سے شکست تسلیم کر لوں۔ یہ کیسے ممکن ہے تراکائی — یہ کیسے ممکن
ہے۔" ——— ڈاکٹر فرینکسٹائن کے لہجے میں غصے کی کڑک تھی۔

"مجبوری ہے آقا — اندھیروں کا کوئی بڑے سے بڑا علم بھی اس
روشنی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تم اندھیروں کے علم سے ہٹ کر اس کا مقابلہ
کرو، یہ اندھیروں کے علم تمہارے کام نہیں آ سکتے۔" ——— تراکائی نے
صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پہلے تو میرا علم ان پر کارگر رہا تھا۔" ——— ڈاکٹر فرینکسٹائن
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پہلے وہ اس عظیم علم کے حصار میں نہ تھے آقا — لیکن اب وہ اس عظیم
علم کے حصار میں آ گئے ہیں۔ اب ان تاریک علوم سے تم ان کا کچھ بھی
نہیں بگاڑ سکتے — اور آقا میں جا رہا ہوں، جو کچھ میں نے کہنا تھا کہہ دیا
ہے۔" ——— تراکائی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت وہ سایہ غائب
ہو گیا اور چھت سے پڑنے والی سرخ رنگ کی روشنی دوبارہ تیز ہو گئی۔ ڈاکٹر
فرینکسٹائن ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھا کر فضا میں
لہرایا تو کمرے کی ایک دیوار درمیان سے ہٹ کر سائیڈوں میں ہو گئی۔ ڈاکٹر
فرینکسٹائن تیز تیز قدم اٹھاتا اس خلا کو پار کر کے ایک دوسرے بڑے کمرے

میں آگیا۔ اس کے خلا پار کرتے ہی اس کے عقب میں دیوار برابر ہوگئی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو عام سے فرنیچر سے مزین تھا۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن کی آنکھوں پر عینک نہ تھی اور اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں خون کبوتر سے بھی زیادہ سرخ تھیں، ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور چہرے پر تھکاوٹ کے شدید آثار نمودار تھے۔ کمرے کی دیوار میں نصب ایک الماری کھول کر اس نے اس کے اندر رکھی ہوئی گہرے رنگ کے شیشوں والی عینک نکالی اور اسے آنکھوں پر لگا کر وہ مڑا اور کمرے میں موجود ایک آرام کرسی پر اس طرح ڈھیر ہوگیا جیسے بہت دور سے پیدل چل کر آرہا ہو۔ چند لمحوں تک وہ کرسی کی پشت سے سر ٹکائے خاموش بیٹھا رہا' پھر اس کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا لگایا اور وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہوگیا۔

"یہ ٹھیک ہے' روشنی کو روشنی سے ہی کاٹا جاسکتا ہے ___ ترا کانی درست کہہ رہا تھا۔" ___ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے کہا اور دوسرے لمحے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے کے ایک کونے میں بنے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے قریب جاتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اب وہ ایک طویل راہداری میں تھا۔ راہداری کے آخر میں سیڑھیاں تھیں جو اوپر کی طرف جارہی تھیں۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن سیڑھیاں چڑھتا ہوا دروازے کے قریب پہنچا اور یہ دروازہ اس نے خود اپنے ہاتھ سے کھولا اور پھر اسے کراس کرتا ہوا دوسری طرف ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے کو کراس کر کے وہ ایک اور راہداری میں آیا جس کے درمیان میں ایک اور دروازہ تھا۔ ڈاکٹر نے دروازہ کھولا اور اس کمرے میں داخل ہوگیا۔ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ ایک طرف شاندار دفتری

میز تھی جس کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی تھی۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے کرسی پر بیٹھ کر میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"فادر جوزف سے بات کراؤ' میں ڈاکٹر فرینکسٹائن بول رہا ہوں" ___ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں" ___ چند لمحوں بعد ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر فرینکسٹائن بول رہا ہوں فادر جوزف" ___ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس ڈاکٹر فرمایئے' کیسے یاد کیا ہے" ___ فادر جوزف نے اسی طرح باوقار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں آپ سے فوری طور پر ملنا چاہتا ہوں۔ آپ گرین کالونی کی کوٹھی نمبر ون زیرو ون پر آجائیں' فوراً ___ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں" ___ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے اسی طرح تیز لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ کر اس نے فون کے ساتھ رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس باس" ___ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میں دفتر میں موجود ہوں۔ گرانڈ چرچ کے فادر جوزف مجھ سے ملنے آرہے ہیں۔ انہیں فوراً دفتر پہنچا دینا" ___ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے

تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر لمبے قد کا بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے نیلے رنگ کا پادریوں والا مخصوص لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر وقار اور دبدبہ موجود تھا۔

"آؤ بیٹھو فادر جوزف" ـــــ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے کہا اور فادر جوزف خاموشی سے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ فادر جوزف کے گلے میں سونے کی بڑی سی صلیب لٹک رہی تھی۔

"فادر جوزف، آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں گرانڈ چرچ کو کتنا چندہ دیتا ہوں" ـــــ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے تیز لہجے میں کہا۔

"بالکل جانتا ہوں ڈاکٹر ـــ آپ گرانڈ چرچ کو سب سے زیادہ چندہ دیتے ہیں لیکن آپ آج تک چرچ میں تشریف نہیں لے آئے" ـــــ فادر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا ذاتی فعل ہے، آپ اس بات کو چھوڑیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ کیا آپ مسلمانوں کی کتاب قرآن مجید کے بارے میں کچھ جانتے ہیں" ـــــ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے کہا تو فادر جوزف بری طرح چونک پڑے۔

"ہاں جانتا ہوں ـــ مسلمان اسے اللہ کا کلام کہتے ہیں" ـــــ فادر جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا لیکن اس کے چہرے پر اب شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"فادر جوزف، یہاں میرے چند دشمن آئے ہیں وہ مسلمان ہیں انہوں نے اس کتاب سے چند حروف لکھ کر اپنے پاس رکھ لئے ہیں اور مجھے اعتراف ہے کہ میرے تمام علوم ان حروف کے سامنے ایک لحاظ سے

ہو کر رہ گئے ہیں۔ کیا تم ان حروف کی طاقت کو زائل کر سکتے ہو" ـــــ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"طاقت ـــ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ ذرا کھل کر بات کریں" فادر جوزف نے چونک کر کہا۔

"مجھے نہیں معلوم، ان میں کیا طاقت ہے۔ یہی بات تو میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں" ـــــ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے کہا اور فادر جوزف نے ایک طویل سانس لیا۔

"آپ چاہتے کیا ہیں ڈاکٹر" ـــــ فادر جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ میں نے ساری عمر پراسرار علوم کے حصول میں گزاری ہے اور میرے پاس ایسے ایسے علوم ہیں کہ آپ ان کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتے اور میں آج تک یہی سمجھتا رہا کہ ان علوم کی مدد سے میں دنیا کا طاقتور ترین انسان ہوں اور آج تک ہوا بھی ایسا ہی ہے لیکن پچھلے دنوں ان لوگوں نے جو پاکیشیا سے آئے ہیں چند حروف ایک کاغذ پر لکھے اور یہ کاغذ اپنی جیبوں میں رکھ لئے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ حروف انہوں نے اپنی مقدس کتاب میں سے لئے ہیں اور میری حیرت کی انتہا نہ رہی، جب ان حروف کو جیب میں رکھتے ہی مجھے معلوم ہوا کہ میرا علم ان کے سامنے بے بس ہو کر رہ گیا ہے چنانچہ میں نے اپنے علوم کو پکارا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ پراسرار علوم ان حروف کی طاقت کے حصار کو نہیں توڑ سکتے۔ چنانچہ میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ آپ ان حروف کی طاقت ختم کر دیں تاکہ میں ان پر دوبارہ اپنے علوم کا اثر قائم کر سکوں" ـــــ ڈاکٹر فرینکسٹائن

نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"سوری ڈاکٹر، میں مذہبی معاملات میں کسی مقابلے کا قائل نہیں ہوں۔ اور نہ ہی دوسروں کے مذہبی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت کرنے کا روادار ہوں۔ اس لئے میں اس معاملے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا"۔۔۔۔۔ فادر جوزف نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ۔۔۔ کیا آپ مجھ سے انکار کرنے کی جرأت کر رہے ہیں"۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کی ہر خدمت بجا لانے کے لئے تیار ہوں لیکن دوسروں کے مذہبی معاملات میں مداخلت سے ہمیں مذہبی طور پر منع کیا گیا ہے اس لئے میں مجبور ہوں"۔۔۔۔۔ فادر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں چاہوں تو آپ کا ذہن کنٹرول میں کر کے آپ کو مجبور بھی کر سکتا ہوں"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر فرینکسٹائن، آپ پُراسرار ساحرانہ علوم کے ماہر ضرور ہوں گے لیکن ایک بات میں آپ کو بتا دوں کہ تمام ساحرانہ علوم میں یہ نکتہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے کہ جب بھی کسی ساحر نے کسی ایسے مذہبی پیشوا کے خلاف سحر قائم کرنے کی کوشش کی، جس مذہب میں خدا کی کتاب موجود ہو گی تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سحر سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اور ہمارے پاس بھی خدا کی کتاب موجود ہے اور میں مذہبی پیشوا ہوں، آگے آپ کی مرضی جو آپ چاہیں کر سکتے ہیں"۔۔۔۔۔ فادر جوزف نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھ جاؤ ۔۔۔ میں تمہیں حکم دے رہا ہوں بیٹھ جاؤ"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر

فرینکسٹائن نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سوری ڈاکٹر، تم شیطان کے پیروکار ہو چکے ہو جو مذہبی پیشواؤں کی توہین کر رہے ہو اور میرا شیطان کے پیروکاروں سے کوئی واسطہ نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔۔ فادر جوزف نے اسی طرح غصیلے لہجے میں جواب دیا اور تیزی سے واپس مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ یکلخت ریوالور چلنے کا دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے فادر جوزف چیختا ہوا دروازے کے سامنے منہ کے بل زمین پر گرا اور بُری طرح تڑپنے لگا۔

"ہونہہ، بڑا آیا ہے فادر بن کر"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کی نال سے نکلنے والے دھوئیں کو اس نے اس طرح پھونک مار کر اڑا دیا جیسے فادر جوزف کے جسم سے نکلنے والی روح کو پھونک سے دور بھگا دینا چاہتا ہو، فادر جوزف چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے

ڈاکٹر فرینکسٹائن نے ریوالور میز پر رکھا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک بٹن دبا دیا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"دو آدمی میرے دفتر میں بھیجو، یہاں فادر جوزف کی لاش پڑی ہوئی ہے اسے اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دو"۔۔۔۔۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے سرد لہجے میں کہا۔

"فف فف فادر جوزف کی لاش"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بُری طرح لڑکھڑا گیا تھا۔

"ہاں جلدی بھیجو۔" ——— ڈاکٹر فرینکسٹائن نے تیز لہجے میں کہا اور
ریسیور رکھ دیا۔

"نانسنس، نجانے یہ لوگ پادری بن کر اپنے آپ کو کیا سمجھنے لگ
جاتے ہیں۔" ——— ڈاکٹر فرینکسٹائن نے بڑے حقارت بھرے لہجے
میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں دروازے کے قریب اوندھے منہ
پڑی فادر جوزف کی لاش پر جمی ہوئی تھیں اور پھر وہ ایک جھٹکے سے کرسی
سے اٹھا اور دفتر کے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسری طرف اس کی
مخصوص آرام گاہ تھی جہاں بیٹھ کر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے نمٹنے
کے لئے کوئی مخصوص پلاننگ کرنا چاہتا ہے۔

اس کمرے میں ایک آرام دہ بیڈ اور دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ وہ تیز
تیز قدم اٹھاتا ایک کرسی کی طرف بڑھا اور اس نے کرسی گھسیٹ کر اسے
اپنی مرضی کے مطابق ایڈجسٹ کیا اور پھر اس پر بیٹھ کر اس نے آنکھوں پر
موجود عینک اتار کر بیڈ پر رکھی اور دونوں ہاتھوں سے آنکھوں کو ملنے لگا۔
اسی لمحے اسے دفتر کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ وہ سمجھ گیا کہ اس کے
آدمی فادر جوزف کی لاش اٹھانے آئے ہوں گے لیکن دوسرے لمحے اس
کی آرام گاہ کا دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر آ گئے۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے جلدی
سے بیڈ پر رکھی ہوئی عینک اٹھا کر آنکھوں پر لگا لی۔ وہ دونوں آدمی درواز
کے سامنے سر جھکائے خاموش کھڑے تھے۔

"یہاں کیوں آئے ہو، میں نے تو تمہیں فادر جوزف کی لاش اٹھانے
کے لئے کہا تھا۔" ——— ڈاکٹر فرینکسٹائن نے کرخت لہجے میں کہا۔

"بب بب باس، دفتر میں تو کوئی لاش موجود نہیں ہے۔" ———

ایک آدمی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کیا ۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔" ——— ڈاکٹر فرینکسٹائن
نے کرسی سے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ تیزی
سے دروازے کی طرف بڑھا۔ وہ دونوں ڈاکٹر فرینکسٹائن کو دروازے کی
طرف بڑھتے دیکھ کر سائیڈ پر ہو گئے۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے ایک جھٹکے سے
دروازہ کھولا ہی تھا کہ یکلخت اس کی کھوپڑی پر جیسے خوفناک دھماکہ ہوا
اس کے منہ سے چیخ نکلی ہی تھی کہ دوسرا دھماکہ پہلے سے بھی زیادہ خوفناک
ہوا اور اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر فرینکسٹائن کا ذہن اس طرح تاریک ہو گیا
جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے پھر درد کی ایک تیز لہر اس کے پورے جسم
میں دوڑ گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ذہن میں چھائی ہوئی تاریکی تیزی
سے دور ہو گئی لیکن آنکھوں کے سامنے اسی طرح اندھیرا تھا۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن
نے لاشعوری طور پر حرکت کی تو اسے احساس ہوا کہ اس کا جسم کسی لوہے
کی چیز سے جکڑا ہوا ہے۔ وہ ناک سے سانس لے رہا تھا کیونکہ اس کا منہ
بھی حرکت نہ کر رہا تھا اور اب اسے پوری طرح احساس ہو گیا تھا کہ اس کی
آنکھوں پر کوئی چیز بندھی ہوئی ہے۔

"ڈاکٹر فرینکسٹائن، میں اڈولف بول رہا ہوں تمہارا سیکرٹری ۔۔ اور
میرے ساتھ جونی اور مارٹی بھی موجود ہیں اور ہم تینوں کے ہاتھوں میں مشین
گنیں ہیں۔ تمہارا منہ اور آنکھیں ہم نے بند کر رکھی ہیں کیونکہ ہمیں معلوم
ہے کہ تم اپنے ساحرانہ علوم منہ سے کچھ بول کر اور آنکھوں کی طاقت کی مدد
سے پورا کرتے ہو لیکن تمہارے کان کھلے ہوئے ہیں اس لئے تم میری
آواز آسانی سے سن سکتے ہو۔ تم نے لاپلوں کے سب سے بڑے مذہبی پیشوا

فادر جوزف کو ہلاک کر کے ناقابل معافی جرم کیا ہے۔ ہم چاہے لاکھ بُرے سہی لیکن ہم کسی کو یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ کوئی مذہبی پیشواؤں کو اس طرح ہلاک کر دے۔ ہمیں معلوم تھا کہ تم پر سامنے سے وار نہیں کیا جا سکتا اس لئے ہم نے پلاننگ کی اور مارتی اور ٹونی نے تمہیں اندر جا کر کہا کہ فادر جوزف کی لاش دفتر میں نہیں ہے اور تم ہماری توقع کے عین مطابق دروازے کی طرف بڑھے تو تمہاری پشت مارتی اور جولی کی طرف ہو گئی اور انہوں نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ریوالوروں کے دستے پوری قوت سے تمہارے سر کے عقبی حصے پر مارے اور تم بیہوش ہو گئے۔ پھر تمہیں اُٹھا کر وہاں سے یہاں زیرو روم میں لایا گیا ہے۔ اور تمہاری عینک اتار کر تمہاری آنکھوں پر چمڑے کی پٹی باندھ دی گئی ہے اور تمہارے منہ میں کپڑا ٹھونس کر اوپر پٹی باندھ دی گئی ہے اور تمہارے جسم کو راڈز کے ساتھ کرسی سے جکڑ دیا گیا ہے۔ ہم تمہیں ہوش میں اس لئے لائے ہیں تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ مذہبی پیشوا کو ہلاک کرنے کے ناقابل معافی جرم میں تمہیں ہلاک کیا جا رہا ہے۔" ——— ڈاکٹر فرینکسٹائن کے کانوں میں اس کے اسسٹنٹ اڈولف کی آواز پگھلے ہوتے سیسے کی طرح پڑتی رہی۔

"میں تمہیں عبرتناک سزا دوں گا، تم ابھی میری صلاحیتوں سے واقف ہی نہیں ہو، میں تمہیں ذہنی قوت سے بے بس کر سکتا ہوں"! ——— ڈاکٹر فرینکسٹائن نے دل ہی دل میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ذہن کو تیزی سے ایک نقطے پر لانے کی کارروائی شروع کر دی تاکہ ذہنی قوت کا ارتکاز کر کے سامنے موجود ان تینوں کے ذہنوں کو کنٹرول میں لا سکے۔ وہ ڈاکٹر فرینکسٹائن تھا، برین کنٹرولر لیکن ابھی

اس نے کارروائی شروع ہی کی تھی کہ یکلخت کمرہ مشین گنوں کی ریٹ ریٹ سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر فرینکسٹائن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں سینکڑوں کی تعداد میں گرم سلاخیں گھستی جا رہی ہوں اور دوسرے لمحے اس کا ذہن خوفناک دھماکوں کی زد میں آ گیا اور آخری احساس اس کے ذہن میں یہی ابھرا کہ جیسے اس کے دماغ کے اندر کسی نے ایٹم بم پھاڑ دیا ہو۔ یہ واقعی آخری احساس تھا۔ اس کے بعد نہ صرف اس کا ذہن تاریک ہو چکا تھا بلکہ اس کے احساسات بھی فنا ہو گئے تھے۔

ڈینس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ وہ سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی جیپ میں بیٹھا ہوا تھا اور جیپ سر ہنری کے فارم سے باہر نکل رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر فرینک بیٹھا ہوا تھا۔ یہ لاپول میں گن گرین کے ایکشن گروپ کا انچارج تھا۔ عقبی سیٹوں پر چھ مسلح آدمی موجود تھے جو ایکشن گروپ کے آدمی تھے۔ سر ہنری نے انہیں بتا دیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جو پولیس یونیفارم میں آئے تھے انہیں حیرت انگیز طور پر ٹھیک کر کے ڈلنشا کے ساتھ لاپول گئے ہیں۔

"باس، اب اس موٹیری کی رہائش گاہ پر جانا ہے؟" ——— فرینک نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ براہ راست اس کے پاس جاؤں یا پہلے اس سے فون پر بات کی جائے۔" ——— ڈینس نے کہا۔

"جیسے آپ مناسب سمجھیں باس، ویسے میرا تو خیال ہے کہ براہ راست

ہی چلا جائے۔" ——— فرینک نے کہا۔

"تم وہ کچھ نہیں جانتے فرینک اس موٹیری کے بارے میں جو کچھ میں جانتا ہوں۔ وہ صرف ایک گینگ کی سربراہ ہی نہیں بلکہ چیف باس کی چہیتی بھی ہے، سر ہنری کے چیف باس سے انتہائی گہرے خاندانی تعلقات ہیں اور تم جانتے ہو کہ چیف باس نے شادی نہیں کی اس لئے وہ ڈلنشا کو اپنی حقیقی بیٹی کی طرح چاہتے ہیں۔ اس لئے اگر اس نے چیف باس سے شکایت کر دی تو پھر ہمیں دنیا کی کوئی طاقت چیف باس کے غصے سے نہ بچا سکے گی۔" ——— ڈینس نے کہا۔

"اوہ یہ وجہ ہے کہ گن گرین کو موٹیری سے ٹکرانے سے منع کیا گیا ہے۔ ٹھیک ہے باس جیسے آپ مناسب سمجھیں۔" ——— فرینک نے اس بار سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے پہلے دفتر چلو، ہمارے آدمیوں نے ضرور انہیں چیک کیا ہو گا۔" ——— ڈینس نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور فرینک نے کار ایک چوک سے دائیں ہاتھ پر موڑ دی۔ تھوڑی دیر بعد ایک سفید رنگ کی عمارت کے پورچ میں جا کر کار رک گئی اور ڈینس نیچے اتر آیا۔ یہ گن گرین کا خفیہ ہیڈ کوارٹر تھا۔ ڈینس کار سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا دفتر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ فرینک اس کے پیچھے تھا۔

یہ دفتر فرینک کا تھا کیونکہ، ہیڈ کوارٹر انچارج بھی وہی تھا لیکن ظاہر ہے ڈینس اس کا باس تھا اس لئے ظاہر ہے اس وقت وہ اس سے سپر تھا۔ ڈینس میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے

فرینک سائیڈ پر موجود صوفے پر بیٹھ گیا۔

"یس ڈنشا ہاؤس"۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"سلور ویو کلب سے ڈینس بول رہا ہوں' مادام سے بات کراؤ"۔۔۔۔۔ ڈینس نے تیز لہجے میں کہا اور لائن پر خاموشی چھا گئی۔

"مادام سے بات کیجئے جناب"۔۔۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوبارہ وہی آواز سنائی دی۔

"ہیلو مادام ڈنشا' میں ڈینس بول رہا ہوں۔ مسٹر بزی سے میری ملاقات ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ چار آدمیوں کے ایک گروپ کو آپ اپنی سٹیشن ویگن میں لاپول لے آئی ہیں۔ کیا وہ آپ کی کوٹھی میں موجود ہیں"۔۔۔۔۔ ڈینس نے لہجے کو سپاٹ رکھتے ہوئے کہا۔

"کوٹھی میں۔۔۔ وہ کیوں' وہ ایکریمین تھے لیکن انہوں نے مقامی پولیس کی وردیاں پہنی ہوئی تھیں اور پولیس جیپ میں فارم پر آئے تھے۔ انہوں نے پراسرار طور پر ڈیڈی کا علاج کیا اور ڈیڈی جنہیں ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا تھا' انہیں انہوں نے حیرت انگیز طور پر تندرست کر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا تعلق ایکریمین سپیشل پولیس سے ہے اور پولیس گاڑی میں اچانک پٹرول کم ہو گیا ہے اس لئے میں انہیں لاپول لے آئی چنانچہ میں نے انہیں لاپول میں زیرو پوائنٹ پر اتار دیا لیکن تم کیوں انہیں پوچھ رہے ہو"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈنشا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور ڈینس کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"مادام ڈنشا' میں آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں کہ آپ کیا کرتی رہتی ہیں

لیکن آپ بھی جانتی ہیں کہ میں کون ہوں۔ اس لئے اگر یہ لوگ واقعی آپ کی کوٹھی میں ہیں تو مجھے بتا دیجئے ورنہ دوسری صورت میں اگر مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ نے مجھ سے غلط بیانی کی ہے تو پھر آپ سمجھ سکتی ہیں کہ کیا ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔ ڈینس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ تم میرے ساتھ کس لہجے میں بات کر رہے ہو' تمہیں اب اتنی جرأت بھی ہو گئی ہے کہ تم میرے ساتھ اس لہجے میں بات کرو' خبردار اگر آئندہ تم نے ایسی جرأت کی تو میں تمہاری ایک ایک بوٹی اپنے دانتوں سے ادھیڑ دوں گی' سمجھے۔۔۔ اور جو کچھ میں نے کہا ہے وہی درست ہے"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈنشا نے انتہائی غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"کاش تمہارا تعلق چیف باس سے نہ ہوتا تو میں تمہیں بتاتا کہ تم کیا چیز ہو"۔۔۔۔۔ ڈینس نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"باس' ڈنشا غلط بیانی سے کام لے رہی ہے' زیرو پوائنٹ پر ہمارے آدمی چیکنگ پر موجود ہیں۔ اگر یہ لوگ زیرو پوائنٹ پر اترتے تو اب تک ہمیں اطلاع مل چکی ہوتی۔ اس کے باوجود میں چیک کر لیتا ہوں"۔۔۔۔۔ فرینک نے صوفے سے اٹھ کر میز کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"معلوم کرو' اور اگر اس عورت نے جھوٹ بولا ہے تو میں واقعی اس کی بوٹیاں نوچ ڈالوں گا۔ میں خود ہی چیف باس کو جواب دے دوں گا"۔ ڈینس نے تیز لہجے میں کہا اور فرینک نے سر ہلاتے ہوئے سائیڈ پر آ کر میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ملکس فریکوئنسی کا

ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن دبا کر اس نے کال کرنا شروع کر دیا۔ کال کرنے کے بعد جب اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے میز پر رکھا تو یہ بات طے ہو چکی تھی کہ مادام ڈلنشا نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ سٹیشن ویگن زیرو پوائنٹ پر رُکے بغیر آگے بڑھ گئی تھی۔

"میرا پہلے ہی خیال تھا باس کہ مادام ڈلنشا جھوٹ بول رہی ہے"۔۔۔۔ فرینک نے کہا۔

"ہاں، اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ اس وقت اس کی کوٹھی میں موجود ہیں لیکن اب بات آجاتی ہے چیف باس کی اور چیف باس ایک ہفتے کے لئے آف ہو چکے ہیں۔ ان سے رابطہ بھی قائم نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔ ڈینس نے کہا۔

"باس ایسا کریں کہ آپ کوٹھی کے اندر جا کر مادام ڈلنشا کو یہ کہہ دیں کہ چیف باس نے اپنے علم سے یہ معلوم کر لیا ہے کہ یہ لوگ کوٹھی کے اندر موجود ہیں اور ساتھ ہی یہ حکم دیا ہے کہ انہیں باہر نکالا جائے ورنہ انہوں نے پوری کوٹھی کو بموں سے اڑا دینے کا حکم دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ چیف باس کی وجہ سے وہ یقیناً انہیں باہر نکالنے پر مجبور ہو جائے گی اور ہم آسانی سے اسے نشانہ بنا لیں گے"۔۔۔۔ فرینک نے کہا۔

"یہ بات وہاں جا کر کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ بات تو فون پر بھی ہو سکتی ہے۔ ٹھیک ہے تم اپنے آدمیوں کو حکم دے دو کہ وہ اس کوٹھی کو گھیر لیں اور جیسے ہی یہ لوگ باہر نکلیں انہیں فوراً ہلاک کر دیا جائے، پھر میں فون کرتا ہوں"۔۔۔۔ ڈینس نے کہا تو فرینک نے دوبارہ ٹرانسمیٹر اٹھایا اور ہدایات دینا شروع کر دیں۔

ابھی اس نے ہدایات دینے کے بعد ریسیور رکھا ہی تھا کہ یکلخت میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ڈینس نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس ڈینس بول رہا ہوں"۔۔۔۔ ڈینس نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ باس آپ۔۔۔ میں نے آپ کے کلب فون کیا تھا لیکن آپ نہ ملے تو میں نے فرینک کو کال کیا تھا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک متوحش سی آواز سنائی دی لیکن ڈینس آواز سے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ چیف باس کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج اڈلف ہے۔

"تم اڈلف بول رہے ہو"۔۔۔۔ ڈینس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس، میں اڈلف بول رہا ہوں اور ایک انتہائی منحوس خبر ہے میرے پاس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے اڈلف کی اسی طرح متوحش آواز سنائی دی۔

"کیسی منحوس خبر۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو"۔۔۔۔ ڈینس نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"چیف باس کو ہلاک کر دیا ہے"۔۔۔۔ اڈلف نے کہا تو ڈینس کو چند لمحوں تک تو اڈلف کی بات سمجھ ہی نہ آئی لیکن جیسے ہی اس کے ذہن نے بات سمجھی وہ اس طرح اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا جیسے کرسی کی سیٹ میں اچانک بارود پھٹ پڑا ہو۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو"۔۔۔۔ ڈینس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے اور حیرت سے بُری طرح مسخ ہو گیا تھا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس ـــ چیف باس کی لاش یہاں موجود ہے آپ خود آ کر دیکھ سکتے ہیں"۔ ـــــــ دوسری طرف سے اڈلف نے کہا۔

"مم مم مگر یہ کیسے ممکن ہے، کس طرح ممکن ہے، کس نے ایسا کیا ہے، کیوں ایسا کیا ہے"۔ ـــــــ ڈینس نے جذباتی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"باس ـــ چیف باس اچانک اپنے خاص کمرے سے نکل کر دفتر میں آئے اور انہوں نے گرانڈ چرچ کے فادر جوزف کو کال کر کے اپنے پاس بلایا اور مجھے کہا کہ فادر جوزف جیسے ہی آئیں انہیں ان کے دفتر پہنچا دیا جائے۔ تھوڑی دیر بعد فادر جوزف آ گئے تو میں نے انہیں ان کے دفتر میں پہنچا دیا۔ کچھ دیر بعد چیف باس نے انٹر کام پر مجھے بتایا کہ انہوں نے فادر جوزف کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے اور اس کی لاش دفتر میں پڑی ہے۔ میں آدمی بھیج کر اس لاش کو دفتر سے اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دوں، آپ کو تو معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر میں میرے علاوہ صرف ٹونی اور مارٹی رہتے ہیں چنانچہ میں نے ان دونوں کو حکم دیا کہ وہ جا کر فادر جوزف کی لاش دفتر سے اٹھائیں اور چیف باس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اسے برقی بھٹی میں ڈال دیں۔ مارٹی اور ٹونی دونوں فادر جوزف کی ہلاکت کا سن کر بے حد حیران ہوئے لیکن پھر حکم کی تعمیل کے لئے چلے گئے۔ مجھے ان کے چہروں پر فادر جوزف کی موت کا سن کر جو تاثر نظر آیا تھا اس نے مجھے وہم میں ڈال دیا۔ ان کے تاثرات ایسے تھے جیسے انہیں فادر جوزف کی موت نے شدید شاک پہنچایا ہو چنانچہ میں خود اٹھ کر ان کے پیچھے گیا۔ ابھی میں دفتر میں پہنچا تھا کہ

مجھے اندر سے مشین گن چلنے کی آواز سنائی دی۔ میں تیزی سے اندر دوڑا تو میں نے دیکھا کہ دفتر کے دروازے کے پاس فادر جوزف کی لاش اوندھے منہ پڑی تھی اور باس کی دفتر کے عقب میں آرام گاہ کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور فائرنگ کی آوازیں اندر سے سنائی دی تھیں چنانچہ میں دوڑ کر اندر گیا تو میں نے دیکھا کہ چیف باس آرام کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا اور یہ فائرنگ مارٹی اور ٹونی نے کی تھی۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا کہ وہ فادر جوزف کی موت برداشت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اچانک چیف باس پر فائر کھول دیا ہے۔ میں غصے میں پاگل ہو گیا اور میں نے ریوالور سے ان دونوں کو شوٹ کر دیا ـــ اور اب آپ کو کال کر رہا ہوں"۔ ـــــــ اڈلف نے تیز تیز لہجے میں پوری رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ ـــ چیف باس نے فادر جوزف کو کیوں ہلاک کیا۔ وہ مارٹن اور ٹونی دونوں تو باقاعدگی سے فادر جوزف کے چرچ میں جاتے رہتے ہیں۔ ان کی اندھی مذہبی عقیدت جاگ اٹھی ہو گی"۔ ـــــــ ڈینس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس کہ چیف باس نے کیوں فادر جوزف کو ہلاک کیا ہے"۔ ـــــــ اڈلف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تو بہت بڑا سانحہ ہے۔ چیف باس کا نام تو پوری دنیا میں جانا جاتا ہے۔ اب کیا کیا جائے۔ بہر حال تم وہیں رکو ہم آ رہے ہیں"۔ ـــــــ ڈینس نے سر جھٹکنے کے سے انداز میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"کیا ہوا باس"۔ ـــــــ فرینک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ڈینس

نے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ ویری بیڈ ۔۔ چیف باس کو کسی پادری کو نہ مارنا چاہیے تھا۔ فادر جوزف تو ویسے بھی لاپول میں بے حد مقبول ہیں۔" ۔۔۔۔ فرینک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بہرحال اب مسئلہ یہ بن گیا ہے کہ فادر جوزف کی موت اور چیف باس کی موت کو کس طرح ایڈجسٹ کیا جائے۔ دونوں کی موت غیر طبعی ہے اور ظاہر ہے اعلیٰ حکام اس معاملے میں اعلیٰ سطحی انکوائری کریں گے، اس طرح مسئلہ ٹیڑھا ہو سکتا ہے۔" ۔۔۔۔ ڈینس نے کہا۔

"چیف باس کے بعد اب گن گرین کے آپ چیف باس ہیں اس لئے یہ مسئلہ بھی آپ کو ہی حل کرنا ہو گا۔" ۔۔۔۔ فرینک نے کہا تو ڈینس بے اختیار چونک پڑا۔ اس کا ستا ہوا چہرہ یکلخت کسی اندرونی مسرت سے کھل اٹھا۔

"اوہ، اوہ فرینک، تم میں واقعی بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔ میں تو چیف باس کی وجہ سے مجبور تھا ورنہ میں تو تمہیں بہت اعلیٰ عہدے پر دیکھنا چاہتا تھا۔ ٹھیک ہے اب تم میرے نمبر ٹو ہو گے۔ اب تم گن گرین کے باس ہو گے۔" ۔۔۔۔ ڈینس نے کہا تو فرینک کا چہرہ کھل اٹھا۔

"مم۔ مم میں آپ کا شکر گزار ہوں چیف باس، آپ واقعی صلاحیتوں کے قدر دان ہیں۔ میں ہمیشہ آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا۔" ۔۔۔۔ فرینک نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ اتنی بڑی بین الاقوامی تنظیم کا باس بن جانا اس کے لحاظ سے خوش قسمتی کا عروج تھا۔

"او۔کے، اب تم ایسا کرو پہلے گن گرین کے تمام ملکی سیکشن چیفس اور

غیر ملکی چیفس کے ساتھ ساتھ تمام لاسٹریوں کے انچارج حضرات کو یہ اطلاع دے دو کہ اب گن گرین کا چیف باس میں ہوں اور تم گن گرین کے باس ہو۔ پہلے تنظیم کا مسئلہ حل ہونا چاہیے۔ میں اس دوران فادر جوزف اور ڈاکٹر فرینکسٹائن کی موت کو پبلک میں اوپن کرنے کے بارے میں کچھ سوچتا ہوں۔" ڈینس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اب اس نے ڈاکٹر فرینکسٹائن کو چیف باس کہنے کی بجائے اسے صرف ڈاکٹر فرینکسٹائن ہی کہا تھا۔

"یس چیف باس، میں مین آپریشن روم میں جا کر ابھی جنرل نوٹس جاری کرتا ہوں۔" ۔۔۔۔ فرینک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ویری گڈ ۔۔ اب مزہ آیا۔ اب میں ہوں چیف باس ۔۔ ویری گڈ اب مزہ آئے گا۔" ۔۔۔۔ فرینک کے جاتے ہی ڈینس نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے میز پر بار بار مکے مارنے شروع کر دیئے۔ اس کا چہرہ فرطِ مسرت سے کسی پھول کی طرح کھل اٹھا تھا۔

رات کا اندھیرا ہر طرف پھیلا ہوا تھا اور اس اندھیرے میں ایک سیاہ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ایک پہاڑی علاقے میں واقع ٹیڑھی میڑھی سی سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر تھا جبکہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹوں پر جوزف اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ جوزف اور جوانا دونوں کی پشت پر سیاہ رنگ کے تھیلے لدے ہوئے تھے۔ عمران ساتھ ساتھ ٹائیگر کو ہدایات دیتا جا رہا تھا۔
پہاڑی علاقہ مکمل طور پر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ صرف کار کی ہیڈ لائٹس سے جس قدر جگہ تک روشنی ہو سکتی تھی وہی جگہ روشن نظر آتی تھی۔

کار کافی آگے جانے کے بعد ایک سائیڈ روڈ پر مڑی اور پھر تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

"بس اس سامنے والی چٹان کے پیچھے روک دو کار ۔ ہم زیرو لاسٹری والے علاقے میں پہنچ گئے ہیں"۔ ـــــ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور

ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کار اسی اونچی چٹان کی سائیڈ میں کر کے روک دی اور پھر عمران سمیت وہ چاروں نیچے اتر آئے۔ عمران کے گلے میں نائٹ ٹیلی سکوپ لٹکی ہوئی تھی۔ وہ تیزی سے اس اونچی چٹان پر چڑھا اور اوپر پہنچ کر اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگایا اور شمال کی طرف کا جائزہ لینا شروع کر دیا جو نقشہ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے اسے دیا تھا' اس کے مطابق تو وہ لاسٹری شمال کی طرف زیادہ سے زیادہ سو گز کے فاصلے پر ہونی چاہیے تھی۔ نقشے کے مطابق لاسٹری مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ تھی لیکن باہر ایک پہاڑی ہٹ بنا ہوا تھا اور لاسٹری کا راستہ اس ہٹ کے اندر سے ہی جاتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کوئی اجنبی اس ہٹ میں داخل ہونے کے بعد زندہ سلامت باہر نہیں آ سکتا کیونکہ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے اس ہٹ کے گرد اپنے شیطانی علوم کا جال بچھایا ہوا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ اس کی جیب میں موجود قرآنی حروف مقطعات کی برکت سے یہ شیطانی جال اس کا راستہ نہ روک سکے گا لیکن نائٹ ٹیلی سکوپ سے غور سے دیکھنے کے باوجود وہ ہٹ کہیں نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران کافی دیر تک چیک کرتا رہا۔ پھر اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے علیحدہ کی اور چٹان سے نیچے اتر آیا۔

"وہ ہٹ ہی نظر نہیں آ رہا۔ کہیں ہم غلط نہ آ گئے ہوں۔ میں نقشہ دوبارہ چیک کر لوں"۔ ـــــ عمران نے کار کے پاس کھڑے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر کار کا دروازہ کھول کر وہ اندر سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے کار کی چھت کی لائٹ کھولی اور جیب سے نقشہ نکال کر اسے کار کی چھت سے نکلنے والی روشنی میں چیک کرنے لگا۔

"نقشے کے مطابق تو ہم صحیح جگہ پر پہنچے ہیں مگر وہ ہٹ یہاں موجود ہی نہیں ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے نقشہ تہہ کر کے اسے جیب میں ڈالتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر کار سے باہر نکل آیا۔

"جوانا اپنا تھیلا نیچے اتارو"۔۔۔۔۔ عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور جوانا نے پشت پر موجود تھیلا پھرتی سے اتار کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے اس کی زپ کھولی اور اس کے اندر سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا جس کے نیچے ایک برما اور اوپر ایک میٹر لگا ہوا تھا۔ اس نے زمین پر دو چٹانوں کے درمیان موجود درز میں وہ برما ڈالا اور سائیڈ پر لگا ہوا بٹن پریس کیا تو اس آلے میں سے گھوں گھوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور اس کے ساتھ ہی اوپر لگے ہوئے میٹر میں ہندسے تیزی سے جلنے بجھنے لگے عمران کی نظریں میٹر پر لگی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد ہندسے جو تیزی سے تبدیل ہو گئے تھے رک کر مسلسل جلنے بجھنے لگ گئے۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے غور سے ان ہندسوں کو دیکھا اور پھر بٹن آف کر کے اس نے میٹر کو باہر کھینچ لیا۔

"لیبارٹری تو واقعی شمال کی سمت تقریباً پانچ سو گز کے فاصلے پر موجود ہے۔ میٹر نے زیر زمین لیبارٹری کی مشینری سے پیدا ہونے والے ارتعاش کو چیک کر لیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ نقشہ تو درست ہے لیکن اس ہٹ کو یا دوسرے لفظوں میں اس راستے کو غائب کر دیا گیا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مگر باس، انہیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی جبکہ اس ڈاکٹر فرینکسٹائن کے بقول وہاں کوئی آدمی جا ہی نہیں سکتا"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"یہی سوچا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر فرینک ٹن کے شیطانی علوم ناکام ہو گئے ہیں اس لئے اس نے فوری طور پر اسے کیموفلاج کرا دیا ہے تاکہ ہم آسانی سے اس تک نہ پہنچ سکیں"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس، میں یہاں کچھ لوگوں کی موجودگی کی بو محسوس کر رہا ہوں"۔۔۔۔۔ اچانک ایک طرف کھڑے جوزف نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"بغیر لولی پوپ چوسے تمہاری حسیات کیسے کام کر سکتی ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لولی پوپ کی اب مجھے ضرورت نہیں رہی باس، اب میں نارمل ہو چکا ہوں"۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات چیت ہوتی اچانک ان سے کچھ فاصلے پر اندھیرے میں جیسے جگنو سا چمکا اور وہ چونک کر ادھر دیکھنے ہی لگے تھے کہ شائیں کی تیز آواز کے ساتھ ہی ان کے ساتھ ایک چٹان پر ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے یہ دھماکہ اس کے ذہن کے اندر ہوا ہو۔ پلک جھپکنے میں اس کا ذہن بالکل اسی طرح تاریک ہو گیا تھا جیسے کیمرے کا شٹر انتہائی رفتار سے بند ہوتا ہے لیکن پھر جس طرح کہیں انتہائی گہرائی میں روشنی کا نقطہ سا جلتا ہے اس طرح عمران کے ذہن میں روشنی کا ایک نقطہ چمکا اور پھر یہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کی آنکھیں کھل گئیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اس کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس نے چیک کر لیا تھا کہ اس کا پورا جسم کسی بنڈل کے انداز میں رسیوں سے بندھا ہوا تھا اور وہ کسی بند باڈی کی ویگن کے عقبی بند حصے میں ویگن کے فرش پر پڑا تھا۔ ویگن چل رہی تھی۔

ویگن کے عقبی بند دروازے کے جوڑوں سے تیز روشنی اندر آ رہی تھی جس کی وجہ سے اندر کا ماحول صاف نظر آ رہا تھا۔ اس کے باقی ساتھی بھی بالکل اسی کے انداز میں رسیوں سے بندھے ہوئے اس کے ساتھ ہی فرش پر پڑے ہوئے تھے لیکن وہ تینوں بیہوش تھے تیز روشنی کی وجہ سے عمران سمجھ گیا تھا کہ دن چڑھ گیا ہے حالانکہ جب وہ بیہوش ہوئے تھے اس وقت رات تھی اس کا مطلب تھا کہ اسے بیہوش ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے ہیں اور جس آہستہ انداز میں اس کا شعور بیدار ہوا تھا اس سے عمران سمجھ گیا کہ انہیں کسی انتہائی زود اثر گیس کی مدد سے بیہوش کیا گیا ہے اور یہ گیس اس قدر طاقتور تھی کہ اپنے مخصوص دفاعی نظام کی وجہ سے وہ ہوش میں تو آ گیا ہے لیکن ایسا عمل مکمل ہونے میں کئی گھنٹے لگ گئے ہیں، پھر اچانک ایک ہلکے سے جھٹکے کے ساتھ ہی ارتعاش ختم ہو گیا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ گاڑی جس میں انہیں لے جایا جا رہا تھا وہ رک گئی ہے۔ چند لمحوں بعد اس کے پیروں کی طرف کھٹکا سا ہوا اور پھر تیز روشنی اندر بھر گئی اور دوسرے لمحے دو آدمی اندر آ گئے انہوں نے مل کر پہلے عمران کو اٹھایا اور پھر عمران کا بندھا ہوا جسم باہر کھڑے ایک آدمی کے کندھے پر لاد دیا گیا اور وہ آدمی تیزی سے چلنے لگا۔ عمران نے دیکھا کہ ایک عمارت تھی اور وہ بند باڈی کی سٹیشن ویگن اس کے لان میں کھڑی تھی۔ وہ آدمی عمران کو اٹھائے عمارت کے اندر ایک راہداری سے گزر کر سیڑھیاں اتر کر نیچے ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہوا اور پھر اس نے عمران کے بندھے ہوئے جسم کو ہال میں موجود لوہے کی ایک بڑی کرسی پر بٹھایا اور ایک ہاتھ سے اس کے جسم کو کرسی میں روک کر وہ کرسی کے عقبی طرف کو مڑا اور دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی لوہے کے راڈز

بغیر بازو والی اس کرسی کی پشت کی ایک سائیڈ سے نکل کر عمران کے جسم کے گرد گھومتے ہوئے دوسری سائیڈ پر غائب ہو گئے اور گردن سے لے کر اس کے پیروں تک یہ راڈز موجود تھے۔ عمران نیم وا آنکھوں سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔ اسی لمحے دوسرا آدمی اندر داخل ہوا اس کے کاندھے پر بندھا ٹائیگر لدا ہوا تھا۔ ٹائیگر کو بھی عمران کے ساتھ موجود کرسی پر عمران کے انداز میں جکڑ دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف اور جوانا کو چار چار آدمی اٹھائے اندر آئے اور انہیں بھی کرسیوں سے جکڑ کر وہ سب اس کمرے سے باہر چلے گئے۔ عمران نے گردن گھما کر اس کمرے کا جائزہ لیا۔ یہ کسی کوٹھی کا عام سا کمرہ تھا جس میں فرنیچر کی بجائے اس جیسی دس کرسیاں فرش پر گڑی ہوئی موجود تھیں جن میں سے چار پر وہ جکڑے ہوئے تھے اور باقی کرسیاں خالی پڑی تھیں۔ کمرے کا ایک ہی دروازہ تھا جو بند تھا۔ ابھی عمران جائزہ لینے میں مصروف تھا کہ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں پر موٹے شیشوں والی عینک تھی اور وہ اپنے چہرے اور چال ڈھال سے مجرم کی بجائے کوئی فلاسفر یا سائنسدان لگتا تھا۔ اس نے اندر آ کر دروازہ بند کیا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔

"ارے تمہیں ہوش کیسے آ گیا" ——— اس فلاسفر نے عمران کی طرف دیکھتے ہی بری طرح چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت تھی۔

"ہوش تو اسے آتا ہے جو بے ہوش ہوا ہو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے ــ ریسلیم گیس تو انتہائی طاقتور اور زود اثر گیس

ہے۔ اس نے تم پر کیوں اثر نہیں کیا؟" ——— اس آدمی نے شدید حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ آدمی یقیناً سائنسدان ہے ورنہ وہ اس گیس کا کیمیائی نام استعمال نہ کرتا۔

"جب آپ جیسا سائنسدان مجرموں کے ساتھ شامل ہو جائے تو پھر تو آدمی کو واقعی بے ہوش ہو جانا چاہیے لیکن آپ کا بھی قصور نہیں ہے۔ آپ بھی یقیناً ڈاکٹر فرینکسٹائن کے ساحرانہ علوم کا شکار ہوں گے؟" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ میں سائنسدان ہوں؟" ——— اس آدمی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کی فراخ پیشانی اور ذہانت سے پُر آنکھیں بتا رہی ہیں کہ آپ سائنسدان بھی ہیں اور ایک مخلص اور کھرے آدمی بھی، اس لئے لازماً آپ ساحرانہ قوتوں کے تحت ہی کام کر رہے ہوں گے ورنہ عام حالات میں آپ جیسا سائنسدان مجرموں کے ساتھ کیسے شامل ہو سکتا ہے؟" عمران نے کہا۔

"تم واقعی ذہین آدمی ہو، بہرحال میں نہ ہی مجرموں کا ساتھی ہوں اور نہ ہی خود مجرم ہوں۔ میرا نام ڈاکٹر تھامسن ہے اور میں زیرو لاسٹری کا انچارج ہوں مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ یہ لاسٹری کس نے قائم کی ہے۔ مجھے تو صرف اتنا معلوم ہے کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سائنسی ایجادات پر کام کرتا ہوں اور مجھے ہر قسم کی مراعات ملتی ہیں جہاں تک ڈاکٹر فرینکسٹائن کا تعلق ہے وہ مر چکا ہے؟" ڈاکٹر تھامسن نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا

"ڈاکٹر فرینکسٹائن مر چکا ہے ——— کب اور کیسے؟" ——— عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تفصیلات تو معلوم نہیں ہیں، ڈاکٹر فرینکسٹائن کے نائب ڈینس نے جو تمام لاسٹریوں کا انچارج تھا مجھے پہلے کال کر کے کہا کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن کا حکم ہے کہ زیرو لاسٹری کو سائنسی طور پر کیموفلاج کر دیا جائے کیونکہ کچھ پاکیشیائی ایجنٹ آئے ہوئے ہیں اور ڈاکٹر فرینکسٹائن کے ساحرانہ علوم سے باہر ہیں چنانچہ میں نے اسے کیموفلاج کر دیا۔ پھر کل رات کو تم لوگ مائیننگ رینج میں آئے تو میں نے تم پر ریلیم گیس کا فائر کر کے تمہیں بیہوش کر دیا۔ مجھے نہیں معلوم تم کون ہو، کیوں اس علاقے میں آئے تھے۔ بہرحال تمہاری کاروں سے خاصا جدید قسم کا اسلحہ بھی برآمد ہوا ہے۔ میں نے ڈینس کو کال کیا تو مجھے حکم دیا گیا کہ تم لوگوں کو انہی پہاڑیوں میں بیہوش رکھوں، باس ڈینس کسی بھی وقت خود آ کر تمہیں گولیوں سے اڑائیں گے لیکن پھر صبح ہونے پر مجھے بتایا گیا کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور باس ڈینس اب چیف باس بن چکے ہیں اور فرینک جو پہلے اسسٹنٹ باس تھا اب مکمل باس بن چکا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں ایکس ہاؤس پہنچا کر یہاں کے انچارج فرانسٹر کے حوالے کر دوں اور تمہیں ہوش میں بھی لے آؤں۔ چیف باس ڈینس یہیں آئیں گے۔ میں نے حکم کی تعمیل کی اور تم اس وقت ایکس ہاؤس میں موجود ہو۔ میں یہاں اس لئے آیا تھا تاکہ تم لوگوں کو ریلیم کا انٹی انجکشن دے کر ہوش دلا دوں لیکن تم نجانے کس طرح خود ہی ہوش میں آ گئے ہو۔ بہرحال اب تمہارے باقی ساتھیوں کو ہوش دلا کر میں واپس لاسٹری چلا جاؤں گا؟"

ڈاکٹر تھامسن نے بڑے سادہ سے لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور جیب سے ایک بوتل نکال کر وہ عمران کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکنا کھولا اور باری باری عمران کے ساتھیوں کی ناک سے بوتل کا دھانہ

لگا کر آخر میں اس نے ڈھکنا بند کر کے بوتل جیب میں ڈال لی۔

"ابھی چند منٹ بعد تمہارے ساتھی ہوش میں آجائیں گے۔ گڈ بائی"۔ ڈاکٹر تھامسن نے اسی طرح سادہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ڈاکٹر صاحب، ایک منٹ"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر۔۔۔ میرے پاس ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے۔ پہلے بھی تمہاری وجہ سے میرا بہت وقت ضائع ہو گیا ہے حالانکہ میں ایک انتہائی اہم تجربے کے آخری مراحل میں مصروف تھا۔ اب تم جانو اور فرانسٹ جانے"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے سپاٹ لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے دروازہ کھول کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی دروازہ بند ہو گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن کی موت کی خبر سن کر اس کے ذہن کا ردعمل کچھ عجیب سا ہو رہا تھا وہ بیک وقت اپنے آپ کو ہلکا پھلکا بھی محسوس کر رہا تھا کیونکہ اب اس ڈاکٹر کے شیطانی علوم اس کے راستے میں رکاوٹ نہ بن سکتے تھے لیکن اس کے ساتھ ہی وہ سوچ رہا تھا کہ آخر اس جادوگر کو کس نے ہلاک کیا ہو گا، اور کیسے۔۔۔ اس کے ذہن میں اس بارے میں شدید تجسس کی لہر موجود تھی۔

چند لمحوں بعد اس کے ساتھی بھی کراہتے ہوئے ہوش میں آگئے۔

"یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں باس، کیا پھر اس ڈاکٹر فرینکسٹائن نے کوئی جادو کیا ہے"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا جادو اسی پر الٹ گیا ہے۔ وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ ہمیں ریسلیم گیس سے بیہوش کیا گیا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن ہلاک ہو چکا ہے۔ وہ کیسے"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے تقریباً چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے ڈاکٹر تھامسن سے ہونے والی گفتگو دہرا دی۔

"لیکن کس نے اسے ہلاک کیا ہو گا"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو میں جاننا چاہتا ہوں۔ بہرحال معلوم ہو ہی جائے گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باس اس شیطان نے ہلاک ہونا ہی تھا۔ میں نے اکوکا دیوتا کی روح سے مدد طلب کی تھی اور آپ نہیں جانتے کہ اکوکا دیوتا سے سارے وچ ڈاکٹر اس طرح ڈرتے ہیں جیسے بھیڑ بھیڑیئے سے۔۔۔ ضرور اکوکا دیوتا نے اس شیطان کو ہلاک کیا ہو گا لیکن اب مجھے افریقہ جانا ہو گا تاکہ اکوکا دیوتا کے حضور دس سفید بھیڑیں قربان کر سکوں ورنہ اکوکا دیوتا مجھے بھی ہلاک کر دے گا"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"دس بھیڑیں قربان کرنے کے لئے افریقہ جانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہیں کافرلینڈ کے کسی گوٹ فارم سے ہی مل جائیں گی بھیڑیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ارے نہیں باس، اکوکا دیوتا کی قربانی خاص شرائط کے ساتھ دینی پڑتی ہے۔ بہرحال میں کروں گا یہ شیطان تو ختم ہوا"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات کا عمران جواب دیتا، دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے

ہاتھ میں مشین گن تھی اور چہرے پر انتہائی درجے کی سختی چھائی ہوئی تھی۔

"تمہاری زندگی ختم ہو گئی' تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ": ——
اس آدمی نے اندر آتے ہی مشین گن کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام فراسٹ ہے": —— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں' مگر تم مجھے کیسے جانتے ہو": —— آنے والے نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا تمہیں چیف باس ڈینس نے یہ حکم دیا ہے": —— عمران نے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"چیف باس کو کیا ضرورت ہے۔ تم جیسے عام آدمیوں کے بارے میں حکم دینے کی' مجھے باس فرینک نے حکم دیا ہے کہ میں جا کر تمہیں گولیوں سے اڑا دوں اور پھر اسے رپورٹ دوں لیکن تم نے میرا نام لے کر مجھے حیران کر دیا ہے۔ مرنا تو بہرحال تم نے ہے ہی پہلے تم مجھے بتاؤ کہ تم مجھے کیسے جانتے ہو": —— فراسٹ نے گن نیچے کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یہی بتایا گیا ہے ناں کہ چیف باس ڈاکٹر فرینکسٹائن کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اب ڈاکٹر فرینکسٹائن کی جگہ ڈینس چیف باس بن گیا ہے": —— عمران نے اس کے سوال کو ایک بار پھر نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم مجھے مزید حیران کر رہے ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم چاروں زیرو لائٹری پر حملہ کے لئے گئے تھے لیکن ڈاکٹر تھامسن نے تمہیں کسی گیس

سے بیہوش کر دیا۔ اور اس کے بعد تمہیں ہیڈ کوارٹر کے احکامات پر بیہوشی کے عالم میں یہاں لایا گیا۔ ڈاکٹر تھامسن نے ساتھ آکر تمہیں اس گیس کے اثر سے آزاد کر دیا کیونکہ اس وقت خیال یہی تھا کہ چیف باس خود یہاں آکر تمہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرے گا اور ظاہر ہے تم نے گیس کے اثر سے کچھ دیر بعد ہوش میں آنا تھا اور اس دوران ڈاکٹر تھامسن جا چکا تھا اور تمہارے ہوش میں آنے کے بعد کوئی آدمی تم سے ملا ہی نہیں۔ اس کے باوجود نہ صرف یہ کہ تم مجھے پہچانتے ہو بلکہ تم میرا نام بھی جانتے ہو اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ چیف باس ڈاکٹر فرینکسٹائن ہلاک ہو چکا ہے اور اب ڈینس چیف باس ہے۔ آخر تمہیں ان سب باتوں کا کیسے علم ہو گیا": فراسٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔ فراسٹ کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ عام سا مجرم ہے۔ بس لڑنے بھڑنے اور مارنے اور مرنے والا آدمی۔ اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ اس فراسٹ کو راہ پر لا کر آزادی حاصل کر لے گا ورنہ دوسری صورت میں وہ چاروں جس طرح بے بس ہوئے بیٹھے تھے انہیں موت سے کوئی بچا نہ سکتا تھا۔

"مسٹر فراسٹ' کیا تمہیں یقین ہے کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن واقعی ہلاک ہو چکا ہے' کیا اسے ہلاک کیا جا سکتا ہے": —— عمران نے جان بوجھ کر ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو' مگر ......": —— فراسٹ عمران کی توقع کے عین مطابق بری طرح گھبرا گیا تھا۔

"نہیں۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن کو ہلاک کرنے کی کسی میں طاقت ہی نہیں ہے۔ مجھے تم پر رحم آ رہا ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم اس آزمائش

میں ناکام ہو کر موت کی اندھیری قبر میں اُتر جاؤ۔" ——— عمران نے بڑے تاثر بھرے لہجے میں کہا۔

"موت کی اندھیری قبر۔ آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کیسی آزمائش"۔

فراسٹ اب پوری طرح بوکھلا چکا تھا۔

"مسٹر فراسٹ ——— ڈاکٹر فرینکسٹائن ہلاک نہیں ہو سکتا لیکن اسے یہ معلوم ہوا تھا کہ ڈینس اور فرینک دونوں اس کے خلاف سازش کر رہے ہیں ڈینس نے ڈاکٹر فرینکسٹائن کے ساحرانہ علوم کا توڑ کرنے کے لئے کیمپ پارک کے پروفیسر مورگن کی خدمات حاصل کیں اور اپنے آپ کو اور اپنے چند ساتھیوں کا پروفیسر مورگن کی مدد سے بچاؤ کر لیا جس پر ڈاکٹر فرینکسٹائن اس سازش کو ناکام بنانے کے لئے روپوش ہو گیا۔ اس سازش میں ڈینس کے ساتھ زیرو لاسٹری کے انچارج ڈاکٹر تھامسن بھی شریک ہے۔ چنانچہ اس سازش کو سامنے لانے کے لئے ہمیں زیرو لاسٹری پر بھیجا گیا' اور اب ہم یہاں موجود ہیں۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن کا مقصد تھا کہ ڈینس یہاں آئے گا اور ہم سے باتیں کرے گا تو ہم اس سے ساری بات اگلوا لیں گے۔ اس طرح ڈاکٹر فرینکسٹائن ڈینس اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دے گا' اور سازش ناکام ہو جائیگی لیکن شاید ڈینس کو بھی اس بات کا علم ہو گیا ہے اس لئے اس نے یہاں آنے کی بجائے تمہیں حکم دے دیا ہے کہ تم ہمیں ہلاک کر دو لیکن یہ بتا دوں کہ جیسے ہی تم ہمیں ہلاک کرو گے تم ڈاکٹر فرینکسٹائن کے غضب کا شکار ہو جاؤ گے اور تم جانتے ہو کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن کا غضب تمہیں کس حال تک پہنچا دے گا"۔ ——— عمران نے ایک کہانی بناتے ہوئے کہا۔ اسے خود احساس تھا کہ کہانی بے سر و پا ہے اور اس میں

بے شمار جھول ہیں لیکن وہ فراسٹ کی ذہنی حالت سمجھ چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ وہ گہرائی میں نہ جائے گا۔ اس کے ذہن پر صرف ڈاکٹر فرینکسٹائن کے ساحرانہ علوم کا خوف ہی طاری رہ جائے گا۔

"اوہ' اوہ تو یہ مسئلہ ہے' اوہ اس لئے پہلے کہا گیا تھا کہ چیف باس خود آئے گا اور پھر کہا گیا کہ وہ نہیں آ رہا۔ میں تمہیں ختم کر دوں۔ چیف باس ڈاکٹر فرینکسٹائن کے خلاف سازش ——— اوہ ویری بیڈ تم صحیح کہہ رہے ہو کہ وہ مجھے عبرتناک موت مار دے گا' مگر میں کیا کروں۔ تم ہی بتاؤ کیا کروں"۔

فراسٹ عمران کی توقع کے عین مطابق خوفزدہ ہو گیا۔

"اگر تم اس سارے چکر میں ملوث نہیں ہونا چاہتے تو صرف اتنا کرو کہ مجھے کھول دو' بے شک میرے ہاتھ عقب میں رسی سے باندھ دو اور پھر میں تمہارے ساتھ جا کر تمہیں ایک خاص نمبر بتاتا ہوں' تم اس پر فون کرو ڈاکٹر فرینکسٹائن اس نمبر پر موجود ہے۔ میں اس سے بات کروں گا تم بھی سُن لینا۔ اس طرح تمہیں اصل حقیقت کا بھی علم ہو جائے گا اور ڈاکٹر فرینکسٹائن کو میں سفارش کر دوں گا کہ تم نے ہمارے ساتھ مکمل تعاون کیا ہے تو وہ یقیناً گن گرین میں تمہیں کوئی اعلیٰ عہدہ بھی دے دے گا"۔ ——— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— تم اگر میرے سامنے ڈاکٹر فرینکسٹائن چیف باس سے بات کرو تو پھر تم جو حکم بھی مجھے دو گے میں اس کی تعمیل کر دوں گا"۔ فراسٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر عمران کی کرسی کے عقب میں اکڑ پیر مارا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی لوہے کے راڈز عمران کے جسم کے گرد سے غائب ہو گئے۔ عمران کا پورا جسم چونکہ

بندھا ہوا تھا اس نے عمران کو اپنے آپ کو بغیر بازوؤں والی کرسی سے
گرنے سے بچانے کے لئے اپنے جسم کو کرسی کی پشت سے دباؤ کے ساتھ
رکھنا پڑا۔

"میں تمہیں سنبھالتا ہوں تم کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہارے جسم کی رسیاں
ہٹا دوں" ——— فراسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران
کو پکڑ لیا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ فراسٹر نے مشین گن اپنے کاندھے سے لٹکا
لی تھی۔ اس نے عمران کے عقب میں موجود رسیوں کی گانٹھ کھولنا شروع
کر دی۔ عمران کے ہاتھ علیحدہ رسی سے بندھے ہوئے تھے اس لئے فراسٹر
کے رسیاں کھولنے کے باوجود عمران کے ہاتھ اسی طرح عقب میں بندھے رہے۔

"چلو اب" ——— فراسٹر نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے
قدم دروازے کی طرف بڑھا دیئے لیکن اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور
ایک اور مسلح نوجوان اندر داخل ہوا۔ عمران کو اس طرح آزاد دیکھ کر اس کے
چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"باس، فرینک کی کال آئی ہے۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ اب تک قیدیوں
کو ہلاک کرنے کی رپورٹ کیوں نہیں دی گئی" ——— آنے والے
نوجوان نے فراسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک اہم مسئلہ سامنے آیا ہے فرانکن، پہلے وہ حل ہو جائے پھر ——— تم
ایسا کرو کہ فون یہیں لے آؤ" ——— فراسٹر نے آگے بڑھتے ہوئے
کہا۔

"کونسا مسئلہ ——— باس غصے میں ہیں جناب" ——— فرانکن نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو ——— جاؤ فون یہاں لے آؤ" ——— فراسٹر
نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا تو فرانکن عجیب سی نظروں سے عمران اور
فراسٹر کو دیکھتا ہوا واپس مڑا اور تیزی سے کھلے دروازے سے باہر نکل
گیا۔ اس نے جن نظروں سے دیکھا تھا اس سے عمران سمجھ گیا کہ فرانکن لازماً
اس فرینک کو ساری صورت حال سے آگاہ کر دے گا اور اب چونکہ فراسٹر
اس کے آگے آ گیا تھا اس لئے اس نے اپنے ہاتھوں کو مخصوص انداز میں
حرکت دی اور ہاتھوں میں موجود بلیڈ باہر نکال کر اس نے انتہائی پھرتی سے
کلائیوں میں بندھی ہوئی رسیاں کاٹنی شروع کر دیں اور جیسے ہی اس کی
رسیاں کٹیں اسی لمحے دروازہ کھلا اور فرانکن بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل
ہوا۔ مشین گن جو پہلے اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی لیکن اس بار
مشین گن اس کے ہاتھوں میں تھی۔ اس نے اندر آتے ہی مشین گن سیدھی
کی ہی تھی کہ یکلخت عمران نے کسی گیند کی طرح اچھل کر یکلخت اس کے
ہاتھوں کے نیچے دونوں پیروں کی ضرب لگائی اور اس کے ساتھ ساتھ ریٹ
ریٹ کی آوازوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ عمران قلابازی کھا کر سیدھا ہونے کی
بجائے یکلخت الٹی قلابازی کھا کر اس فرانکن سے پوری قوت سے ٹکرایا اور
فرانکن جس کا ہاتھ عمران کے پیروں کی ضرب کی وجہ سے اوپر کو اٹھ گیا تھا
اور گولیاں چھت سے جا ٹکرائی تھیں اسے اتنی مہلت ہی نہ مل سکی کہ وہ
ہاتھ نیچے کر کے گولیاں چلا سکتا۔ فرانکن دوسری بار ضرب کھا کر پشت کے بل
اچھل کر کھلے دروازے میں گرا اور عمران اس کے جسم کو پھلانگتا ہوا بیرونی
گیلری میں جا کھڑا ہوا لیکن اب اس کے ہاتھ میں وہ مشین گن موجود تھی جو
اس سے پہلے فرانکن کے ہاتھ میں تھی فرانکن سے ٹکراتے ہوئے اس

نے مشین گن پر ہاتھ ڈال دیا تھا۔

کمرے میں کھڑا فراسٹر حیرت سے بت بنا کھڑا کا کھڑا رہ گیا تھا۔ اُسے شاید سمجھ ہی نہ آئی تھی کہ یہ سب کچھ کیا ہو گیا ہے۔ دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازیں ایک بار پھر گونجیں اور اس بار گولیاں اُٹھتے ہوئے فرانکن اور سامنے کھڑے ہوئے فراسٹر کو بیک وقت چاٹ گئیں۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا راہداری کے آخری طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ فوری طور پر فائرنگ کی آوازیں وہاں موجود افراد کو نہ چونکائیں گی کیونکہ یہ فرانکن ان پر فائرنگ کرنے کے لئے ہی آیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے دیر ہونے کی صورت میں وہ مشکوک ہو سکتے ہیں اور ساتھیوں کو کھولنے میں ظاہر ہے کافی وقت لگ سکتا تھا لیکن پوری عمارت میں گھومنے کے بعد وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہاں اور کوئی آدمی سرے سے موجود ہی نہ تھا۔ ایک کمرے میں البتہ میز پر ریسیور فون سے علیحدہ رکھا گیا تھا۔ عمران نے ریسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو باس، فرانکن بول رہا ہوں۔" —— عمران نے فرانکن کے لہجے میں کہا کیونکہ ریسیور علیحدہ رکھے جانے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس فرینک نے فرانکن کو یہی حکم دیا ہوگا کہ وہ فوری طور پر جا کر قیدیوں کو فائرنگ سے ختم کرے اور پھر آکر رپورٹ دے۔

"یس کیا ہوا —— گولی مار دی انہیں۔" —— دوسری طرف سے ایک تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"یس باس —— وہ چاروں ہلاک ہو چکے ہیں۔" —— عمران نے جواب دیا۔

"چاروں —— لیکن میں نے تو تمہیں فراسٹر کو بھی گولی مارنے کا حکم دیا

تھا کیونکہ اس نے میرے حکم کی تعمیل میں دیر کی تھی۔" —— دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"اسے بھی میں نے گولی مار دی ہے باس، میں نے تو قیدیوں کی تعداد بتائی ہے۔ فراسٹر تو قیدی نہ تھا باس۔" —— عمران نے توجیہہ پیش کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ تھا۔

"اوہ ہاں، ٹھیک ہے۔ سنو فرانکن آج سے تم ایکس ہاؤس کے انچارج ہو لیکن یہ سن لو کہ ایکس ہاؤس کے انچارج کو حکم کی تعمیل کرنی پڑتی ہے۔ ایکس ہاؤس بنایا بھی اسی لئے گیا ہے، کیا سمجھے۔" —— دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔

"یس باس۔" —— عمران نے جواب دیا۔

"ان پانچوں لاشوں کو بلیک روم میں پہنچا دو، چیف باس وقت ملتے ہی انہیں چیک کرنے آئیں گے۔" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ریسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ یہ عمارت یقیناً آبادی سے ہٹ کر اس لئے بنائی گئی ہوگی کہ یہاں بغیر کسی مداخلت کے لوگوں کو ہلاک کیا جائے اور چونکہ مرحوم کو ایکس ہی کہا جاتا ہے اس مناسبت سے اس عمارت کا نام ایکس ہاؤس رکھا گیا ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں یہ گن گرین کی قتل گاہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ فرینک اس بات پر زور دے رہا تھا کہ ایکس ہاؤس کے انچارج کو حکم کی فوری تعمیل کرنی چاہیے اور ظاہر ہے یہاں قیدیوں کو بیہوشی کے عالم میں یا باندھ کر لایا جاتا ہوگا۔ اس لئے دو آدمی ہی ان کے قتل کے لئے کافی تھے۔ عمران واپس مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اس کمرے کی طرف

بڑھ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی ڈلنشا نے چونک کر سر اٹھایا۔ دروازے سے ایک مقامی نوجوان اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ایسا تاثر تھا جیسے وہ کوئی خاص خبر لے کر آیا ہو۔

"مادام، ڈاکٹر فرینکسٹائن کو ہلاک کر دیا گیا ہے" ——— آنے والے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا — کیا کہہ رہے ہو انکل کو — نہیں یہ ناممکن ہے۔ وہ تو انتہائی خوفناک قوتوں کے مالک ہیں۔ ان کے سامنے تو کوئی نظریں اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو" ——— ڈلنشا نے اچھل کر کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں مادام۔ ان کی رہائش گاہ گرین کالونی کوٹھی نمبر ون زیرو ون میں لاپول کے تمام اعلیٰ حکام موجود ہیں اور ڈاکٹر فرینکسٹائن کے ساتھ وہاں گرانڈ چرچ کے فادر جوزف کی لاش بھی پڑی ہوئی ہے۔ میں اس علاقے سے گزرا تو میں نے رش دیکھ کر معلوم کیا اور پھر تصدیق کی خاطر میں نے خود اپنی آنکھوں سے ڈاکٹر فرینکسٹائن کی لاش دیکھی تو

میں وہاں سے سیدھا آپ کے پاس آ رہا ہوں" ——— نوجوان نے جلدی جلدی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری سیڈ — مگر یہ ہوا کیسے" ——— ڈلنشا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب شدید غم اور افسوس کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ بتایا جا رہا ہے مادام کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے فادر جوزف کو بلایا اور پھر کسی بات پر غصہ کھا کر انہوں نے فادر جوزف کو گولی مار دی اور وہاں موجود اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ فادر جوزف کی لاش اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دیں۔ وہاں ڈاکٹر فرینکسٹائن کے اسسٹنٹ اڈلف کے علاوہ دو افراد تھے مارٹی اور ٹونی دونوں مذہبی عقیدے کے آدمی تھے۔ انہوں نے فادر جوزف کے انتقام میں ڈاکٹر فرینکسٹائن پر اچانک مشین گن چلا دی اور پھر خودکشی کر لی۔ ان دونوں آدمیوں کی لاشیں بھی وہیں پڑی ہیں اور مادام اب گن گرین کا چیف باس ڈینس بن چکا ہے اور فرینک کو ڈینس نے اپنی جگہ باس بنا دیا ہے۔ ڈینس بھی وہیں کوٹھی میں موجود ہے" ——— نوجوان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہوں چلو میرے ساتھ، میں خود جا کر اس ڈینس سے بات کرتی ہوں مجھے یہ کہانی خود ساختہ معلوم ہو رہی ہے" ——— ڈلنشا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ نوجوان مودبانہ انداز میں ایک طرف کو ہٹ گیا۔

چند لمحوں بعد ڈلنشا سفید رنگ کی کار میں بیٹھی گرین کالونی کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر وہی نوجوان تھا۔ گرین کالونی میں داخل

ہو کر اس نے رفتار آہستہ کر لی اور تھوڑی دیر بعد کار ایک عالیشان کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئی۔ باہر دو ایمبولینس کاریں اور پولیس کی گاڑیوں کے ساتھ ساتھ دس بارہ سرکاری کاریں بھی موجود تھیں۔ ڈلنشا کار سے اتری اور تیزی سے کھلے گیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔ گیٹ پر موجود پولیس کے دو سپاہیوں نے اسے دیکھتے ہی مودبانہ انداز میں سلام کیا اور ایک طرف ہٹ گئے۔ سر ہنری کی بیٹی ہونے کی وجہ سے لاپول کا ہر آدمی اس سے اچھی طرح واقف تھا اور اعلیٰ سرکاری حلقوں میں بھی اسے اچھی طرح پہچانا جاتا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے ڈلنشا کے روکے جانے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

ڈلنشا اندر موجود اعلیٰ سرکاری حکام سے ملی اور پھر اس نے خود بھی ڈاکٹر فرینکسٹائن کی لاش دیکھی جس کا چہرہ اور سینہ گولیوں سے بری طرح چھلنی تھا وہاں بھی اسے وہی کہانی بتائی گئی جو اس سے پہلے اس کے آدمی نے اسے بتائی تھی۔ ایک طرف ڈینس بھی کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر افسوس کے آثار موجود تھے۔ ڈلنشا تیز تیز قدم اٹھاتی اس کی طرف بڑھ گئی۔

"تم تو خوش ہو رہے ہو گے ڈینس ___ انکل کی وفات کے بعد ایک بین الاقوامی تنظیم کے چیف باس جو بن گئے ہو۔" ___ ڈلنشا نے غصیلے لہجے میں اس سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مادام ڈلنشا ___ ڈاکٹر فرینکسٹائن کی وفات کے بعد مجھے تو یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے مجھے کسی مضبوط پناہ گاہ سے باہر نکال دیا گیا ہو۔ ڈاکٹر صاحب تو میرے لئے باپ کے برابر تھے۔" ___ ڈینس نے انتہائی افسردہ سے لہجے میں کہا تو ڈلنشا کا تنا ہوا چہرہ قدرے بحال ہو گیا کیونکہ ڈینس نے جس خلوص بھرے لہجے میں بات کی تھی اس

سے ظاہر ہوتا تھا کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن کے قتل میں اس کا ہاتھ نہیں ہے، ورنہ پہلے وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن کی ہلاکت میں لازماً ڈینس کا ہاتھ ہو گا اور فادر جوزف والی کہانی بنائی گئی ہو گی۔

"اچھا یہ بتاؤ ڈینس کہ وہ چار آدمی جنہیں میں نے زیرو پوائنٹ پر چھوڑا تھا' ان کا کیا ہوا۔" ___ ڈلنشا نے پوچھا۔

"وہ نجانے کہاں غائب ہو گئے ہیں' ویسے ڈاکٹر صاحب نے ان کے بارے میں احکامات دیئے تھے' مجھے تو معلوم ہی نہیں کہ وہ کون لوگ ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب انہیں کیوں ہلاک کرنا چاہتے تھے۔" ___ ڈینس نے جواب دیا۔

"تو اب تم انہیں کچھ نہ کہو گے۔" ___ ڈلنشا نے قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب مجھے معلوم ہی نہیں مادام کہ وہ کون لوگ ہیں تو ظاہر ہے میں انہیں کیوں ہلاک کراؤں گا۔ البتہ میں تحقیقات ضرور کراؤں گا اور اگر وہ گن گین کے خلاف کسی چکر میں ملوث پائے گئے تو پھر دوسری بات ہے۔" ___ ڈینس نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا اور ڈلنشا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سنو' اگر وہ تمہیں مل جائیں تو مجھے ضرور اطلاع دینا' میں خود بھی ان سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے ڈیڈی کو تندرست کر کے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔" ___ ڈلنشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں' آپ نے پہلے بھی بتایا تھا لیکن کیا وہ ڈاکٹر ہیں۔ سر ہنری تو سنا تھا کہ شدید بیمار ہیں اور ڈاکٹروں نے انہیں لاعلاج قرار دے دیا

تھا؟" —— ڈینس نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں' ڈاکٹروں نے انہیں نہ صرف لاعلاج قرار دے دیا بلکہ کائزلینڈ کے قانون کے مطابق انہوں نے مجھے آفر کی کہ اگر میں مریض کی آسان موت دیکھنا چاہتی ہوں تو وہ انہیں ڈیتھ انجکشن لگا دیتے ہیں لیکن تم جانتے ہو کہ ڈیڈی سے مجھے کتنا پیار ہے چنانچہ میں انہیں لے کر فارم پر آ گئی تاکہ ان کی خود دیکھ بھال کروں اور اگر ہو سکے تو انہیں علاج کے لئے ایکریمیا لے جانے کا بندوبست کروں لیکن اسی دوران وہ لوگ پہنچ گئے اور پھر ان کے لیڈر نے جس نے اپنا نام ٹف بتایا تھا ڈیڈی کے سر کے عقبی حصے کا ایک معمولی سا آپریشن کیا اور ڈیڈی دیکھتے ہی دیکھتے ٹھیک ہو گئے" —— ڈلشا نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تو وہ قابل قدر لوگ ہیں —— ٹھیک ہے اگر مجھے ان کے بارے میں کچھ معلوم ہو تو میں آپ کو ضرور مطلع کروں گا" —— ڈینس نے کہا۔ اسی لمحے ایک آدمی نے ڈینس کے کانوں میں کچھ کہا تو وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن اور فادر جوزف کے قاتلوں کی لاشیں پوسٹ مارٹم کے لئے لے جائی گئیں اور پھر اعلیٰ حکام بھی واپس جانا شروع ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد کوٹھی میں صرف انچارج رابرٹ ہی رہ گیا تو ڈلشا بھی واپس مڑی اور پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی گیٹ کی طرف بڑھتی گئی۔ اس کا دل ڈاکٹر فرینکسٹائن کی موت کے غم میں بوجھل سا ہو رہا تھا۔ گیٹ کے باہر اس کا آدمی کار لئے موجود تھا۔ وہ کار میں بیٹھ گئی تو اس کا آدمی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"کوٹھی واپس چلو" —— ڈلشا نے کہا تو اس آدمی نے کار

آگے بڑھا دی۔

"مادام' وہ چار آدمی جو آپ کے ساتھ فارم سے آئے تھے انہیں گن گرین نے ہلاک کر دیا ہے" —— ڈرائیور نے اچانک گردن موڑ کر عقبی سیٹ پر بیٹھی مادام ڈلشا سے کہا تو ڈلشا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا —— کیا کہہ رہے ہو روفن۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا" —— ڈلشا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فرینک جو اب ڈینس کی جگہ باس بنا ہوا ہے اس کا خاص آدمی ہے مراکو' وہ ابھی ڈینس سے ملنے آیا تھا۔ میرا وہ انتہائی بے تکلف دوست ہے۔ مجھے دیکھ کر وہ میرے پاس آ گیا۔ میں نے باتوں باتوں میں آنے کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا ہے کہ باس فرینک نے چیف باس کو اطلاع بھیجی ہے کہ چار پاکیشیائی آدمیوں کو ایکس ہاؤس میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میرے تفصیل پوچھنے پر اس نے بتایا ہے کہ یہ چاروں پاکیشیائی ایجنٹ رات کو روکنز پہاڑیوں میں واقع گن گرین کی ایک لاسٹری کو تباہ کرنے گئے تھے لیکن وہ پہلے ہی ڈینس کے آرڈرز پر سپیمو ملاج کر دیا گیا تھا اور وہاں وہ لوگ ہوشیار تھے چنانچہ جیسے ہی یہ وہاں پہنچے انہیں کسی گیس بم سے بیہوش کر کے باندھ لیا گیا۔ پھر رات کو انہیں وہیں رکھا گیا کیونکہ کل شام کو ڈاکٹر فرینکسٹائن ہلاک ہو چکا تھا اور ڈینس ساری رات ڈاکٹر فرینکسٹائن کے قتل کو چھپا کر اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں کرتا رہا۔ آج دن چڑھے بات چیت مکمل ہو جانے کے بعد ڈاکٹر فرینکسٹائن کے قتل کو ظاہر کیا گیا چونکہ ڈینس باس اس سلسلے میں مصروف رہا تھا اس لئے ان چار آدمیوں کے پاس نہ جا سکا پھر اس نے انہیں ریکس ہاؤس منتقل کرنے اور ہوش میں لانے کے لئے

کہا تا کہ یہاں سے فارغ ہو کر وہ خود وہاں جائے اور انہیں ہلاک کرے لیکن فرینک نے انہیں وہیں ہلاک کرا دیا اور اب فرینک نے یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ چیف باس کو اطلاع دے دی جائے کہ وہ چاروں آدمی ہلاک ہو چکے ہیں اور مرا کو یہی اطلاع دینے آیا تھا۔ پھر مرا کو اندر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو ڈینس اس کے ساتھ تھا۔ ڈینس اپنی کار میں بیٹھ کر چلا گیا ہے" ڈرائیور نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ ۔۔۔ آج نجانے کیسا دن ہے کہ صبح سے موت کی خبریں ہی مل رہی ہیں۔ پہلے ڈاکٹر فرینکسٹائن کی موت کی خبر ملی پھر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی، میں نے ڈاکٹر فرینکسٹائن کی وجہ سے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو تحفظ نہ دیا تھا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن خود ہلاک ہو جائے گا تو میں دیکھتی کہ یہ ڈینس عمران اور اس کے ساتھیوں کو کیسے ہلاک کراتا۔ بہرحال اب یہ میرا فرض ہے کہ میں کم از کم اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ان کے وطن واپس بھجوا دوں۔ آخر وہ میرے محسن ہیں۔ انہوں نے میرے ڈیڈی کو ٹھیک کر دیا ہے۔ روفن تم ایکس ہاؤس کے بارے میں جانتے ہو، کہاں ہے وہ" ۔۔۔ ڈلنشا نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"یس مادام، میں جانتا ہوں۔ اس کا چیف فراسٹر میرا دوست ہے۔ میں کئی بار وہاں جا چکا ہوں، پام بیچ پر ہے۔ بالکل اکیلی عمارت ہے لیکن مادام گن گرین ہمیں وہ لاشیں دے دے گی" ۔۔۔ روفن نے کہا۔

"اس نے لاشوں کا کیا کرنا ہے۔ اچار ڈالنا ہے، چلو ادھر ایکس ہاؤس۔ ایسا نہ ہو کہ وہ انہیں برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دیں" ۔۔۔ ڈلنشا نے

تیز لہجے میں کہا اور روفن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ ایکس ہاؤس پہنچ گئے۔ یہ بالکل ہی الگ تھلگ سفید رنگ کی عمارت تھی جس کے گرد دور دور تک کھیت ہی کھیت پھیلے ہوئے تھے اور کوئی عمارت نہ تھی۔ ایکس ہاؤس کا پھاٹک کھلا ہوا تھا لیکن روفن نے کار پھاٹک کے اندر لے جانے کی بجائے سائیڈ پر کر کے روک دی اور ڈلنشا کار رکتے ہی تیزی سے نیچے اتری اور پھر لمبے لمبے قدم اٹھاتی اس طرح عمارت کے اندر کی طرف بڑھنے لگی جیسے یہ عمارت اس کی ملکیت ہو۔ روفن بھی تیزی سے اس کے پیچھے آ گیا۔ عمارت خالی اور سنسان پڑی ہوئی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس میں کوئی زندہ آدمی بھی موجود نہ ہو۔ اسی لمحے اندر سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی لیکن جب تک وہ برآمدے کے اندر پہنچے، گھنٹی مسلسل بجتے بجتے آخر خاموش ہو گئی۔

"یہ عمارت تو خالی پڑی ہوئی ہے، روفن" ۔۔۔ ڈلنشا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام کسی نے فون بھی نہیں اٹھایا، مگر یہاں فراسٹر اور اس کا ایک ساتھی تو مستقل طور پر رہتے ہیں وہ کہاں چلے گئے" ۔۔۔ روفن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر عمارت میں گھومتے پھرتے وہ ایک راہداری میں داخل ہو کر جیسے ہی ایک کمرے کے کھلے دروازے پر پہنچے دونوں ہی حیرت سے اچھل پڑے کیونکہ کمرے میں گولیوں سے چھلنی پڑی دو لاشیں نظر آ رہی تھیں۔ ایک دروازے کے پاس تھی جبکہ دوسری ذرا ہٹ کر پیچھے فرش پر پڑی تھی۔ کمرے کے اندر دس کے قریب لوہے کی کرسیاں

فرش پر گری ہوئی نظر آ رہی تھیں اور ان میں سے چار کرسیوں کے قریب رسیوں کے ڈھیر بھی پڑے نظر آ رہے تھے۔

"مادام، یہ تو فراسٹر اور اس کے ساتھی کی لاشیں ہیں۔" ____ رفن نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

"فراسٹر اور اس کے ساتھی کی ___ کیا مطلب۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں کہاں گئیں۔ اوہ اوہ میں سمجھ گئی۔ یہ چار کرسیوں کے قریب کٹی ہوئی رسیاں بتا رہی ہیں کہ اس فرینک کو غلط اطلاع ملی ہے۔ اصل میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں باندھ کر لایا گیا لیکن وہ کسی پُراسرار طریقے سے آزاد ہو گئے اور پھر فراسٹر اور اس کے ساتھی کو ہلاک کر کے نکل گئے اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہیں پھر وہ یقیناً اس کوٹھی میں گئے ہوں گے جو میں نے انہیں دی تھی، آؤ واپس چلیں۔" ____ ڈلشانے تیز تیز لہجے میں کہا اور واپس مڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار اس علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس طرف وہ کوٹھی تھی جو اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو رہنے کے لئے دی تھی۔

عمران نے ٹیلیفون کا رسیور کان سے لگایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سلور ویلو کلب" ____ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف باس ڈینس سے بات کراؤ۔ میں زیرو لاسٹری کا انچارج ڈاکٹر تھامسن بول رہا ہوں۔" ____ عمران نے منہ سے ڈاکٹر تھامسن جیسی آواز نکالتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کریں۔" ____ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"ہیلو میں باس فرینک بول رہا ہوں۔" ____ بولنے والے کا لہجہ سخت اور تحکمانہ تھا۔

"میں ڈاکٹر تھامسن بول رہا ہوں، انچارج زیرو لاسٹری۔" ____

عمران نے دوبارہ کہا۔

"اوہ ڈاکٹر تھامسن، کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے؟" ——— دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"چیف باس سے بات کرائیں، اِٹ از ایمرجنسی؟" ——— عمران نے کہا۔

"چیف باس یہاں موجود نہیں ہیں۔ تم مجھے بتاؤ کیا بات ہے۔ میں اب باس ہوں؟" ——— دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

"ٹھیک ہے، آپ کو بھی بتائی جا سکتی ہے لیکن یہ ایسی بات ہے کہ فون پر نہیں بتائی جا سکتی۔ میں آپ کو ذاتی طور پر مل کر بتا سکتا ہوں۔ اشارے کے طور پر اتنا بتا دوں کہ اس بات کا تعلق ان چار آدمیوں سے ہے جنہیں کل رات لاسٹری کے قریب سے بے ہوش کر کے اکیس ہاؤس پہنچایا گیا تھا اور اگر فوری طور پر اس بات کا سدباب نہ کیا گیا تو سب کچھ تباہ بھی ہو سکتا ہے؟" عمران نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایسی کیا بات ہے۔ تم فون پر کیوں نہیں بتا سکتے؟" ——— فرینک نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"باس، صرف بتانے سے کام نہیں چلے گا۔ میں ایک خاص چیز دکھانا بھی چاہتا ہوں۔ میں اس وقت شہر سے ہی بول رہا ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں کلب آجاؤں، آپ وہاں موجود ہوں تو یا پھر چیف باس جہاں موجود ہوں وہ پتہ بتا دیں میں وہاں چلا جاتا ہوں۔ لیکن میں پھر کہہ رہا ہوں کہ اِٹ از ایمرجنسی، جتنی دیر ہو گی اتنا ہی شدید نقصان کا اندیشہ بڑھتا جائے گا؟"

عمران نے کہا۔

"او۔ کے تم کلب آجاؤ، میں دفتر میں ہوں۔ کاؤنٹر پر میرا نام لے دینا وہ تمہیں میرے پاس پہنچا دیں گے۔" ——— دوسری طرف سے فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو باس ——— میں ابھی پہنچ رہا ہوں؟" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے فون بوتھ سے باہر آگیا۔ اس وقت وہ ڈاکٹر تھامسن کے میک اپ میں ہی تھا۔ ایک سائیڈ پر ٹائیگر بھی مقامی میک اپ میں موجود تھا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھتا گیا۔

"چلو وہ فرینک کلب میں موجود ہے۔" ——— عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھے سلور ویو کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران کے جسم پر براؤن رنگ کا سوٹ تھا جبکہ ٹائیگر نے نیلے رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا ——— کلب کے گیٹ پر پہنچ کر عمران ٹیکسی سے اتر گیا۔ ٹائیگر نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کلب کی اصل عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کاؤنٹر پر پہنچ کر عمران نے جیسے ہی اپنا تعارف کرایا ان دونوں کو فوری طور پر ایک راہداری سے گزر کر ایک لفٹ میں سوار کرا دیا گیا اور لفٹ نیچے اترتی چلی گئی۔ نیچے تہہ خانوں کا ایک مکمل جال سا بچھا ہوا تھا جہاں قدم قدم پر مسلح افراد موجود تھے۔ عمران اور ٹائیگر کو مختلف راہداریوں سے گزارنے کے بعد ایک بڑے سے کمرے میں لے جا کر بٹھا دیا گیا۔

"آپ تشریف رکھیں ——— باس ابھی آرہے ہیں۔" ——— انہیں لے آنے والے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر واپس چلا گیا۔

"کاش باس فرینک جلد آجائیں ورنہ جتنا وقت گزرتا جا رہا ہے پوزیشن سیریس ہوتی جا رہی ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے تشویش بھرے لہجے میں ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ساتھ ہی مخصوص انداز میں آنکھ کا کونہ بھی دبا دیا۔

"ڈاکٹر صاحب باس بے حد ذمہ دار آدمی ہیں لیکن ظاہر ہے مصروف بھی بے حد ہوں گے اس لئے چند لمحوں کی دیر تو ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں، یہ بھی ٹھیک ہے آرتھر۔۔۔ بہرحال اب انتظار تو کرنا ہی ہوگا"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ابھی انہیں بات کئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اندرونی دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے دو مشین گنوں سے مسلح آدمی تھے جو وہیں دروازے کی سائیڈوں پر رک گئے جبکہ وہ آدمی بڑے نخوت بھرے انداز میں قدم بڑھاتا عمران اور ٹائیگر کی طرف آنے لگا۔ اس کی چال سے ہی سمجھ گئے کہ وہی فرینک ہو سکتا ہے۔ وہ دونوں اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ڈاکٹر تھامسن، آپ سے تو پہلے ملاقات ہو چکی ہے، لیکن یہ صاحب"۔ فرینک نے قریب آکر عمران کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈاکٹر آرتھر ہیں، میرے اسسٹنٹ"۔۔۔۔ عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بیٹھ جائیں اور مجھے بتائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں"۔۔۔۔

فرینک نے اسی طرح نخوت بھرے لہجے میں کہا اور سامنے والے صوفے پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے وہ کوئی عظیم الشان بادشاہ ہو اور اس کے سامنے دو غلام موجود ہوں۔

"باس، یہ دو آدمی"۔۔۔۔ عمران نے اس طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا جیسے اسے ان دونوں کی موجودگی سے الجھن ہو رہی ہو۔

"بے فکر ہو کر بات کریں، یہ بہرے اور گونگے ہیں"۔۔۔۔ فرینک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تب ٹھیک ہے۔ چیف باس لاپول میں موجود نہیں ہیں کیا"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں ۔۔ وہ ایک اہم کام کے سلسلے میں لاپول سے باہر گئے ہوئے ہیں"۔۔۔۔ فرینک نے جواب دیا۔

"آپ کو ان چار آدمیوں کے متعلق تو معلوم ہوگا جناب جنہیں میں الکیس ہاؤس میں پہنچا آیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں، معلوم ہے"۔۔۔۔ فرینک نے کہا۔

"وہ دوبارہ لاسٹری پر آئے تھے"۔۔۔۔ عمران نے چند لمحے رک کر کہا اور فرینک بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔۔ کیا کہہ رہے ہو تم، دوبارہ آئے تھے۔ کیا مطلب انہیں تو ہلاک کر دیا تھا اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دی گئی تھیں"۔۔۔۔ فرینک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کو اصل بات کا علم ہی نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اصل بات کیا مطلب، سیدھی طرح بات کرو۔ کیا کہنا چاہتے ہو؟" ــــ فرینک نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس وہ چاروں آدمی فراسٹر اور اس کے اسسٹنٹ کو ہلاک کر کے وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے اور انہوں نے ایک بار پھر لاسٹری پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی ..... ": ــــ عمران بات کرتے کرتے خاموش ہو گیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے، یہ تو ناممکن ہے۔" ــــ فرینک نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے، آپ کے لئے ناممکن ہو لیکن ان کے لئے نہیں ــ بہرحال یہ دیکھئے، یہ چیز میں چیف باس کو دکھانا چاہتا تھا۔" ــــ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا پستول نکالا، بالکل بچوں کے کھلونے جیسا، اس کی نال چپٹی سی تھی۔

"یہ کیا ہے؟" ــــ فرینک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا، تو عمران نے بڑے اطمینان سے اس کا رخ فرینک کے عقب میں دروازے کی سائیڈوں میں کھڑے ان مسلح افراد کی طرف کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے دو بار ٹریگر دبا دیا۔ ٹھس ٹھس کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی اس میں سے سرخ رنگ کی شعاعی دھار دو بار نکلی اور جیسے ہی یہ دھار ان دونوں کے جسموں سے ٹکرائی، وہ دونوں ہی کٹے ہوئے شہتیروں کی طرح دھماکوں سے نیچے گرے ہی تھے کہ فرینک نہ صرف اچھل کر کھڑا ہو گیا بلکہ تیزی سے ان کی طرف مڑا ہی تھا کہ یکلخت بری طرح چیختا ہوا کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔ ٹائیگر کا بازو بجلی سے بھی زیادہ رفتار سے گھوما تھا اور یہ اس کا

نتیجہ تھا کہ وہ چیختا ہوا نیچے جا گرا تھا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران اچھل کر آگے بڑھا اور اس نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے تیزی سے مروڑ دیا اور فرینک کا اچھلتا ہوا جسم ایک دھماکے سے واپس فرش پر نہ صرف گرا بلکہ بری طرح سمٹنے اور پھیلنے لگ گیا۔ اس کا چہرہ انتہائی تیز رفتاری سے مسخ ہوتا چلا گیا۔ آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں اور سکڑتا پھیلتا ہوا جسم صرف لرزنے کی حد تک حرکت کرتا رہ گیا۔ عمران نے جس تیزی سے پیر کو مروڑا تھا اتنی ہی تیزی سے اسے واپس کر دیا تو فرینک کی مسخ شدہ حالت اتنی ہی تیزی سے بحال ہونے لگی۔ اس کا جسم بھی حرکت کرنے لگ گیا۔

"خبردار اگر تمہارے جسم نے ذرا بھی حرکت کی تو ایک لمحے میں پیر گھما دوں گا اور تم ایسی عبرتناک حالت سے دوچار ہو جاؤ گے کہ صدیوں تک تمہاری روح بھی سسکتی رہے گی۔" ــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا تو فرینک کا حرکت کرتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں خوف کی شدت سے پھٹ گئی تھیں اور ناک کے نتھنوں اور منہ کے کناروں سے خون کے چند قطرے بھی باہر آ گئے تھے۔

"لاسٹری میں فون ہے یا ٹرانسمیٹر پر بات ہوتی ہے۔ بولو۔" ــــ عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"ٹرانسمیٹر پر۔" ــــ فرینک نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فریکوئنسی بتاؤ۔" ــــ عمران نے کہا اور فرینک نے اسے فریکوئنسی بتا دی۔

"ٹائیگر جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر فرینک کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرو۔" ——— عمران نے دروازے کے قریب کھڑے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کوٹ کے بند بٹن کھولے اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ عمران کی لات اسی طرح فرینک کی گردن پر جمی ہوئی تھی۔ اور اس کا جسم بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے ٹرانسمیٹر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔

"ہیلو ہیلو باس فرینک کالنگ، اوور۔" ——— عمران کے منہ سے فرینک جیسی آواز سنائی دی۔

"یس ڈاکٹر تھامسن اٹنڈنگ یو، اوور۔" ——— چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ڈاکٹر تھامسن کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران کا پیر جو فرینک کی گردن پر جما ہوا تھا تیزی سے گھوما اور فرینک کا جسم ایک زوردار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔

"ڈاکٹر تھامسن، میں ایک انتہائی ضروری مشورے کے لئے تھوڑی دیر بعد اسٹری پہنچ رہا ہوں۔ تم مجھے اس جگہ پر ملو جہاں سے تم نے ان چار ایشیائیوں کو گرفتار کیا تھا، اوور۔" ——— عمران نے فرینک کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ فرینک کی طرح انتہائی تحکمانہ تھا۔

"ضروری مشورہ ——— کیسا مشورہ باس، اوور۔" ——— دوسری طرف سے ڈاکٹر تھامسن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"وہیں تفصیل سے بات ہو گی۔ اٹ از ٹاپ سیکرٹ، اوور۔" ———

عمران کا لہجہ اور بھی سخت ہو گیا۔

"یس باس، جیسے ہی آپ وہاں پہنچیں گے میں آ جاؤں گا، اوور۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور ٹرانسمیٹر اس نے ٹائیگر کو دے کر کمرے کے ایک کونے میں موجود بڑی سی واڑروب الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کا جائزہ لینے لگا۔

"ٹھیک ہے، ان تینوں کی لاشیں اس میں ٹھنس جائیں گی۔ اٹھا لاؤ انہیں جلدی کرو، ہمیں صرف اتنی مہلت چاہیے کہ ہم اس کلب سے نکل سکیں۔" ——— عمران نے مڑتے ہوئے کہا اور پھر ٹائیگر اور عمران دونوں نے مل کر فرینک اور اس کے دو مسلح ساتھیوں کی لاشیں اٹھا کر اس الماری کے خانوں میں زبردستی ٹھونس دیں۔ الماری بند کر کے وہ دونوں تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑے۔ چند لمحوں بعد وہ دروازہ کھول کر باہر راہداری میں سے گزرتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ وہاں موجود مسلح افراد چونکہ انہیں پہلے جاتے ہوئے دیکھ چکے تھے اس لئے واپسی کے وقت ان میں سے کسی نے ان سے کوئی بات نہ کی اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اطمینان سے چلتے ہوئے ڈینس کلب سے باہر آ چکے تھے۔ کلب کی عمارت سے نکل کر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے فٹ پاتھ پر چلنے والے افراد کے درمیان سے گزرتے ہوئے ایک اور سائیڈ روڈ سے گزر کر عقبی سڑک پر پہنچ گئے۔

"اس ہوٹل میں پبلک باتھ کافی تعداد میں ہیں اس لئے تم ان میں سے ایک میں جا کر میک اپ بدل لو ——— میں بھی اپنا میک اپ بدل لیتا ہوں۔" عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل

کی اس سائیڈ کی طرف بڑھ گیا جدھر کافی تعداد میں پبلک باتھ بنے ہوئے تھے۔

سیاہ رنگ کی کار سلور ولو کلب کی عقبی سائیڈ پر بنی ہوئی ایک چھوٹی سی کوٹھی کے گیٹ میں داخل ہو کر سیدھی پورچ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کار رکتے ہی عقبی دروازہ کھول کر ڈینس نیچے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں موجود مشین گنوں سے مسلح چار افراد نے بڑے مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا تو ڈینس سر ہلاتا ہوا آگے راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت گہرا اطمینان چھایا ہوا تھا کیونکہ وہ ابھی کاڑلینڈ کے جنوبی علاقے راس فیلڈ سے واپس آ رہا تھا۔ راس فیلڈ میں گن گرین کا مین ہیڈ کوارٹر تھا اور ڈینس چیف باس بننے کے بعد پہلی بار وہاں گیا تھا اور وہاں دس بارہ گھنٹے گزرنے کے بعد وہ ایک مخصوص ہیلی کاپٹر کے ذریعے اب واپس آیا تھا۔ ہیلی پیڈ پر کار اس کی منتظر تھی۔ اس کے چہرے پر اطمینان اس لئے تھا کہ ہیڈ کوارٹر کے دورے کے دوران دنیا بھر میں پھیلی ہوئی تنظیم کے چیفس نے اپنے پیغامات میں اسے گن گرین کا چیف باس تسلیم کر لیا تھا اور اب ڈینس یہ سوچ کر واپس آیا تھا کہ

لاپول میں وہ فرینک کو مکمل انچارج بنا کر خود مستقل طور پر راس فیلڈ میں شفٹ ہو جائے گا تاکہ وہاں ہیڈ کوارٹر میں رہ کر تنظیم کو کنٹرول کر سکے۔ اس سے پہلے چیف باس چونکہ ڈاکٹر فرینکسٹائن تھا جو مستقل طور پر لاپول میں رہتا تھا اور چونکہ ڈاکٹر فرینکسٹائن کی پراسرار طاقتوں سے سب واقف تھے اس لئے آج تک کسی نے بھی اس کے خلاف کوئی بات سوچنے کی بھی جرأت نہ کی تھی لیکن اب ڈاکٹر فرینکسٹائن اپنی پراسرار طاقتوں سمیت ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے اب ڈینس کا ہیڈ کوارٹر میں رہنا ضروری تھا تاکہ تنظیم پر اس کا مکمل کنٹرول رہ سکے۔ خفیہ راستے سے گزر کر ڈینس جلد ہی کلب میں بنے ہوئے اپنے مخصوص دفتر میں پہنچ گیا۔

"فرینک کو بلاؤ"۔۔۔۔ ڈینس نے دفتر میں داخل ہونے سے پہلے دروازے پر کھڑے محافظ کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ اور خود وہ دفتر میں داخل ہو کر سب سے پہلے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے ریک کی طرف بڑھ گیا۔ جو قیمتی شراب کی بوتلوں سے بھرا ہوا تھا۔ ڈینس نے ایک بوتل اٹھائی اور مڑ کر واپس اپنی کرسی کی طرف آیا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور وہی محافظ اندر داخل ہوا۔

"باس فرینک ڈاکٹر تھامسن سے ملنے سپیشل روم میں گئے ہوئے ہیں"۔۔۔۔ محافظ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ڈینس بے اختیار چونک پڑا۔

"ڈاکٹر تھامسن سے ملنے ۔۔۔ کیا مطلب۔ ڈاکٹر تھامسن تو زیرو لاٹری کا انچارج ہے وہ کلب میں کیسے پہنچ گیا"۔۔۔۔ ڈینس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"روجر نے یہی بتایا ہے چیف۔" ——— محافظ نے ادب سے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے، جاؤ۔" ——— ڈینس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور محافظ ادب سے سر جھکا کر واپس مڑ گیا۔

"یہ ڈاکٹر تھامسن یہاں کیسے آ گیا؟" ——— ڈینس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر بوتل میز پر رکھ کر اس نے تیزی سے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

"روجر بول رہا ہوں۔" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"روجر، میں چیف باس بول رہا ہوں، فرینک کہاں گیا ہے؟" ——— ڈینس نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"باس فرینک سپیشل روم میں گئے ہیں، زیرو لاسٹری کا ڈاکٹر تھامسن اپنے ایک نائب کے ساتھ ان سے ملنے آیا ہوا ہے۔" ——— روجر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سپیشل روم سے میری کال ملاؤ، میں خود بات کرتا ہوں فرینک سے۔" ڈینس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد روجر کی قدرے متوحش سی آواز سنائی۔

"چیف، وہاں سے کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی۔" ——— روجر نے کہا۔

"اوہ کیوں ——— کیا ہو رہا ہے وہاں، خود جا کر معلوم کرو اور مجھے بتاؤ

اور فرینک سے کہو میرے ساتھ بات کرے۔" ——— ڈینس نے چیخ کر کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ فرینک کیوں کال اٹنڈ نہیں کر رہا ——— ڈاکٹر تھامسن یہاں کیوں اس سے ملنے آیا ہے ——— آخر یہ کیا ہو رہا ہے۔" ——— ڈینس نے رسیور رکھ کر غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر بے چینی کے عالم میں کمرے میں ہی ٹہلنے لگ گیا۔ تھوڑی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی پوری قوت سے بج اٹھی اور ڈینس نے جھک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔" ——— ڈینس نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف، میں روجر بول رہا ہوں ——— باس فرینک کو قتل کر دیا گیا ہے۔ ان کے دونوں محافظ بھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور ان کی لاشیں سپیشل روم کی بڑی الماری میں ٹھنسی ہوئی پڑی ہیں۔" ——— روجر نے انتہائی متوحش لہجے میں کہا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کس نے ایسا کیا ہے۔ وہ ڈاکٹر تھامسن کہاں ہے۔" ——— ڈینس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ فرینک کی موت کی خبر سن کر اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگ گئے تھے۔

"وہ تو موجود نہیں ہیں باس، صرف لاشیں پڑی ہیں۔ باس فرینک کی لاش سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر زبردست تشدد کیا گیا ہے۔" ——— روجر نے جواب دیا۔

"اوہ تم معلوم کرو کہ یہ سب کیسے ہوا، میں وہیں آ رہا ہوں۔" ——— ڈینس نے رسیور کریڈل پر پٹختے ہوئے کہا اور پھر سامنے والے دروازے

کی طرف دوڑ پڑا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ سپیشل روم میں داخل ہوا تو بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا۔ اس کے سامنے واقعی فرینک اور اس کے دو خاص محافظوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ فرینک کا چہرہ بری طرح مسخ ہو رہا تھا جبکہ ان دونوں محافظوں کے جسم اس طرح جلے ہوئے نظر آ رہے تھے جیسے کسی نے انہیں دہکتی ہوئی آگ میں ڈال کر فوراً ہی باہر نکال لیا ہو۔ سپیشل روم میں چار مسلح آدمی سر جھکائے کھڑے تھے۔

"یہ کیسے ہو گیا' اوہ ویری بیڈ یہ کیسے ہو گیا"۔۔۔۔۔۔ ڈینس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس' ہم باہر موجود تھے۔ ہمیں نہ ہی گولی چلنے کی آواز سنائی دی اور نہ ہی کسی کے چیخنے کی۔ دو آدمی باس سے ملنے آئے تھے' ڈاکس ان کے ساتھ تھا۔ وہ ان دو آدمیوں کو سپیشل روم میں چھوڑ کر واپس چلا گیا۔ وہ دونوں آدمی کافی دیر تک اندر رہے پھر اطمینان سے نکل کر واپس چلے گئے۔ ہمیں تو اب روجر نے بلا کر بتایا ہے"۔۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ایک باکس سا تھا۔

"کیا ہوا روجر' کچھ پتہ چلا۔ یہ سب کیسے ہو گیا"۔۔۔۔۔۔ ڈینس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔۔۔ انتہائی عجیب اور ناقابل یقین بات کا علم ہوا ہے میں نے سپیشل روم کا ٹیپ چلا کر سنا ہے۔ یہاں آنے والے ڈاکٹر تھامسن اور اس کے نائب کی آوازیں جو ٹیپ ہوئی ہیں وہ انتہائی ناقابل یقین ہیں۔

میں ٹیپ اور ریکارڈر ساتھ لے آیا ہوں۔ آپ خود سن لیجئے"۔۔۔۔۔۔ آنے والے نے جو روجر تھا بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باکس کی سائیڈ پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے اس میں سے ایک آواز نکلی۔

"کاش باس فرینک جلد آ جائیں۔ ۔ ۔ ۔"۔۔۔۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ واقعی ڈاکٹر تھامسن جیسا ہی تھا۔ ڈینس کے ہونٹ اور زیادہ بھینچ گئے۔ ٹیپ مسلسل چلتا رہا اور جیسے جیسے آوازیں نشر ہوتی رہیں ڈینس کا چہرہ غصے کی شدت سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہوتا چلا گیا۔ اس کی آنکھوں میں غصے کے چراغ سے جل اٹھے۔

"اوہ اوہ ویری بیڈ ۔۔۔ یہ یقیناً عمران اور اس کا ساتھی تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ ایکس ہاؤس میں ہلاک نہیں ہوئے۔ اوہ میں سمجھ گیا' یہ کیا چاہتے ہیں۔ اس طرح یہ لاسٹری کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ ٹرانسمیٹر لے آؤ جلدی لے آؤ"۔۔۔۔۔۔ ٹیپ ختم ہوتے ہی ڈینس نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور روجر واپس دروازے کی طرف بھاگ پڑا۔

"ٹھہرو تمہیں دیر ہو جائے گی میں دفتر میں سے کال کر لیتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ ڈینس نے کہا اور خود بھی پاگلوں کے سے انداز میں دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ چند لمحوں بعد وہ دفتر میں پہنچ گیا۔ اس نے ایک جھٹکے سے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو چیف باس ڈینس کالنگ۔ ڈاکٹر تھامسن' اوور"۔۔۔۔۔۔ ڈینس اس بری طرح چیخ چیخ کر کال دینے لگا جیسے ٹرانسمیٹر کے بغیر اپنی

آواز ڈاکٹر تھامسن تک پہنچانا چاہتا ہو۔

"یس چیف باس ڈاکٹر تھامسن بول رہا ہوں، اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ڈاکٹر تھامسن کی آواز ٹرانسمیٹر سے ابھری۔

"ڈاکٹر تھامسن کیا باس فرینک لاسٹری تک تو نہیں پہنچا، اوور" ـــــ ڈینس نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب ـــ ابھی تک تو نہیں پہنچے، میں ان کا انتظار کر رہا ہوں، اوور" ـــــ دوسری طرف سے ڈاکٹر تھامسن کا جواب سنائی دی۔

"اوہ اوہ سنو ڈاکٹر تھامسن، یہ دشمنوں کی بھیانک چال ہے۔ اس طرح وہ لاسٹری کو تباہ کرنا چاہتے ہیں جس نے تم سے ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی وہ باس فرینک نہیں تھا بلکہ دشمن ایجنٹ تھا۔ باس فرینک سے انہوں نے تمہاری مخصوص فریکوئنسی معلوم کر کے اسے ہلاک کر دیا۔ تم نے اب لاسٹری کو کسی صورت بھی اوپن نہیں کرنا بلکہ جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں تم نے انہیں ہلاک کر دینا ہے، سمجھے ـــ اِٹ از مائی آرڈر، اوور" ـــــ ڈینس نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ ـــ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف، میں باس فرینک کی آواز اچھی طرح پہچانتا ہوں، میری ان سے ایک بار ملاقات بھی ہو چکی ہے، اوور" ـــــ ڈاکٹر تھامسن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"یو نانسنس ـــ میں کہہ رہا ہوں کہ وہ دشمن ایجنٹ تھا اور باس فرینک کی لاش یہاں میرے سامنے پڑی ہوئی ہے اور تم اپنی ہی بکواس کئے جا رہے ہو۔ میں نے جو حکم دیا ہے اس کی فوری تعمیل کرو، ورنہ یہ دشمن لاسٹری کو تباہ کر دیں گے، اوور" ـــــ ڈینس نے غصے کی شدت سے

حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس، ٹھیک ہے باس ـــ لیکن باس میرے پاس ایسے آلات نہیں ہیں کہ میں انہیں ہلاک کر سکوں، البتہ میں پہلے کی طرح انہیں بیہوش تو کر سکتا ہوں، اوور" ـــــ ڈاکٹر تھامسن نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے، پہلے بیہوش کر دو اور پھر انہیں گولیوں سے چھلنی کر ڈالو، اس کے بعد مجھے کال کرو، میں خود وہاں پہنچ کر ان کی لاشیں وصول کروں گا خبردار ذرا سی کوتاہی بھی نہ ہونی چاہیے ورنہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں، اوور" ـــــ ڈینس نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف، کوئی کوتاہی نہ ہو گی، اوور" ـــــ دوسری طرف سے ڈاکٹر تھامسن کی آواز سنائی دی اور ڈینس نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے میز پر پٹخ دیا اور پھر تیزی سے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک اور بٹن دبا دیا۔

"یس بلسن اٹنڈنگ" ـــــ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"چیف باس ڈینس بول رہا ہوں، بلسن ـــ فوراً میرے دفتر میں آ جاؤ ـــ فوراً" ـــــ ڈینس نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

پھر جب تک ایک لمبا تڑنگا آدمی دفتر میں داخل نہیں ہوا ڈینس بے چینی کے عالم میں دفتر میں ٹہلتا رہا۔

"یس چیف" ـــــ آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بلسن، وہ چاروں پاکیشیائی ایجنٹ جنہیں زیرو لاسٹری سے اکیس اوس

پہنچا دیا گیا تھا۔ اس کے بعد کی پوری تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔۔۔ ڈینس نے میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بلسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس فرینک نے ان کا کیس ڈیل کیا تھا چیف"۔۔۔۔۔۔ بلسن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو مجھے معلوم ہے، فرینک نے مجھے رپورٹ بھی یہی دی تھی کہ ان چاروں کو اس کے حکم پر ہلاک کر دیا گیا ہے بلکہ فراسٹر نے حکم کی تعمیل میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا تھا لیکن اس نے فرانکن کو حکم دے کر ان چاروں کو بھی قتل کرا دیا تھا اور فراسٹر کو بھی۔ وہ مجھے ساتھ لے کر ایکس ہاؤس جانا چاہتا تھا تاکہ میں خود اپنی آنکھوں سے ان کی لاشیں دیکھ سکوں لیکن مجھے ایمرجنسی کال کی وجہ سے اچانک ہیڈ کوارٹر جانا پڑا تھا اور اب واپس آتے پر معلوم ہوا ہے کہ وہ چاروں آدمی نہ صرف زندہ ہیں بلکہ ان میں سے دو نے یہاں پہنچ کر فرینک کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ اور اگر سپیشل روم کا ٹیپ آن نہ ہوتا تو شاید وہ اپنی عیاری سے ہمیں بے پناہ نقصان بھی پہنچا جاتے۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ فراسٹر نے کیوں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا تھا۔ کیا بات ہوئی تھی تم فرینک کے آپریشنل انچارج تھے تمہیں تفصیلات کا علم ہوگا"۔۔۔۔۔۔ ڈینس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔۔۔ باس فرینک نے فراسٹر کو فون پر حکم دیا کہ ان چاروں کو فوری طور پر گولیوں سے اڑا کر اسے رپورٹ دے لیکن جب کافی دیر تک رپورٹ نہ آئی تو باس نے دوبارہ کال کیا۔ فراسٹر کے نائب فرانکن نے کال ریسیو کی۔ باس نے اس سے پوچھا کہ فراسٹر کہاں ہے تو اس نے بتایا کہ فراسٹر بلیو روم میں ان قیدیوں کو ہلاک کرنے گئے ہوئے ہیں۔ ابھی تک ان کی واپسی نہیں

ہوئی جس پر باس فرینک نے اسے حکم دیا کہ جا کر دیکھو فراسٹر نے حکم کی تعمیل کی ہے یا نہیں۔۔۔ چند لمحوں بعد فرانکن نے جواب دیا کہ فراسٹر نے ان میں سے ایک آدمی کو کرسی کی گرفت سے آزاد کرا دیا ہے اور جسم پر بندھی ہوئی رسیاں بھی کھول دی ہیں۔ صرف اس کے ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے ہیں اور فراسٹر نے کہا ہے کہ یہ آدمی چیف باس سے کوئی بات کرنا چاہتا ہے اس لئے میں فون بلیو روم میں لے آؤں۔ اس رپورٹ پر باس فرینک کو شدید غصہ آیا اور انہوں نے فرانکن کو حکم دیا کہ وہ فوراً جا کر ان چاروں آدمیوں کے ساتھ فراسٹر کو بھی ہلاک کر دے اور پھر آ کر اسے رپورٹ دے۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد فرانکن نے جواب دیا کہ اس نے حکم کی تعمیل کر دی ہے اور ان چاروں کے ساتھ ساتھ فراسٹر کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ اس پر باس فرینک نے اسے کہا کہ ان کی لاشوں کو ابھی برقی بھٹی میں نہ ڈالے کیونکہ وہ چیف باس کے ساتھ ان کا معائنہ کرنے آ رہا ہے اور پھر کال بند کر دی۔ اس کے بعد آپ وہاں جانے کی بجائے ہیڈ کوارٹر چلے گئے اور باس نے پہلے کہا کہ میں فرانکن کو کہہ دوں کہ وہ ان سب کی لاشیں بھٹی میں ڈال دے۔ میں نے کال کیا لیکن رسیور نہ اٹھایا گیا تو میں نے اپنے اسسٹنٹ کو کہا کہ وہ تھوڑی دیر بعد کال کر کے باس فرینک کا حکم فرانکن تک پہنچا دے، اس نے دے دیا ہوگا"۔۔۔۔۔۔ بلسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ تو اس طرح ان لوگوں نے رہائی حاصل کر لی۔ انہوں نے مجھ سے کوئی خاص بات کرنے کا چکر دے کر اپنے آپ کو آزاد کرایا اور پھر فراسٹر اور فرانکن دونوں کو ہلاک کر کے نکل گئے اور فرینک یہی سمجھتا رہا کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو"۔۔۔۔۔۔ ڈینس نے ایک طویل سانس

لیتے ہوئے کہا اور بلسن سلام کر کے واپس مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

بلسن کے جانے کے بعد چند لمحوں تک ڈینس خاموش بیٹھا رہا پھر یکلخت چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں یہی بات رہ رہ کر ڈنک مار رہی تھی کہ یہ لوگ آخر کہاں رہائش رکھے ہوئے ہوں گے کہ اچانک اس کے ذہن میں مادام ڈنشا کا خیال آیا۔ اس نے فوراً ہاتھ بڑھا کر ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ڈبل سی ہیڈ کوارٹر" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ڈینس بول رہا ہوں" ——— ڈینس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف، مورسن بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"مورسن تمہارا ہیڈ کوارٹر موٹیری گروپ اور خاص طور پر مادام ڈنشا موٹیری کی نقل و حرکت کو چیک کرتا ہی ہو گا" ——— ڈینس نے کہا۔

"یس باس، ہمارا تو کام ہی یہی ہے کہ شہر میں تمام گروپس کی نقل و حرکت کو باقاعدہ چیک کیا جائے" ——— مورسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ مادام ڈنشا عرف موٹیری کیا کر رہی ہے۔ اس کی تفصیلات بتاؤ" ڈینس نے کہا۔

"یس باس، ایک منٹ ہولڈ آن کیجئے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور تھوڑی دیر بعد مورسن کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"مادام ڈنشا اپنی رہائش گاہ سے نکل کر اپنے خاص آدمی رونن کے ساتھ چیف باس ڈاکٹر فرینکسٹائن کی رہائش گاہ پر گئی۔ وہاں آپ بھی موجود

تھے۔ پھر آپ کے جانے کے بعد موٹیری اس رونن کے ساتھ ایکس ہاؤس والے علاقے کی طرف گئی وہاں سے واپس آ کر وہ آسٹن کالونی کی ایک کوٹھی نمبر آٹھ سو چار پر گئی مگر وہ کوٹھی بند تھی چنانچہ وہ واپس اپنی رہائش گاہ پر چلی گئی اور اب تک وہیں موجود ہے" ——— مورسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ آسٹن کالونی والی کوٹھی کس کی ہے" ——— ڈینس نے پوچھا۔

"یہ موٹیری کی ذاتی کوٹھی ہے لیکن بند رہتی ہے، کبھی کبھار موٹیری وہاں جاتی ہے" ——— مورسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا یہ اس بار رونن کے ساتھ کوٹھی کے اندر بھی گئی تھی" ——— ڈینس نے چونک کر پوچھا۔

"نو باس، گیٹ پر تالا تھا اور موٹیری صرف یہ تالا دیکھ کر واپس آ گئی تھی" ——— مورسن نے جواب دیا۔

"ایکس ہاؤس والے علاقے میں یہ کیا کرنے گئی تھی۔ کیا یہ ایکس ہاؤس گئی تھی" ——— ڈینس نے پوچھا۔

"باس ہم سپیشل ویژن کے ذریعے یہ سب نگرانی کرتے ہیں تاکہ جس کی نگرانی ہو رہی ہو اسے علم ہی نہ ہو سکے۔ ایکس ہاؤس والے علاقے میں چونکہ گھنے درختوں کی بہتات ہے اس لئے سپیشل ویژن سے ہم یہ نہیں دیکھ سکے کہ وہ کہاں گئی تھی۔ البتہ اس علاقے میں یہ ضرور گئی تھی" ——— مورسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے، ٹھیک ہے" ——— ڈینس نے کہا اور ہاتھ مار کر اس

نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے کے بعد اس نے تیزی سے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سپیشل گروپ"۔ ——— دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ڈینس بول رہا ہوں چیف باس"۔ ——— ڈینس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف، میں راکو بول رہا ہوں، سپیشل گروپ انچارج"۔ ——— دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"راکو، آسٹن کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ سو چار کو چیک کر کے مجھے رپورٹ دو یہاں کلب کے دفتر میں، کہ کیا وہ کوٹھی بند ہے یا وہاں کوئی رہ رہا ہے پوری تفصیل معلوم کرو، اس کے لئے میں زیادہ سے زیادہ تمہیں بیس منٹ دے سکتا ہوں اس سے زیادہ نہیں"۔ ——— ڈینس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔ ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈینس نے ریسیور رکھ دیا۔

"موٹیری کی حرکات مشکوک ہیں۔ وہ لازماً اکیس ہاؤس گئی ہو گی اور وہاں سے جب اسے معلوم ہوا ہو گا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ زندہ بچ گئے ہیں تو وہ اس لئے آسٹن کالونی گئی ہو گی کہ وہاں انہیں چیک کر سکے۔ یہ کوٹھی اس نے دی ہو گی انہیں اور اگر واقعی ایسا ہے تو میں اس موٹیری کی ہڈیاں اپنے ہاتھوں سے توڑ دوں گا اس نے میرے دشمنوں کو پناہ دی ہے"۔ ——— ڈینس نے ریسیور رکھ کر خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

پھر تقریباً بیس منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈینس نے

جھپٹ کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس ڈینس بول رہا ہوں"۔ ——— ڈینس نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس، اس کوٹھی میں پہلے دو افراد تھے۔ ان میں سے ایک کا نام علی عمران اور دوسرے کا نام ٹائیگر ہے۔ ان میں سے جو ٹائیگر ہے اس پر باس فریک کا میک اپ کیا جا رہا تھا کہ دو اور دیو ہیکل افراد بھی وہاں پہنچے۔ ان میں سے ایک کا نام جوزف اور دوسرے کا نام جوانا ہے اور یہ چاروں اس کوٹھی کے اندر موجود ہیں"۔ ——— راکو کی آواز سنائی دی اور ڈینس بے اختیار کرسی سے اچھل کھڑا ہوا۔

"اوہ اوہ اس قدر تفصیلات کیسے حاصل کیں تم نے"۔ ——— ڈینس نے حیرت سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس، میں نے کوٹھی کے اندر سی۔ ایکس وی فائر کر دیا تھا تاکہ اندر موجود افراد کے بارے میں مکمل چیکنگ کر کے آپ کو رپورٹ دے سکوں"۔ ——— راکو نے جواب دیا۔

"ویری گڈ ——— تم نے انتہائی اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ سنو تمہارے گروپ کے پاس ڈی ایس ون تو ہو گا"۔ ——— ڈینس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس، وہ تو ہر وقت موجود رہتا ہے"۔ ——— راکو نے جواب دیا۔

"تم اسے کوٹھی کے اندر فائر کر کے ان چاروں کو بیہوش کر دو، میں خود وہاں پہنچ رہا ہوں۔ تمہارے کتنے آدمی ہیں وہاں"۔ ——— ڈینس نے تیز لہجے میں کہا۔

"تین آدمی ہیں صرف ——— چیکنگ ہی کرنی تھی اس لئے"۔ ———

راکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ان تینوں کو ٹی۔ ایس۔ ون فائر کرنے کا آرڈر دے کر خود بھی وہاں فوراً پہنچو۔ میں بھی وہیں آ رہا ہوں لیکن میرے آنے تک کوئی کوٹھی کے اندر نہ جائے۔ سمجھ گئے" ——— ڈینس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے راکو نے کہا اور ڈینس نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور اٹھ کر تیزی سے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ جوش کے آثار نمایاں تھے۔

"تم اب اچھی طرح سمجھ گئے ہو ناں کہ ہم نے وہاں کیا کرنا ہے" ——— عمران نے ٹائیگر کے چہرے پر گہری نظریں ڈالتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر کے چہرے پر فرینک کا میک اپ تھا اور میک اپ عمران نے خود کیا تھا۔

"یس باس" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ میں اب اپنا میک اپ کر لوں تم باہر جا کر جوزف اور جوانا کو بھی اچھی طرح سمجھا دو اور سامان بھی چیک کر لو۔ پہلے ہی کافی وقت ضائع ہو چکا ہے۔ میں اب اس لاسٹری کو تباہ کر کے فوری طور پر واپس جانا چاہتا ہوں" ——— عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھا اور کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران نے کرسی پر بیٹھ کر سامنے میز پر رکھے ہوئے میک اپ کے سامان سے مختلف ٹیوبیں اٹھا اٹھا کر اپنے چہرے پر لگانی شروع کر دیں۔

عمران نے سلور ویو کلب سے واپس آنے کے بعد ٹائیگر کے چہرے پر

ریننگ کا میک اپ کرنا شروع کر دیا تھا۔ ابھی وہ میک اپ میں مصروف تھا کہ جوزف اور جوانا بھی پہنچ گئے۔ عمران نے انہیں لاسٹری کی تباہی کے لئے مخصوص سامان کی خریداری کے لئے مارکیٹ بھیجا ہوا تھا۔ وہ یہ سامان لے آئے تھے۔

عمران کے ہاتھ تیزی سے اپنے چہرے پر میک اپ کرنے میں مصروف تھے اور تھوڑی دیر بعد جب اس نے ہاتھ روکے تو اس کا چہرہ مکمل طور پر بدل چکا تھا۔ اس نے اپنے چہرے پر مقامی میک اپ ہی کیا تھا۔ ابھی وہ سامنے رکھے ہوئے آئینے میں اپنے میک اپ کا بغور جائزہ لے ہی رہا تھا کہ اچانک اسے باہر سے آواز سنائی دی۔ آواز ایسی تھی جیسے کوئی شیشے کا گلاس فرش پر گر کر چھناکے سے ٹوٹا ہو۔ عمران یہ آواز سنتے ہی بے اختیار چونک پڑا۔ اسی لمحے اس کی ناک میں نامانوس سی بو ٹکرائی اور دوسرے لمحے عمران نے لاشعوری طور پر سانس روک لیا۔ سانس روکے ہوئے وہ اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر راہداری میں سے گزر کر ابھی وہ برآمدے تک پہنچا ہی تھا کہ اس نے برآمدے میں ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو برآمدے کے فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے دیکھا۔

چونکہ عمران کو سانس روکے کافی دیر ہو گئی تھی اور اب اس کا سینہ تقریباً پھٹنے کے قریب ہو گیا تھا اور چونکہ اب وہ کھلی فضا میں آ گیا تھا اس لئے اس نے آہستہ سے سانس لیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ زور زور سے سانس لینے لگا۔ وہ نامانوس سی بو اب غائب تھی۔ عمران ہونٹ بھینچے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ برآمدے کے ساتھ پکی سیڑھی پر پیلے رنگ کے کیپسول کے ٹکڑے

بکھرے ہوئے پڑے تھے۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے ایک ٹکڑا اٹھا کر اسے ناک سے لگایا۔ اسے یہ تو بہرحال معلوم ہو گیا تھا کہ کسی نے انتہائی زود اثر بیہوش کر دینے والی گیس کا کیپسول فائر کیا ہے لیکن وہ اس گیس کی اصل ماہیت جاننا چاہتا تھا۔ تاکہ اس کا توڑ سوچ سکے لیکن کیپسول کے اس ٹکڑے میں سے اب کوئی بو نہ آ رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ گیس جس قدر زود اثر ہے اتنی ہی جلدی اس کی بو غائب بھی ہو جاتی ہے۔ اسی لمحے اسے سامنے پھاٹک کی طرف کھٹکا سا سنائی دیا تو وہ بجلی کی سی تیزی سے برآمدے کے کنارے والے موٹے سے ستون کے عقب میں ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس نے ایک مقامی آدمی کو پھاٹک پر چڑھ کر اندر کودتے ہوئے دیکھا تو اس کا ہاتھ بے اختیار کوٹ کی جیب میں رینگ گیا۔ اندر کودنے والے نے پھاٹک کا بڑا کنڈا کھولا اور پھر اس نے پھاٹک کے دونوں پٹ پوری طرح کھول دیئے۔ اسی لمحے ایک سیاہ رنگ کی کار رینگتی ہوئی کوٹھی کے اندر داخل ہوئی اور آہستہ آہستہ پورچ کی طرف بڑھنے لگی۔ عمران نے اپنے آپ کو پوری طرح ستون کے پیچھے چھپا لیا۔ کار کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح چار افراد پیدل ہی اندر آئے۔ ان میں سے ایک نے پھاٹک بند کر دیا۔ کار جیسے ہی پورچ میں آئی عمران کے پہلے سے بھینچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے۔ کیونکہ اس نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ڈینس کو پہچان لیا تھا اور اب ساری بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی۔ ڈینس دروازہ کھول کر نیچے اترا وہ بے حد چوکنا نظر آ رہا تھا۔

"یہ برآمدے میں صرف تین آدمی کیوں پڑے ہوئے ہیں۔ چوتھا کہاں ہے"۔۔۔ ڈینس نے تیز لہجے میں پیدل چل کر آنے والے ایک مسلح

آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف وہ اندر ہو گا۔" ——— اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اندر ——— اوہ ہاں ٹھیک ہے، چلو ان تینوں کو تو یہیں گولیوں سے اڑا دو۔ میں ایک لمحے کا بھی رسک نہیں لینا چاہتا۔" ——— ڈینس نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف، یہ انتہائی آباد کالونی ہے۔ اگر یہاں کھلی جگہ پر فائرنگ ہوئی تو پولیس کو اطلاع مل جائے گی اس لئے کیوں نہ انہیں اٹھا کر اندر لے جایا جائے اور پھر انہیں گولی ماری جائے۔" ——— اس آدمی نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"یو نانسنس ——— گن گرین کے سپیشل گروپ کے انچارج ہو کر پولیس سے ڈر رہے ہو۔" ——— ڈینس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس، میں تو آپ کی موجودگی کی وجہ سے۔" ——— اس انچارج نے کہا۔

"شٹ اپ ——— گولی چلاؤ، وقت مت ضائع کرو، یہ خطرناک لوگ ہیں۔" ——— ڈینس نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس آدمی نے جلدی سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کی ہی تھی کہ عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ہلکے سے دھماکوں کی آواز کے ساتھ ہی وہ انچارج اور اس کے پیچھے کھڑے ہوئے مسلح افراد بری طرح چیختے ہوئے نیچے گرے۔ ڈینس ان لوگوں کے چیخنے اور گرنے سے کسی وحشی گھوڑے کی طرح بھڑک کر کار کی طرف بھاگتا گیا۔

"خبردار ہاتھ اٹھا دو ڈینس، ورنہ چھلنی کر دوں گا۔" ——— عمران نے ستون کی اوٹ سے نکلتے ہوئے کہا۔

"تت تت تم کون ہو۔" ——— ڈینس نے کار کا سہارا لیتے ہوئے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں وہی چوتھا آدمی ہوں جو تمہیں یہاں نظر نہ آ رہا تھا۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اسے یکلخت اچھل کر ایک طرف ہٹنا پڑا اور ڈینس جس نے واقعی انتہائی پھرتی سے اس پر اچانک چھلانگ لگا دی تھی اس کے اس طرح اچھل کر ایک طرف ہٹنے کی وجہ سے چیختا ہوا منہ کے بل برآمدے کے فرش پر ایک دھماکے سے گرا اور دوسرے لمحے وہ پھسلتا ہوا برآمدے کی سامنے والی دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا۔ اس کا سر پوری قوت سے دیوار کی جڑ سے ٹکرایا تھا۔ اس نے ٹکر کھا کر بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ وہ سر کے دیوار سے ٹکرانے کی وجہ سے بیہوش ہو چکا تھا۔ وہ چاروں آدمی ختم ہو چکے تھے کیونکہ عمران کے مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیاں ان کے دلوں میں سوراخ کر گئی تھیں اس لئے انہیں زیادہ تڑپنے کی بھی مہلت نہ ملی تھی۔ عمران تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا ڈینس کے قریب پہنچا اور اس نے اسے سیدھا کر کے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس کے دل کی دھڑکن بتا رہی تھی کہ وہ فوری طور پر ہوش میں نہیں آ سکتا۔ عمران تیزی سے مڑا اور پھر دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ وہ یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ ان لوگوں کے اور ساتھی تو باہر موجود نہیں ہیں اور فائرنگ کے نتیجے میں پولیس وغیرہ تو نہیں آ رہی لیکن باہر حالات پر سکون تھے۔ اس نے کوٹھی کے گرد ایک

چکر لگایا اور کسی مشکوک آدمی کو نہ پا کر وہ واپس کوٹھی میں داخل ہوا اور سیدھا برآمدے کی طرف بڑھ آیا۔ اس نے سب سے پہلے ان چاروں مرے ہوئے آدمیوں کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی اور چند لمحوں بعد وہ ان میں سے ایک کی جیب سے ایک چھوٹی نال والا پستول برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے اس کا میگزین کھولا تو اس کے اندر ایک بالکل ویسا ہی کیپسول موجود تھا جیسا اس نے برآمدے کی سیڑھیوں میں ٹوٹا ہوا دیکھا تھا۔ وہ گہری نظروں سے اسے دیکھتا رہا پھر اس نے کیپسول اور پستول ایک طرف رکھ کر دوبارہ تلاشی لینی شروع کر دی اور چند لمحوں بعد اسی آدمی کی دوسری جیب سے اسے ایک شیشی مل گئی جس کا ڈھکنا بند تھا۔ شیشی پر لیبل موجود تھا۔

عمران لیبل پر موجود تحریر کو پڑھتا رہا۔ دوسرے لمحے اس کے حلق سے اطمینان کا ایک طویل سانس نکل گیا۔ تحریر کے مطابق یہ بیہوش کر دینے والی انتہائی زود اثر گیس ٹی۔ ایس۔ زن کا تریاق تھا۔ عمران نے اس کی ترکیب استعمال پڑھی اور پھر اس کا ڈھکنا کھول کر اس نے سب سے پہلے شیشی میں موجود سیاہ رنگ کے سیال کے دو قطرے ٹائیگر کے حلق میں ٹپکائے۔ ٹائیگر کا منہ بیہوشی ہو جانے کی وجہ سے بھنچا ہوا تھا لیکن عمران نے ایک ہاتھ سے اس کے جبڑے دبا کر اس کا منہ اتنا کھول لیا تھا کہ دوا کے قطرے اس کے حلق تک پہنچ سکتے اور پھر یہی عمل اس نے جوزف اور جوانا کے ساتھ بھی کیا اور ڈھکنا بند کر کے اس نے شیشی کو جیب میں ڈالا اور بیہوش ڈینس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اُسے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اندر کمرے میں ایک کرسی پر لا کر بٹھا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ گیس کے اثرات پانچ منٹ بعد ختم ہوں گے اس لئے وہ ان پانچ منٹوں میں ڈینس کے ہاتھ پاؤں باندھ لینا چاہتا تھا۔

اور جب اسے باہر سے اپنے ساتھیوں کے کراہنے کی آوازیں سنائی دیں تو وہ ڈینس کے نہ صرف ہاتھ عقب میں کر کے باندھ چکا تھا بلکہ اس کے پیر بھی رسیوں میں جکڑے ہوئے تھے لیکن ڈینس اسی طرح بیہوش تھا۔ عمران تیزی سے واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے میں آ گیا۔ وہ تینوں اب اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے۔ ان کے چہروں پر بے پناہ حیرت تھی۔ ان سب کی نظریں کار کے ساتھ پڑی ہوئی چار لاشوں پر ٹکی ہوئی تھیں۔

"باس یہ . . . . ." ——— ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کار کے ساتھ پڑی ہوئی چار لاشوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"لاشوں کی تعداد برابر ہی ہے۔ اگر میں اس نامانوس سی بُو سونگھتے ہی لاشعوری طور پر سانس نہ روک لیتا تب بھی یہاں چار ہی لاشیں پڑی ہوتیں، میرے سمیت تم تینوں کی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ڈینس کی آمد اور اس کے بیہوش ہونے تک کے واقعات مختصر طور پر دوہرا دیئے۔

"لیکن ان لوگوں کو کیسے علم ہو گیا کہ ہم یہاں ہیں" ——— ٹائیگر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"یہ معلوم کرنے کے لئے تو میں نے ڈینس کو فی الحال لاش میں تبدیل نہیں کیا۔ جوزف اور جوانا اب کوٹھی سے باہر رک کر نگرانی کریں گے تاکہ پھر کوئی گیس بم لے کر نہ آ جائے اور ٹائیگر تم میرے ساتھ آؤ تاکہ اس ڈینس سے پوچھ گچھ کر سکیں۔ بہر حال وہ اب گن گرین کا چیف باس ہے" ——— عمران نے کہا اور جوزف اور جوانا دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے پھاٹک کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران واپس اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں ڈینس موجود تھا۔

ٹائیگر اس کے پیچھے تھا۔ ڈینس ابھی تک بیہوش تھا۔

"اس کے جسم کو بھی کرسی سے باندھ دو ورنہ ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھ کر مینڈک کی طرح اچھلنا شروع کر دینا ہے"۔ ——— عمران نے ایک طرف پڑی ہوئی رسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر رسی کی طرف بڑھ گیا۔

"باس، ادھر وہ ڈاکٹر تھامسن ہمارا انتظار کر رہا ہو گا"۔ ——— ٹائیگر نے رسی اٹھا کر ڈینس کے بیہوش جسم کو کرسی سے باندھتے ہوئے کہا۔

"کرنے دو ——— اس کے یہاں پہنچ جانے کا مطلب ہے کہ اب وہ ہمارا انتظار بطور فرینک کے ماتحت نہیں بلکہ بطور شکاری کر رہا ہو گا"۔ ——— عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا ایک طرف ہٹ گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ ورنہ تو جتنے زور سے اس کا سر دیوار سے ٹکرایا تھا اسے آئندہ صدی تک بھی خود بخود ہوش نہیں آ سکتا"۔ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر ڈینس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب ڈینس کے بندھے ہوئے جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو ٹائیگر ایک بار پھر پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد ڈینس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار کراہیں نکلنے لگیں۔ وہ اپنی دھندلی دھندلی آنکھوں سے سامنے کھڑے عمران اور ٹائیگر کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے انہیں پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

"گن گرین کے چیف باس بننے کی مبارک باد قبول کرو ڈینس"۔ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے اصل لہجے میں کہا اور ڈینس بے اختیار

چونک پڑا۔

"تم ——— اوہ تم نے میرے ساتھیوں پر فائر کھولا تھا، تم بیہوش نہیں ہوئے تھے، یہ کیسے ممکن ہوا۔ ٹی۔ ایس۔ ون تو انتہائی زود اثر گیس ہے"۔ ڈینس نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"اگر میں بھی بیہوش ہو جاتا تو پھر تمہیں مبارک باد کون دیتا۔ ویسے تم نے کیا کمال ہے کہ ساحرانہ قوتوں کے مالک ڈاکٹر فرینکسٹائن کو انتہائی آسانی سے اپنے راستے سے ہٹا کر خود چیف باس بن بیٹھے ہو"۔ ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"انہیں میں نے نہیں مارا، میں تو ان کے سامنے آنکھ بھی نہ اٹھا سکتا تھا۔ انہیں تو فادر جوزف کی وجہ سے مرنا پڑا۔ انہیں یہ معلوم ہی نہ تھا کہ ان کے ہیڈ کوارٹر میں موجود دونوں آدمی مجرم ہونے کے باوجود کسی پادری کی ہلاکت برداشت نہ کر سکیں گے ورنہ شاید وہ فادر جوزف کو گولی نہ مارتے"۔ ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر فرینکسٹائن کا کسی پادری سے آخر کیا جھگڑا تھا کہ اس نے اسے گولی مارنے سے بھی دریغ نہ کیا"۔ ——— عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم، آج تک تو کبھی انہوں نے کسی پادری سے ملاقات بھی نہ کی تھی، البتہ وہ گرانڈ چرچ کو باقاعدگی سے بھاری چندہ دیتے رہتے تھے"۔ ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو وہ تو جو ہوا سو ہوا تم یہ بتاؤ کہ تم یہاں تک کیسے پہنچ گئے اور اتنی جلدی، مجھے فرینک نے بتایا تھا کہ تم لاپول سے باہر گئے ہوئے ہو"۔ ——— عمران نے کہا۔

"تم نے گن گرین تنظیم کو شاید احمقوں کا ٹولہ سمجھ رکھا ہے۔ یہ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے، سمجھے — اور اس وقت بھی تمہاری یہ کوٹھی مسلح آدمیوں سے گھری ہوئی ہے۔ میں چاہوں تو ایک لمحے میں تمہارے جسم بے جان ہو کر گر سکتے ہیں:" —— ڈینس کا لہجہ یکلخت انتہائی سخت ہو گیا اور عمران اس طرح ہنس پڑا جیسے بزرگ کسی بچے کی احمقانہ بات پر ہنستے ہیں۔

"گن گرین واقعی بین الاقوامی تنظیم ہو گی لیکن کم از کم تم جیسا احمق اس کا چیف باس بننے کے لائق ہرگز نہیں ہے ورنہ تم اس طرح ڈاکٹر تھامسن کو کال کر کے سب کچھ نہ بتا دیتے:" —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ڈینس بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا — کیا مطلب۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا یہ سب کچھ:" —— ڈینس کے منہ سے بے اختیار نکلا اور عمران مسکرا دیا۔

"ہم فرینک کی لاش اس لئے وہاں چھوڑ آئے تھے تاکہ تم اسے دیکھو اور پھر وہی احمقانہ حرکت کرو جو تم نے کی:" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسی احمقانہ حرکت — یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو:" —— ڈینس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار زوردار چیخ نکل گئی۔ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا۔

"خبردار، آئندہ اگر تم نے اپنی زبان سے ایسے گھٹیا الفاظ نکالے تو زبان کھینچ لوں گا:" —— عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ڈینس نے ہونٹ بے اختیار سختی سے بھینچ لئے۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے اب نہ بولنے کی قسم کھالی ہو۔

"سنو ڈینس، اب تک میرا پروگرام صرف اتنا تھا کہ میں زیرو لاسٹری کو تباہ کر کے واپس چلا جاؤں گا لیکن اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تمہاری اس گن گرین تنظیم کا بھی مکمل طور پر خاتمہ کر دوں۔ اس لئے تم مجھے تفصیل سے بتاؤ گے کہ گن گرین کا اصل ہیڈ کوارٹر کہاں ہے:" —— عمران کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا — کچھ بھی نہیں:" —— ڈینس نے لہجے میں بھی سختی تھی۔

"او۔ کے پھر تم قبر میں پہنچ کر ہمیشہ کے لئے آرام کرو، میں خود ہی سب کچھ معلوم کر لوں گا:" —— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر وہ بڑے سرد مہرانہ انداز میں آگے بڑھا اور اس نے پسٹل کی نال ڈینس کی دونوں آنکھوں کے درمیان رکھ کر اسے آہستہ سے دبا دیا۔

"رک جاؤ — رک جاؤ، مجھے مت مارو، رک جاؤ، میں بتاتا ہوں — رک جاؤ:" —— یکلخت ڈینس نے چیختے ہوئے کہا۔

"بتاؤ:" —— عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر راس فیلڈ میں ہے، میں وہاں گیا تھا:" —— ڈینس نے جلدی سے کہا۔

"وہاں کا انچارج کون ہے، تفصیل بتاؤ:" —— عمران نے کہا اور ڈینس نے اسے تفصیل بتا دی۔

"او۔ کے، اب یہ بتاؤ کہ تم نے ڈاکٹر تھامسن سے کیا کہا تھا، اسے کیا ہدایات دی تھیں اور تمہیں یہاں ہماری موجودگی کا کیسے پتہ چلا۔ سب کچھ

بتادو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا ورنہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔" ——— عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

" پہلے تم وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے۔ اگر تم وعدہ کر لو تو میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ زیرو لاسٹری کو خود ہی تباہ کردوں گا اور یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ گن گرین کبھی پاکیشیا کے خلاف کام نہ کرے گی" ——— ڈیتس نے بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ پہلے" ——— عمران نے پسٹول کی نال کو اور زیادہ دباتے ہوئے کہا اور ڈیتس نے جلدی سے دفتر میں پہنچ کر فرینک کی لاش دیکھنے سے لے کر یہاں تک پہنچنے کی پوری تفصیل بتا دی۔ ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتا دیا کہ اس نے ڈاکٹر تھامسن کو کیا ہدایات دی ہیں۔

"تم زیرو لاسٹری کو کیسے تباہ کرو گے" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تمام لاسٹریوں میں ایسے انتظامات موجود ہیں کہ چیف باس جس وقت چاہے ایک مخصوص فریکوئنسی پر سپیشل کال کر کے وہاں موجود خفیہ کمپیوٹر کو کاشن دے کر پوری لاسٹری اڑوا سکتا ہے۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے ایسے انتظامات خود کئے تھے کیونکہ لاسٹریاں صرف کائز لینڈ میں ہی نہیں ہیں بلکہ ایکریمیا میں بھی ہیں اور ڈاکٹر فرینکسٹائن ہر وقت ان لاسٹریوں کا خیال نہ رکھ سکتے تھے اس لئے انہوں نے ایسے انتظامات کرائے تھے اور ان کے علاوہ صرف مجھے وہ سب کاشنز معلوم ہیں اور کسی کو معلوم نہیں ہیں" ——— ڈیتس نے کہا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے ایسے جدید انتظامات کر رکھے ہوں گے۔

"کیا یہ سب کاشنز تمہیں زبانی یاد ہیں، حالانکہ ایسا ممکن نہیں ہے" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"میری خاص ڈائری میں کوڈ میں درج ہیں اور وہ ڈائری میرے دفتر میں ہے لیکن اس ڈائری تک صرف میں ہی پہنچ سکتا ہوں اور کوئی آدمی نہیں پہنچ سکتا" ——— ڈیتس نے جلدی سے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ ہم تمہیں اس ڈائری کے چکر میں رہا کر دیں اور تم باہر جا کر ہمیں ہی ختم کر دو ——— سوری ڈیتس ہم تمہاری طرح احمق نہیں ہیں" عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"تت تت تم نے سب کی بات کی تھی، زیرو لاسٹری کا کاشن تو مجھے زبانی یاد ہے" ——— ڈیتس نے جلدی سے کہا۔

"سنو، اگر تم صحیح کاشن بتا دو اور اس کاشن پر اگر واقعی زیرو لاسٹری تباہ ہو جائے تو پھر میرا وعدہ ہے کہ تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا اور تمہاری گن گرین کو بھی تباہ نہ کروں گا" ——— عمران نے کہا۔

"میں ——— میں بتاتا ہوں، اگر ایک لاسٹری کی قربانی دینے سے میری جان اور گن گرین بچ سکتی ہے تو مجھے یہ سودا منظور ہے" ——— ڈیتس نے جلدی سے کہا تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔

"ٹائیگر، لانگ رینج ٹرانسمیٹر لے آؤ" ——— عمران نے سائیڈ پر کھڑے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"بتاؤ کیا کاشن ہے" ——— عمران نے کہا تو ڈیتس نے جلدی سے سپیشل فریکوئنسی اور پھر سپیشل کاشن بتا دیا۔

"اس سے کیا ہوگا، یہ تفصیل بھی بتا دو۔" ——— عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خفیہ کمپیوٹر فائر کا آرڈر دے دے گا اور لاسٹری کے خفیہ حصوں میں چھپے ہوئے کمپیوٹر کنٹرول انتہائی طاقتور بم پھٹ جائیں گے اور لاسٹری مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی۔" ——— ڈینس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ٹائیگر کمرے میں واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر اس کے ہاتھ سے لیا اور پھر اس پر ڈینس کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ جیسے ہی فریکونسی ایڈجسٹ ہوئی ٹرانسمیٹر کا کال دینے والا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگ گیا تو عمران سمجھ گیا کہ فریکونسی درست بتائی گئی ہے اور اس خفیہ کمپیوٹر سے رابطہ قائم ہو گیا ہے۔ عمران نے بٹن دبایا اور کاشن کے مخصوص الفاظ بولنے شروع کر دیئے۔ جیسے ہی اس کے منہ سے آخری لفظ نکلا بلب جھماکے سے بجھ گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔ جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی وہ لاسٹری تباہ بھی ہو چکی ہے یا نہیں۔

"میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ گن گرین کی انتہائی قیمتی زیرو لاسٹری وہاں موجود آدمیوں سمیت تباہ ہو چکی ہے۔ اب تم بھی اپنا وعدہ پورا کرو۔" ——— ڈینس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پہلے میں چیک تو کر لوں۔" ——— عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر وہ فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی جو ڈاکٹر تھامسن کے لئے مخصوص تھی اور جس پر وہ پہلے فرینک کے لہجے میں ڈاکٹر تھامسن سے بات چیت کر چکا تھا۔

لیکن فریکونسی ایڈجسٹ ہونے کے باوجود جب رابطہ قائم نہ ہوا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کا مطلب تھا کہ واقعی لاسٹری تباہ ہو چکی ہے۔

"ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو بلاؤ۔" ——— عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر تیزی سے مڑ کر دوبارہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں نمایاں تھیں۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس کمرے میں داخل ہوا تو جوزف اور جوانا اس کے ساتھ تھے۔

"تم دونوں کار لے کر جاؤ اور پہاڑوں میں جا کر یہ چیک کرو کہ کیا واقعی زیرو لاسٹری تباہ ہو چکی ہے یا نہیں۔" ——— عمران نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے واپس چلے گئے۔

"تمہاری وہ ڈائری کہاں موجود ہے۔ اس کی پوری تفصیل بتاؤ۔" ——— عمران نے ڈینس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے اس کا کیا کرنا ہے۔ تمہارا مقصد پورا ہو چکا ہے۔ زیرو لاسٹری فونک ماسٹر اور اسے ایجاد کرنے والے سائنسدانوں سمیت ختم ہو چکی ہے اور میں نے وعدہ کر لیا ہے کہ گن گرین کبھی پاکیشیا کے خلاف کوئی کام نہ کرے گی۔" ——— ڈینس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو ڈینس۔ میں تمہاری باقی لاسٹریوں کو تباہ نہیں کرنا چاہتا لیکن میں ان کے تباہ کرنے والے کاشنز کو اپنے پاس بطور حفظ ماتقدم کے طور پر رکھنا چاہتا ہوں تاکہ تم یا تمہاری تنظیم دوبارہ ہمارے خلاف حرکت میں نہ آ سکے۔" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے، لیکن تم اس جگہ تک پہنچ ہی نہیں سکتے سوائے

میرے اور کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ تم مجھے آزاد کر دو اور پھر میرے ساتھ چلو میں
تمہیں خود اس کی نقل دے دوں گا۔" ——— ڈینس نے جواب دیا۔

"سنو ڈینس، میرا مقصد واقعی پورا ہو چکا ہے اور اب مجھے تمہیں زندہ
چھوڑ کر کوئی خطرہ مول لینے کا کوئی فائدہ بھی نہیں، میں صرف اپنے وعدے
کی غرض سے تمہیں زندہ چھوڑنے پر آمادہ ہوں ورنہ پستول کی ایک گولی میرے
باقی تمام مسائل حل کر سکتی ہے۔" ——— عمران کا لہجہ اور زیادہ سخت
ہو گیا۔

"ٹھیک ہے، ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ ڈائری
کہاں ہے لیکن ایک بات خاص طور پر بتا دوں یہ ڈائری مجھے ڈاکٹر فرینکسٹائن
نے دی تھی اور ڈاکٹر فرینکسٹائن کے الفاظ مجھے آج تک یاد ہیں۔ انہوں نے
کہا تھا کہ میں نے اس ڈائری کے گرد ایسا طلسماتی حصار قائم کر دیا ہے
کہ میری موت کے بعد بھی صدیوں تک یہ طلسماتی اثر قائم رہے گا اور اگر کسی
نے بھی اس ڈائری کو ان کی اجازت کے بغیر کھولنے کی کوشش کی تو سیاہ
دلدل میں رہنے والی عفریت اس پر جھپٹ پڑے گی چنانچہ میں نے آج تک
جرأت بھی نہیں کی کہ اس ڈائری کو کھول سکوں۔ زیرو لاسٹری کا کاشن مجھے
زبانی طور پر اس لئے معلوم تھا کہ یہ لاسٹری اس ڈائری کے بہت بعد میں
قائم کی گئی اور اس کا کاشن ڈائری میں درج ہی نہ ہے۔" ——— ڈینس
نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا ڈاکٹر فرینکسٹائن ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکا تو اس کی شیطانی قوتیں
ہمارا کیا بگاڑ سکیں گی، تم بے فکر رہو ہمارے پاس ایسا نورانی علم موجود
ہے جس کے مقابلے میں شیطانی قوتیں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتیں۔" ———

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں واقعی میں بھول گیا تھا۔ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے خود اعتراف کیا تھا
کہ تم لوگ اس کے علم سے باہر ہو چکے ہو اور تمہیں دوبارہ اپنے علم کے
دائرے میں لانے کے لئے بھی اس نے کوئی خاص عمل کرنا چاہا تھا اور پھر
اچانک یہ اطلاع ملی کہ اس نے عمل چھوڑ کر فادر جوزف کو بلایا اور پھر وہ
ہلاک ہو گیا۔" ——— ڈینس نے کہا اور پھر اس نے تفصیل سے وہ جگہ
بتا دی جہاں وہ ڈائری ایک باکس میں بند موجود تھی۔ عمران نے اس سے
اس کے ماتحتوں کے بارے میں مزید سوالات کئے اور پھر وہ ٹائیگر کو وہیں
رکنے کا کہہ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔ اس نے دوسرے کمرے
میں موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ——— ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈینس بول رہا ہوں چیف باس" ——— عمران نے ڈینس کے
لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس چیف، راجر بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے بولنے
والے کا لہجہ مودبانہ ہو گیا تھا۔

"راجر میرے دفتر میں جا کر شمالی اور جنوبی دیوار کے کونے کی جڑ میں
تین بار زور سے اپنے بوٹ کی ٹو سے ضرب لگاؤ تو شمالی دیوار میں ایک الماری
نمودار ہو گی۔ اس الماری کے نچلے خانے میں ایک سائیڈ خفیہ خانہ موجود ہے
اس پر حروف والا تالہ لگا ہوا ہے۔ تم بلیک کے حروف ملاؤ گے تو یہ تالا
کھل جائے گا۔ اس خانے میں ایک سیاہ رنگ کا باکس موجود ہے۔ وہ باکس
اٹھاؤ اور خود یہاں اسٹن کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ سو چار پہنچ جاؤ، گیٹ پر

ایک مقامی آدمی آئے گا جس کا نام راشل ہے، وہ لفظ بلیک ادا کرے گا تو تم یہ باکس اسے دے کر واپس چلے جانا، کیا تم سمجھ گئے ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے ڈیتھس کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس مگر۔۔۔۔"۔۔۔۔۔ راجر نے ہچکچاتے ہوئے انداز میں کچھ کہنا چاہا۔

"میں ایک انتہائی ضروری کام میں مصروف ہوں، دشمنوں نے زیرو لاسٹری تباہ کر دی ہے اور ان دشمنوں کو فوری طور پر ٹریس کرنے کے لئے مجھے اس باکس کی ضرورت ہے، تم فوراً یہ باکس یہاں پہنچا دو"۔۔۔۔۔ عمران نے لہجے کو اور زیادہ سخت کرتے ہوئے کہا۔

"زیرو لاسٹری ۔۔ اوہ اوہ باس، ویری بیڈ مگر۔۔۔۔"۔۔۔۔۔ راجر نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو، ہمارے بوکھلانے سے دشمن ٹریس نہیں ہوں گے، جلدی کرو وقت مت ضائع کرو"۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا اور خود وہ برآمدے میں رک کر راجر کا انتظار کرنے لگا۔ تقریباً دس منٹ بعد اسے پھاٹک کے سامنے کار رکنے کی آواز سنائی دی اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ لان میں ہی تھا کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔ عمران نے چھوٹا پھاٹک کھولا جس کا کنڈہ بند نہ تھا کیونکہ جوزف اور جوانا جاتے ہوئے بڑا پھاٹک اندر سے بند کر کے اس چھوٹے پھاٹک سے گئے تھے۔

"باکس لے آئے ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے کار کے ساتھ کھڑے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارا کیا نام ہے"۔۔۔۔۔ اس نوجوان نے عمران کو سر سے پیر تک غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"راشل"۔۔۔۔۔ عمران نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس باکس کی بات کر رہے ہو"۔۔۔۔۔ اس نوجوان نے جو یقیناً راجر تھا دوبارہ پوچھا۔

"بلیک باکس"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"او۔ کے"۔۔۔۔۔ راجر نے کہا اور مڑ کر اس نے کار کا دروازہ کھولا اور پھر اس کے ڈیش بورڈ سے ایک چھوٹا سا گہرے سیاہ رنگ کا باکس نکالا اور اسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"او۔ کے، اب تم جا سکتے ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے باکس لیتے ہوئے کہا۔ راجر نے کچھ کہنے کے لئے ہونٹ کھولے لیکن پھر ہونٹ بھینچ کر وہ مڑا اور کار میں سوار ہو گیا۔ کار بیک ہوئی اور پھر تیزی سے مڑ کر واپس چلی گئی۔ عمران باکس لے کر واپس مڑا ہی تھا کہ اسے کالونی کی طرف سے جوزف اور جوانا کی کار واپس آتی دکھائی دی، وہ وہیں رک گیا۔ کار تیزی سے مڑ کر گیٹ کے سامنے رکی اور جوانا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"ماسٹر، وہ لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے۔ یوں سمجھ لو پوری دو پہاڑیاں ہی روئی کے گالوں کی طرح اڑ گئی ہیں، ہر طرف سائنسی پرزے اور انسانی کٹی پھٹی لاشیں بکھری ہوئی ہیں۔ پولیس فورس نے وہ پورا علاقہ گھیر رکھا ہے"۔۔۔۔۔ جوانا نے نیچے اترتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"او۔ کے۔" ——— عمران نے کہا اور باکس اٹھائے واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ڈینس والے کمرے میں باکس سمیت پہنچ گیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں وہ سیاہ باکس موجود تھا اور ڈینس ہونٹ بھینچے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تمہاری بات درست نکلی ہے ڈینس ——— زیرو لاسٹری واقعی تباہ ہو چکی ہے ویسے مجھے معلوم ہی نہ تھا کہ یہ لاسٹری اس طرح تباہ ہو سکتی ہے۔ اگر مجھے اندازہ ہوتا تو میں یہاں آتے ہی سب سے پہلے تمہیں استعمال کرتا۔ بہرحال یہ باکس بھی آگیا ہے۔ اب میں اسے کھول کر دیکھتا ہوں۔ اگر واقعی وہ ڈائری اس کے اندر موجود ہوئی تو پھر تمہیں آزاد کر دوں گا۔" ——— عمران نے کہا۔

"وہ اس میں ہے لیکن ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن نے اسے نہ کھولنے کا سختی سے حکم دیا تھا۔ آگے تمہاری مرضی۔" ——— ڈینس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس نے تمہیں روکنے کے لئے ایسا کہا تھا مجھے نہیں۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور باکس کو کھولنے کے لئے اسے چیک کرنے لگا۔ کیونکہ باکس چاروں طرف سے اس طرح بند تھا جیسے وہ ٹھوس لکڑی کا بنا ہوا ہو۔ باکس کے چاروں طرف عجیب و غریب شیطانی انداز کی تصویریں لکڑی میں کھدی ہوئی تھیں۔ ایک دوسرے سے مختلف لیکن سب تصویریں انتہائی بھیانک چہروں والی عجیب و غریب مخلوق کی تھیں۔ اسی لمحے جوزف اور جوانا بھی کمرے میں داخل ہوئے۔

"ارے باس ——— یہ یہ مقدس باکس تمہارے ہاتھوں میں، اوہ باس یہ تو زولا دیوتا کا مقدس باکس ہے۔ باس اسے فوراً کسی اندھے کنوئیں میں پھینک دو ورنہ زولا دیوتا شامیری قبیلے کی کالی دلدل سے نکل کر ہم سب پر قیامت بن کر

ٹوٹ پڑے گا۔ باس اسے فوراً پھینک دو —— پلیز باس۔" ——— یکلخت جوزف نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید خوف و ہراس نمایاں تھا۔

"ارے ارے تم افریقہ کے پرنس ہو کر ڈر رہے ہو، پرنس تو بڑے بہادر ہوتے ہیں۔" ——— عمران نے باکس کو غور سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"باس باس، فار گاڈ سیک اسے پھینک دو، اسے مت کھولو۔ زولا دیوتا اندھیروں کی روح کہلاتا ہے اور اس باکس میں اس نے اندھیروں کی خوفناک شیطانی قوتیں قید کی ہوئی ہیں۔ اس باکس کو ہاتھ لگانے سے تو شامیری قبیلے کا وچ ڈاکٹر آگوناش بھی ڈرتا تھا۔" ——— جوزف نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

جوزف کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی۔ دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے عمران پر اس طرح جھپٹا جس طرح عقاب کسی چڑیا پر جھپٹتا ہے۔ عمران کو شاید خواب میں بھی توقع نہ تھی کہ جوزف ایسی حرکت بھی کر سکتا ہے اس لئے وہ اس کے اس اچانک جھپٹنے پر فوری ردعمل کا مظاہرہ نہ کر سکا اور جوزف نے یکلخت اس کے ہاتھوں سے باکس جھپٹا اور بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"جوزف۔" ——— عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بات کرنے کی بجائے جوزف کو کوڑا مار رہا ہو اور دوڑتا ہوا جوزف یکلخت رکا اور پھر عمران کی طرف مڑ گیا۔ اس کا چہرہ خوف سے دھواں دھواں ہو رہا تھا۔

"باس، میں مجبور ہوں۔ میں تمہیں مرتا نہیں دیکھ سکتا، باس پلیز۔" ———

جوزف نے خوف سے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ باکس مجھے دو"۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ب۔ بب باس تم اس باکس کو کھولنا چاہتے ہو ناں"۔۔۔۔۔ اچانک جوزف کے چہرے کے تاثرات تیزی سے بدلنے لگے۔

"ہاں، مجھے دو یہ باکس"۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"باس، میں تمہارا حقیر غلام ہوں، تم عظیم آقا ہو، عظیم ترین آقا اور غلام ہمیشہ اپنی جان آقاؤں کی زندگی بچانے کے لئے قربان کر دیا کرتے ہیں۔ میں خود یہ باکس کھول دیتا ہوں۔ میں اپنی جان کی قربانی دے دیتا ہوں باس، مجھے معاف کر دینا باس، اپنے اس غلام کو معاف کر دینا باس"۔۔۔۔۔

جوزف نے انتہائی پرسوز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے باکس کی ایک سائیڈ پر انگلی رکھ کر اسے مخصوص انداز میں گھمایا تو باکس کا ڈھکنا کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اوپر کو اٹھا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور پورے کمرے میں انتہائی گہرا اندھیرا سا چھا گیا۔ اس کے ساتھ ہی انتہائی خوفناک اور غیر انسانی چیخیں سنائی دینے لگیں جن میں جوزف کی روح فرسا چیخ بھی شامل تھی۔ ایسی چیخ جیسے اس کے جسم سے کوئی جبراً اس کی روح کو باہر نکال رہا ہو۔۔۔۔ پھر اس اندھیرے میں روشنیاں سی چمکیں اور اس کے ساتھ ہی ایک اور خوفناک دھماکہ ہوا اور کمرہ پہلے کی طرح روشن ہو گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر حیرت انگیز اور اچانک ہوا کہ عمران جوانا اور ٹائیگر تینوں بت بنے کھڑے نظر آ رہے تھے۔ ڈینس اسی طرح کرسی سے بندھا بیٹھا تھا لیکن اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں اور چہرہ

اس قدر زرد نظر آ رہا تھا جیسے اس کے جسم سے سارا خون کسی نے نچوڑ لیا ہو۔ فرش پر ایک طرف سیاہ رنگ کی ایک ڈائری بھی پڑی تھی جس کے ساتھ جوزف بھی اوندھے منہ پڑا ہوا نظر آ رہا تھا لیکن وہ سیاہ رنگ کا باکس موجود نہ تھا۔

عمران نے یکلخت جھرجھری لی اور تیزی سے جوزف کی طرف بڑھا۔ اس نے جوزف کو سیدھا کیا اور پھر اس کے دل پر ہاتھ رکھ دیا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے، جوزف زندہ تھا۔ عمران نے اسے بری طرح جھنجھوڑنا شروع کر دیا لیکن باوجود کوشش کے جوزف ہوش میں نہ آ رہا تھا۔ جب عمران نے اپنے طور پر تمام جتن کر لئے تو وہ ہونٹ بھینچتے ہوئے اٹھا اور اس نے اب تک بت بنے کھڑے ٹائیگر سے مخاطب ہو گیا۔

"ٹائیگر جا کر فون یہاں لے آؤ، میں پروفیسر مورگن سے بات کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا تو ٹائیگر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"مم۔ مم نے کہا تھا تمہیں"۔۔۔۔۔ ڈینس کی مری مری سی آواز سنائی دی۔ عمران نے کوئی جواب نہ دیا، وہ خاموش کھڑا تھا۔

چند لمحوں بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس نے فون پیس اٹھایا ہوا تھا۔ اس نے پلگ وہاں کمرے میں موجود ساکٹ سے لگایا اور فون میز پر رکھ دیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھایا اور پھر وہ تیزی سے ڈینس کی طرف مڑا۔

"کیمپ یارک کا رابطہ نمبر کیا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں ڈینس سے پوچھا تو ڈینس نے نمبر بتا دیا اور عمران نے تیزی سے نمبر

ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی اور عمران آواز سنتے ہی پہچان گیا کہ یہ آواز پروفیسر مورگن کے ملازم کی ہے۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں پروفیسر مورگن سے بات کراؤ" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد پروفیسر مورگن کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

"یس مورگن بول رہا ہوں" ——— پروفیسر کے لہجے میں حیرت تھی اور عمران نے جواب میں اسے باکس اور پھر یہاں ہونے والے تمام واقعے کی تفصیل بتا دی۔

"جوزف کسی طرح بھی ہوش میں نہیں آرہا پروفیسر، اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے کہ یہ سارا چکر کیا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"جوزف نے تمہیں درست بتایا تھا۔ یہ باکس واقعی زولا کا مقدس باکس تھا جسے ڈاکٹر فرینکسٹن نے حاصل کر رکھا تھا۔ اس نے زولا کی روح کو اپنے قبضے میں کر لیا تھا اور اسی وجہ سے وہ دنیا کا سب سے بڑا ساحر بن گیا تھا اور اس کے مرنے کے بعد زولا کی روح آزاد ہو گئی۔ بہرحال یہ طویل بات ہے، تم مجھے اپنا فون نمبر بتا دو مجھے اس سلسلے میں ایک خاص عمل کرنا پڑے گا پھر ہی میں بتا سکوں گا کہ جوزف کے ساتھ کیا ہوا اور اب کیا وہ ٹھیک بھی ہو سکتا ہے یا نہیں" ——— دوسری طرف سے پروفیسر مورگن کی آواز سنائی دی۔

"کتنی دیر لگے گی آپ کو" ——— عمران نے کہا۔

"آدھا گھنٹہ بھی لگ سکتا ہے اور کم بھی" ——— پروفیسر مورگن نے جواب دیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹاپ کریڈل پر لکھا ہوا نمبر پڑھ کر بتا دیا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھا اور اس ڈائری کی طرف بڑھ گیا جو ابھی تک فرش پر گری ہوئی تھی، اس نے ڈائری کو اٹھایا اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ اس میں واقعی ایکریمیا اور یورپ کے دوسرے ملکوں میں پھیلی ہوئی گن گرین کی لاسٹریوں کی تفصیلات اور ساتھ ہی مخصوص فریکوئنسز اور کاشنز وغیرہ پوری تفصیل سے درج تھے۔ عمران نے ڈائری جیب میں ڈالی اور پھر جوانا سے مخاطب ہو گیا۔

"جوانا۔ ڈینس کو آزاد کر دو۔ اب گن گرین کی روح میری جیب میں ہے اگر ڈینس نے کوئی غلط حرکت کی تو میں اس کی سب لاسٹریاں تباہ کر دوں گا" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا ڈینس کی طرف بڑھ گیا۔

"میں نے وعدہ کیا ہے اور میں آئندہ بھی وعدہ پورا کروں گا، تمہیں یا تمہارے ملک کو کبھی گن گرین سے کوئی شکایت نہ ہوگی" ——— ڈینس نے رسیوں کی گرفت سے آزاد ہوتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اسے کوئی جواب دیتا میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اتنی جلدی پروفیسر نے کیوں کال کر دی" ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس عمران بول رہا ہوں" ——— عمران نے کہا۔

"ڈلنشا بول رہی ہوں عمران، تم کوٹھی میں پہنچ گئے ہو۔ میں وہاں آئی تھی لیکن کوٹھی لاکڈ تھی۔ میں تم سے فوری طور پر ملنا چاہتی ہوں" ــــــ دوسری طرف سے ڈلنشا کی آواز سنائی دی۔

"کیوں کیا کام ہے تمہیں مجھ سے" ــــــ عمران کا لہجہ بے پناہ سخت تھا۔

"ارے تم یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہو، میں تمہاری ملازم تو نہیں ہوں۔ میں تو تمہارے فائدے کے لیے تم سے ملنا چاہتی تھی۔ گن گرین تمہارے پیچھے لگی ہوئی ہے اور میں تمہیں بچانا چاہتی ہوں" ــــــ دوسری طرف سے ڈلنشا نے روٹھتے ہوئے سے لہجے میں کہا۔

"شکریہ ــــ تمہیں ہماری فکر کرنے کی ضرورت نہیں" ــــــ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ ڈینس اب کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

"ٹھیک ہے ڈینس، تم اب جا سکتے ہو۔ جوانا جا کر مسٹر ڈینس کو پھاٹک تک چھوڑ آؤ" ــــــ عمران نے ڈینس اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں ابھی یہیں رکوں گا، میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھی جوزف کا کیا ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے میں تمہاری کوئی مدد کر سکوں" ــــــ ڈینس نے پرخلوص لہجے میں کہا تو عمران نے سر ہلا دیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت ذہنی طور پر بری طرح الجھا ہوا ہے۔

پھر تقریباً پندرہ منٹ کے وقفے کے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس عمران بول رہا ہوں" ــــــ عمران نے اسی طرح الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مورگن بول رہا ہوں" ــــــ دوسری طرف سے پروفیسر مورگن کی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔

"یس پروفیسر ــــ کیا نتیجہ نکالا آپ نے" ــــــ عمران نے کہا۔

"علی عمران مجھے افسوس ہے کہ اب تمہارا ساتھی جوزف کبھی ہوش میں نہ آ سکے گا۔ اس نے وہ باکس کھول کر زولا کے قہر کو دعوت دی۔ زولا نے تو اسے ہلاک کرنے کے لئے وار کیا تھا لیکن نجانے وہ کیوں صرف بیہوش ہوا ہے۔ اب اسے ہوش میں لانے کی ایک ہی صورت ہے کہ زولا کی روح کو دوبارہ قبضے میں کیا جائے اور ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے آئی ایم سوری عمران" پروفیسر مورگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے شکریہ پروفیسر" ــــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کیا اب واقعی جوزف کبھی ہوش میں نہ آ سکے گا" ــــــ جوانا نے انتہائی دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں نہیں آئے گا، البتہ مجھے اسے اسی صورت میں پاکیشیا لے جانا ہو گا وہاں ایسے ایسے بزرگ موجود ہیں جو ان شیطانی قوتوں کا توڑ کر سکتے ہیں اور اب مجھے یہ بات بھی سمجھ آگئی ہے کہ جوزف ہلاک ہونے کی بجائے صرف بیہوش کیوں ہوا ہے۔ اس کے پاس قرآنی حروف مقطعات موجود تھے۔ اس وجہ سے اس بدروح کا وار پوری طرح نہیں چل سکا ورنہ شاید جوزف ہلاک بھی ہو جاتا" ــــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میں اسے اس حالت میں پاکیشیا بھجوانے میں تمہاری مدد کروں گا' عمران تم فکر نہ کرو میں ابھی انتظامات کرتا ہوں"۔۔۔۔ ڈینس نے پرخلوص لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک کال بیل بجنے کی آواز کوٹھی میں گونج اٹھی۔

"جاؤ جوانا دیکھو کون ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ احمق عورت ڈلنشا ہو گی' اُسے ٹال دو میں اس وقت ذہنی طور پر انتہائی الجھا ہوا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد جب باہر سے ڈلنشا کے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دیں تو عمران خود بھی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اسے آنے دو جوانا"۔۔۔۔ عمران نے برآمدے میں پہنچ کر اونچی آواز میں چھوٹے پھاٹک پر چٹان بنے کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور جوانا ایک طرف ہٹ گیا۔ ڈینس اور ٹائیگر بھی کمرے سے نکل کر برآمدے میں عمران کے ساتھ آ کھڑے ہوئے تھے۔

"مجھے تم روک رہے ہو' مجھے۔۔۔ میں نے ہی تمہیں کوٹھی دی اور تم مجھے ہی روک رہے ہو۔ ارے یہ تم بولے تھے۔ آواز تو عمران کی تھی مگر تمہاری شکل' آخر تمہاری اصل شکل کیا ہے"۔ ڈلنشا نے برآمدے کی طرف بڑھتے ہوئے چیخ کر کہنا شروع کیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا وہ ایک بار پھر چیخ پڑی۔

"ڈینس اور فرینک دونوں یہاں"۔۔۔۔ ڈلنشا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ٹائیگر چونکہ فرینک کے میک اپ میں تھا اس لئے ظاہر ہے ڈلنشا اسے فرینک ہی سمجھ رہی تھی۔

"گن گرین نے مسٹر عمران سے دوستی کر لی ہے اور یہ فرینک نہیں ہے'

عمران صاحب کا ہی ساتھی ہے"۔۔۔۔ عمران کی بجائے اس کے ساتھ کھڑے ڈینس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا کمال ہے کہ تم جیسا شخص بھی کسی سے دوستی کرے' یہ یقیناً کوئی چکر ہو گا"۔۔۔۔ ڈلنشا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مس ڈلنشا' میں اس وقت ذہنی طور پر بُری طرح الجھا ہوا ہوں اس لئے پلیز آپ۔۔۔۔"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"دوستی کے باوجود الجھے ہوئے ہو' کیوں کیا الجھن ہے تمہیں اور سنو مجھے تم سے صرف اس لئے ہمدردی ہے کہ تم نے میرے ڈیڈی کو حیرت انگیز طور پر ٹھیک کر دیا تھا ورنہ مجھے تمہاری کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ مجھے بتاؤ تمہیں کیا الجھن ہے۔ ہو سکتا ہے میں تمہاری الجھن دور کر کے تمہارا وہ احسان اتار دوں جو تم نے ڈیڈی کو ٹھیک کر کے مجھ پر کیا ہے"۔۔۔۔ ڈلنشا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے عمران کے اس فقرے سے دلی تکلیف پہنچی ہو۔

"وہ کوئی احسان نہ تھا مس ڈلنشا' تمہارے ڈیڈی ٹھیک ہو سکتے تھے' یہاں کے ڈاکٹر ان کی بیماری کی اصل نوعیت نہ سمجھ سکے تھے اور مجھے اس کا علم تھا اس لئے میں نے انہیں ٹھیک کر دیا تھا لیکن مجھے جو الجھن درپیش ہے اس میں تم کوئی مدد نہیں کر سکتیں۔ مجھے اب یہاں سے فوری واپس جانا ہے۔ اس لئے میں تمہیں ٹال رہا تھا"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ آخر ایسی کیا الجھن ہے' تم بتاؤ تو سہی"۔۔۔۔ ڈلنشا چونکہ

عورت تھی اس لئے وہ بھی ضد پر اڑ گئی۔

"میں بتاتا ہوں"۔ ـــــ ڈینس نے کہا اور اس نے ڈاکٹر فرینکسٹائن کے باکس کو کھولنے سے لے کر جوزف کے بیہوش ہونے اور پھر پروفیسر مورگن کی کال تک سب کچھ بتا دیا۔

"زولا کی روح، اوہ اوہ کہاں ہے تمہارا ساتھی"۔ ـــــ ڈلنشا نے بُری طرح تڑپتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی اُبھر آئی تھی۔

"کیا مطلب ـــ کیا تم بھی یہ ساحرانہ علوم جانتی ہو"۔ ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں ـــ لیکن ڈاکٹر فرینکسٹائن نے مجھے اپنی بیٹی بنایا ہوا تھا اور اور وہ مجھے اپنے تجربات اور علم کے بارے میں اکثر بتایا کرتے تھے۔ تم مجھے اپنا ساتھی، کیا نام ہے جوزف ہاں جوزف دکھاؤ تو سہی، ہو سکتا ہے کہ میں اسے ٹھیک کر دوں"۔ ـــــ ڈلنشا نے کہا تو عمران اسے لے کر اندرونی کمرے میں آ گیا جہاں فرش پر جوزف اسی طرح بیہوش پڑا ہوا تھا۔

ڈلنشا تیزی سے جوزف پر جھکی اور اس نے باری باری اس کی دونوں آنکھوں کے پپوٹے کھول کر دیکھے اور دوسرے لمحے وہ سیدھی کھڑی ہو کر ہنس پڑی۔

"قدرت بھی عجیب اتفاقات پیدا کر دیتی ہے۔ تم نے میرے ڈیڈی کو خنجر سے ٹھیک کیا تھا ناں، اب میں تمہارے ساتھی کو بھی خنجر کی مدد سے ہوش میں لا سکتی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اُس وقت جو حالت میری تھی وہی اب تمہاری ہو گی۔ لاؤ وہ تیز نوک والا خنجر مجھے دو، میں ابھی اسے

ٹھیک کر دیتی ہوں"۔ ـــــ ڈلنشا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ـــ کیا تم اس کا آپریشن کرو گی"۔ ـــــ عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں، تم خنجر تو لاؤ"۔ ـــــ ڈلنشا نے اسی طرح ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے ٹائیگر کو اشارہ کیا تو ٹائیگر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک باریک نوک والا تیز دھار خنجر نکال کر ڈلنشا کے ہاتھ میں دے دیا۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ اس وقت واقعی اس کی وہی کیفیت تھی جو سر سبزی کے آپریشن کے وقت ڈلنشا کی تھی لیکن اس نے اسے روکنے کی کوشش نہ کی تھی۔ ڈلنشا نے خنجر ٹائیگر کے ہاتھ سے لیا اور پھر وہ فرش پر لیٹے ہوئے جوزف پر جھک گئی۔ اس کا ہاتھ آہستہ آہستہ جوزف کی گردن کی طرف بڑھ رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ اچانک پوری قوت سے خنجر جوزف کی گردن میں مار دے گی لیکن عمران، ٹائیگر، جوانا اور ڈینس بُت بنے کھڑے تھے۔ عمران کو اس وقت واقعی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ دنیا کا سب سے بڑا احمق ہو جس کے سامنے ایک عام سی لڑکی جوزف کو خنجر مار رہی ہے اور وہ بےبس کھڑا ہوا تھا لیکن شیطانی قوتوں کا چکر ہی ایسا تھا کہ وہ اپنے آپ کو اس معاملے میں واقعی بےبس سا محسوس کر رہا تھا۔ ڈلنشا نے خنجر کی نوک سے جوزف کی گردن پر ایک لمبا سا کٹ ڈالا اور جیسے ہی اس کٹ سے خون نکلا اس نے خنجر ایک طرف پھینکا اور جوزف کی گردن پر اپنے دانت بالکل اس طرح جما دیئے جیسے کوئی شیرنی اپنے شکار کو بھنبھوڑ رہی ہو۔

"کیا ـ کیا کر رہی ہو"۔ ـــــ عمران نے یکلخت چیختے ہوئے

کہا اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے ڈلنشا کو بازو سے پکڑ کر پیچھے کو جھٹکا دیا تو ڈلنشا چیختی ہوئی عقبی دیوار سے پشت کے بل جا ٹکرائی ۔ اس کا منہ جوزف کے خون سے لتھڑا ہوا تھا اور چہرہ واقعی کسی غضبناک شیرنی کا سا نظر آ رہا تھا لیکن اسی لمحے جوزف کے حلق سے کراہ سی نکلی اور اس کا ساکت پڑا ہوا جسم حرکت کرنے لگا اور عمران ایک بار پھر حیرت سے بُت بنا جوزف کو ہوش میں آتے دیکھنے لگا۔

" دیکھا دیکھا جوزف ہوش میں آ رہا ہے۔ میں نے زولا کا طلسم توڑ دیا ہے۔ میں ماٹیری ہوں اور زولا کا طلسم صرف ماٹیری ہی توڑ سکتی ہے۔ دیکھا تم نے " ___ یکلخت ڈلنشا کی مسرت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

اسی لمحے جوزف کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔

" بب بب باس " ___ جوزف نے حیرت بھرے انداز میں سامنے کھڑے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ اٹھنے لگا۔ اس کی گردن پر نہ صرف ڈلنشا کے دانتوں کے نشانات تھے بلکہ وہاں سے خون اب زیادہ تیزی سے نکلنے لگا تھا۔ عمران کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ ڈلنشا نے واقعی انتہائی حیرت انگیز طور پر جوزف کو ہوش دلا دیا تھا۔ حالانکہ پروفیسر مورگن جیسا ساحرانہ علوم کا ماہر اس سلسلے میں بے بسی کا اظہار کر چکا تھا۔ جوانا اور ٹائیگر کے چہروں پر بھی جوزف کو اس طرح ہوش میں دیکھ کر بے پناہ مسرت کا اظہار ہو رہا تھا جبکہ ڈینس حیرت کی شدت سے گنگ کھڑا تھا۔

" ٹائیگر جوزف کو لے جاؤ اور اس کی بینڈیج کر دو اور زہر دور کرنے والا انجکشن بھی لگا دینا " ___ عمران نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر سے

مخاطب ہو کر کہا۔

" زہر دور کرنے والا انجکشن " ___ ٹائیگر نے حیرت بھرے انداز میں چونکتے ہوئے کہا۔

" یار موٹیری میرا مطلب ہے غضبناک شیرنی کے دانتوں میں بھی زہر ہوتا ہے ___ کیوں ڈلنشا " ___ عمران نے کہا اور ڈلنشا جواب منہ میں بھرا ہوا جوزف کا خون تھوک رہی تھی بے اختیار چونک پڑی۔

" کیا ___ کیا کہہ رہے ہو، میرے دانت زہر آلود ہیں " ___ ڈلنشا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے اس طرح غصے سے مجھے مت دیکھو، یہ تو جوزف تھا جنگلوں کا شہزادہ جو غضبناک شیرنی کے بھنبھوڑنے کے باوجود زندہ سلامت ہے۔ میں تو انتہائی کمزور دل آدمی ہوں تم جیسی غضبناک شیرنی کا چہرہ اور اس کے باچھوں سے نکلتا ہوا انسانی خون دیکھ کر ہی مر جاؤں گا۔ مجھے تو تم ڈلنشا ہی نظر آؤ تو بہتر ہے، خوبصورت اور معصوم ڈلنشا " ___ عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور ڈلنشا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی ٹائیگر بھی مسکراتا ہوا جوزف کو بازو سے پکڑ کر دروازے کی طرف لے گیا۔ جوانا اس کی مدد کر رہا تھا۔

ڈلنشا ہنستی ہوئی تیزی سے ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

" حیرت انگیز کام کیا ہے مادام ڈلنشا نے، میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا " ڈینس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے سنا نہیں کہ ڈاکٹر فرینکسٹائن اسے اپنی بیٹی کہتا تھا، اس لئے باپ کا کچھ نہ کچھ علم بیٹی کو بھی منتقل ہو ہی جانا چاہیے " ___ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈیفنس نے سر ہلا دیا۔ عمران حقیقتاً جوزف کے ہوش میں آجانے پر بے حد خوش نظر آرہا تھا۔

"کیا تم واقعی ساحرانہ علوم جانتی ہو؟" ـــــ عمران نے ڈلنشا کے باتھ روم سے باہر آتے ہی اس سے پوچھا۔

"نہیں ـــ انکل ڈاکٹر فرینکسٹائن نے مجھے ایک بار بتایا تھا کہ زولا کی روح جسے وہ اندھیروں کی روح کہتے تھے کے طلسم کا صرف ایک ہی توڑ ہے اور وہ ہے لوہا اور غضبناک شیرنی کے دانت۔ انہوں نے بتایا تھا کہ قدیم افریقی وچ ڈاکٹر اس کا توڑ ایسے ہی کرتے تھے کہ جو زولا کے طلسم کا شکار ہو جاتا پہلے خنجر سے اس کی گردن پر زخم لگاتے اور پھر اسے کسی غضبناک شیرنی کے سامنے ڈال دیتے اور جب وہ غضبناک شیرنی خون کی بو پا کر اسے اپنے دانتوں سے بھنبھوڑتی تو وہ آدمی طلسم سے آزاد ہو جاتا تھا۔ اس کے بعد اس کی قسمت ہوتی تھی کہ اگر قبیلے والے اس غضبناک شیرنی کو علیحدہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو وہ آدمی بچ جاتا تھا ورنہ ختم ہو جاتا تھا اور اس طلسم کی نشانی انہوں نے یہ بتائی تھی کہ اس کے شکار کی آنکھوں میں موجود سفید سیاہی مائل ہو جاتی تھی۔ میں نے اس جوزف کی آنکھوں میں یہ نشانی دیکھی تو یہ تجربہ کر ڈالا کیونکہ مجھے موٹیری کا لقب انکل ڈاکٹر فرینکسٹائن نے ہی دیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ میرے اندر موٹیری کی روح ہے۔ بہر حال میں نے تمہارا احسان اتار دیا اب مجھے دلی طور پر سکون ہو گیا ہے۔" ـــــ ڈلنشا نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اندر نہ صرف موٹیری کی روح ہے بلکہ دانت بھی یقیناً موٹیری کے ہی لگے ہوئے ہیں اور مجھے تو بیچارے پولیس کمشنر سارکی پر رحم آرہا ہے

جو تم جیسی غضبناک شیرنی سے شادی کرنے کا سوچ رہا ہے۔" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈلنشا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اگر وہ مجھ پر اپنی پولیس کمشنری کا رعب ڈالے گا تو پھر اسے بھی موٹیری کے دانتوں کا مزہ چکھنا ہی پڑے گا۔" ـــــ ڈلنشا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اللہ اس پولیس کمشنر پر رحم کرے مجھے تو یہ سوچ کر ہی جھرجھری آرہی ہے کہ اس بیچارے کو تو چھڑانے والا ہی کوئی نہ ہوگا۔ اب تو مجھے بھی محتاط ہونا پڑے گا۔ شادی سے پہلے ہونے والی بیوی کے دانتوں کا معائنہ انتہائی ضروری ہے کہ ہیں تو اسے خوبصورت اور معصوم بیوی سمجھ کر اس پر شوہرانہ رعب ڈالنے کی کوشش کروں اور اس کے منہ میں دانت موٹیری کے ہوں۔" ـــــ عمران نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا تو ڈلنشا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہاری بیوی کو تو دانتوں کے استعمال کی ضرورت ہی نہ پڑے گی تم تو صرف اس کے چہرے پر غصہ دیکھ کر ہاتھ جوڑ دو گے۔" ـــــ ڈلنشا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا تمہارا مطلب ہے کہ میرے ہاتھ کھلے ہوئے ہوں گے۔ کمال ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ شوہر ہو اور دست بستہ نہ ہو۔ میرا مطلب ہے اس کے ہاتھ کھلے ہوئے ہوں۔ ہمارے ہاں تو بیچارے شوہروں کی صرف جیبیں کھلی ہوئی ہوتی ہیں باقی ہر چیز مطلب ہے زبان بند، ہاتھ بند، عقل بند بلکہ وہ سرتاپا بند ہی بند ہوتا ہے۔" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس بار ڈلنشا کے حلق سے نکلنے والے قہقہے سے کمرہ گونج اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

(مکمل ناول)

ٹیکساٹ

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

ٹیکساٹ —— ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جس نے انتہائی آسانی سے عمران کے ملک سے ایک اہم فارمولا چوری کر لیا۔

ٹیکساٹ —— جس کی لیبارٹریاں آسٹریلیا کے انتہائی گھنے جنگل میں تھیں۔ جہاں قدم قدم پر موت کے جال بچھا دیتے گئے تھے۔

سوزین —— ٹیکساٹ کے جنگل کیمپ کی انچارج۔ جسے جنگل کوئن کہا جاتا تھا —— ایک حیرت انگیز کردار۔

ٹیکساٹ —— جس سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو انتہائی خوفناک جنگل میں قدم قدم پر موت کا کھیل کھیلنا پڑا۔

سیاہ معبد —— انتہائی خطرناک جنگل کے درمیان ایک ایسا پُراسرار معبد، جسے بدروحوں کا مسکن کہا جاتا تھا اور پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم ان بدروحوں کا شکار ہو گئی —— انتہائی حیرت انگیز سچویشن۔

ٹیکساٹ —— جس کے کارندوں نے گھنے جنگل میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو باقاعدہ پھانسی پر لٹکا دیا۔

وہ لمحہ —— جب عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا اور جنگل کے وحشی درندے اور ٹیکساٹ کے قاتل درندے ان کا شکار کھیلنے پر تلے ہوئے تھے —— کیا عمران اور اس کے ساتھی واقعی ان کا شکار ہو گئے —— یا ——؟

سربیکاٹ —— آسٹریلیا کی سرکاری تنظیم ایس۔ ایس کے سربراہ —— جنہوں نے عمران کے کہنے پر ٹیکساٹ پر ہاتھ ڈال دیا اور پھر موت ان پر جھپٹ پڑی —— کیا سربیکاٹ ہلاک ہو گئے؟

پیٹر —— ٹیکساٹ کا چیف —— جس نے رسیوں سے بندھے ہوئے عمران پر مسلسل خنجر آزمائی شروع کر دی اور عمران بے بس تھا۔

کیا عمران واقعی بے بس ہو چکا تھا —— ؟ کیا وہ پیٹر کی خنجر زنی کا تختہ مشق بن گیا —— یا ——؟

مسلسل اور جان لیوا جدوجہد۔ انتہائی گھنے جنگلوں میں موت کی آہٹوں میں لپٹا ہوا خوفناک ایڈونچر —— برق رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس —— ایک ایسا ناول جو یقیناً منفرد انداز میں لکھا گیا ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

فلاسٹر پروجیکٹ (ڈبل سنچری نمبر)

مصنف —— مظہر کلیم ایم اے

• فلاسٹر پروجیکٹ —— جو آرک لینڈ میں مکمل کیا جا رہا تھا۔ وہی آرک لینڈ جس کی سیکرٹ سروس کا سربراہ جم مارکر تھا۔

• فلاسٹر پروجیکٹ —— مسلمانوں کے خلاف دنیا بھر کے یہودیوں اور حکومتِ اسرائیل کا ایک خفیہ مگر انتہائی خوفناک پروجیکٹ۔

• جم مارکر —— آرک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف جو اسرائیلی سیکرٹ سروس کو تربیت دے رہا تھا۔

• فلاسٹر پروجیکٹ —— جسے اس قدر خفیہ رکھا گیا تھا کہ جم مارکر سیکرٹ سروس کا چیف ہونے کے باوجود اس سے واقف نہ تھا۔

• فلاسٹر پروجیکٹ —— جس کی حفاظت کی ذمہ داری "مادام بلیک گروپ" کی ذمہ داری تھی۔

• مادام بلیک —— ایک ایسی عورت جو اس پروجیکٹ کی مدد سے پوری دنیا پر حکومت کرنے کی خواہشمند تھی۔

• فلاسٹر پروجیکٹ —— جس کی تلاش اور خاتمے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم براہ راست ایکسٹو (بلیک زیرو) کی سربراہی میں گئی۔

• فلاسٹر پروجیکٹ مشن۔ جس میں عمران کو شامل ہونے سے روک دیا گیا۔ کیوں؟

• فلاسٹر پروجیکٹ —— جس کے خاتمے کے لئے عمران ٹائیگر سمیت علیحدہ اپنے ذاتی خرچ پر آرک لینڈ پہنچ گیا۔

• جم مارکر —— جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو روکنے کے لئے پورے آرک لینڈ میں جگہ جگہ موت کے جال بچھا دیئے۔

• جم مارکر —— جس نے ایکسٹو (بلیک زیرو) کو پہلے ہی قدم پر گرفتار کر کے اپنے ہاتھ سے موت کے گھاٹ اتار دیا اور اس کی لاش غلیظ گٹر میں بہا دی
کیا ایکسٹو ختم ہو گیا —— ؟

• مادام بلیک —— جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو قدم قدم پر عبرتناک شکست سے دوچار کر دیا۔

• عمران اور ٹائیگر جب آرک لینڈ پہنچے تو جم مارکر اور مادام بلیک پاکیشیا سیکرٹ سروس پر مکمل طور پر فتح حاصل کر چکے تھے —— پھر کیا ہوا —— ؟

• مادام بلیک —— جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو زخمی اور بے ہوش کر کے ان کے خاتمے کیلئے کمپیوٹرائزڈ فائٹنگ مشینیں بھیج دیں اور پھر فائٹنگ مشینوں نے ان پر واقعی قیامت توڑنی شروع کر دی۔

• کیا عمران، ٹائیگر، بلیک زیرو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس، جم مارکر اور مادام بلیک کا مقابلہ کر سکے —— یا —— ؟

• کیا عمران اور اس کے ساتھی فلاسٹر پروجیکٹ کا خاتمہ کر سکے یا خود موت کا شکار ہو گئے —— ؟ لمحہ بہ لمحہ بڑھنے والا سسپنس۔ موت کے قہقہوں میں ڈوبا ہوا خوفناک ایکشن، زندگی اور موت کے درمیان ہونے والی خوفناک کشمکش پر مبنی ایک ایسا شاہکار جو جاسوسی ادب کا ناقابل فراموش ایڈونچر کہلانے کا صحیح حقدار ہے۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

لاسٹ فائٹ

مصنف:۔ مظہر کلیم ایم اے

بہادرستان ۔ پاکیشیا کا ہمسایہ ملک جہاں روسیاہ نے غاصبانہ قبضہ کر رکھا تھا اور لاکھوں بہادرستانی مجاہد اس غلامی سے نجات حاصل کرنے کیلئے طویل جہاد میں مصروف تھے۔

بہادرستان ۔ جس کے باغیرت اور بہادر باشندوں نے روسیاہ جیسی سپر پاور کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا تھا مگر ـــــــ؟

لاسٹ فائٹ ۔ روسیاہ کا ایک ایسا ہولناک منصوبہ جس کی تکمیل کے ساتھ ہی لاکھوں بہادرستانی مجاہدین ایک لمحے میں شہید ہو جاتے اور بہادرستان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے روسیاہ کا غلام بن جاتا ـــــــ؟

لاسٹ فائٹ ۔ ایک ایسا خفیہ منصوبہ جس میں روسیاہ کا جدید ترین قاتل ہتھیار استعمال ہونا تھا لیکن بہادرستانی مجاہدین اس منصوبے سے واقف ہو جانے کے باوجود بے بس تھے ـــــــ کیوں ـــــــ؟

لاسٹ فائٹ ۔ جسے روکنے کیلئے بہادرستانی مجاہدین نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مدد کی درخواست کی اور پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران لاکھوں مجاہدین کی زندگیاں بچانے کے لئے دیوانہ وار موت کے دہانے میں کود پڑے۔

جی۔ ٹی۔ ڈان ۔ وہ قاتل ہتھیار جس کی لیبارٹری بہادرستان کے ایسے علاقے میں قائم تھی جہاں تک پہنچنا ہی ناممکن تھا مگر عمران اور اس کے ساتھی ہر ناممکن کو ممکن بنا دینے کے قائل تھے۔ کیا وہ واقعی اس ناممکن کو ممکن بنا سکے ـــــــ؟

ھرات ۔ بہادرستان کا ایک ایسا شہر جہاں روسیاہ کی ایک خاص ایجنسی کا کنٹرول تھا اور جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کیلئے اسے واقعی موت کا شہر بنا دیا۔

ھرات ۔ جہاں عمران اور اس کے ساتھی روسیاہیوں سے اپنی جانیں بچانے کے لئے دیوانہ وار جدوجہد کرتے رہے مگر ـــــــ؟

لالہ ۔ ایک خوبصورت بہادرستانی لڑکی ۔ ایک ایسا کردار جس نے لاسٹ فائٹ میں انتہائی اہم کردار ادا کیا۔

لالہ ۔ جسے عمران نے جان بوجھ کر یقینی موت کے حوالے کر دیا مگر تنویر سے اس کی موت برداشت نہ ہو سکی اور تنویر لالہ کو بچانے کیلئے دیوانہ وار موت کے دہانے میں کود گیا۔ کیا لالہ کو بچایا جا سکا یا تنویر خود بھی موت کا شکار ہو گیا ـــــ؟

لاسٹ فائٹ ۔ بہادرستانی شہروں ۔ بلند و بالا اور انتہائی دشوار گذار پہاڑوں میں لڑی جانے والی ایک ایسی لڑائی جہاں ہر قدم صرف موت کی طرف ہی اٹھتا تھا ـــــــ ہر لمحہ موت کا ہی لمحہ بن گیا تھا۔

لاسٹ فائٹ ۔ لاکھوں بہادرستانی مجاہدین کو موت سے بچانے کے لئے لڑی جانے والی ایسی جنگ جس کا انجام بہرحال موت ہی تھا یقینی اور لازمی موت مگر کس کی موت ـــــــ عمران اور اس کے ساتھیوں کی یا ـــــــ؟

لاسٹ فائٹ ۔ بے پناہ اور جان توڑ جدوجہد پر مبنی ایک ایسی کہانی جسے پڑھنے کے بعد ہمت ۔ حوصلے ۔ جذبے اور بہادری کے نئے معنی آشکارا ہوتے ہیں۔

انتہائی خوفناک حد تک تیز رفتار ایکشن ۔ اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس۔

منفرد انداز میں لکھا گیا ایک ایسا ایڈونچر جو جاسوسی ادب میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران شاگل اور ریکھا کے کرداروں میں ایک ہنگامہ خیز ایکشن کہانی

سارتو مشن

مصنف ---- مظہر کلیم ایم اے

سارتو مشن ---- کافرستان کا ایک ایسا مشن جس کی کامیابی کے بعد وہ پاکیشیا کو ہمیشہ کے لئے اپنا غلام بنا سکتے تھے۔

سارتو مشن ---- جس کی حفاظت کی ذمہ داری پاور ایجنسی پر تھی ---- اور مادام ریکھا پاور ایجنسی کی چیف تھی۔

سارتو مشن ---- جس کے تحفظ کے لئے کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد موت کا جال بُن دیا اور ---- ؟

سارتو مشن ---- جس کی تباہی کے لئے عمران اور اس کے ساتھی دیوانہ وار موت کی اندھی غاروں میں کُودنے پر مجبور ہو گئے۔

سارتو مشن ---- ایک ایسی لیبارٹری جسے ہر طرح سے مکمل طور ناقابلِ تسخیر بنا دیا گیا تھا ---- کیا یہ لیبارٹری تسخیر ہو سکی یا ---- ؟

سارتو مشن ---- جس کو تباہ کرنا تو ایک طرف اس تک پہنچنے کے لئے ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مسلسل اور لمحہ بہ لمحہ یقینی موت سے دیوانہ وار لڑنا پڑا۔

سارتو مشن ---- ویران اور بنجر پہاڑی سلسلوں میں قدم قدم پر بکھری ہوئی موت کے مقابلے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ایسی جان لیوا جدوجہد کہ جس کا ہر لمحہ یقینی موت کا لمحہ بن کر رہ گیا۔

سارتو مشن ---- جس کو تباہ کرنے کے لئے جب تنویر اور دوسرے ممبرز آگے بڑھے تو مادام ریکھا نے انہیں گرفتار کر کے ان پر پٹرول چھڑک کر انہیں زندہ جلانے کا بھیانک منصوبہ بنایا ---- کیا تنویر اور اس کے ساتھی واقعی زندہ جلا دیئے گئے ---- ؟

- ریکھا کی پاور ایجنسی اور شاگل کی سیکرٹ سروس کے مقابلے میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایسے دلیرانہ اقدامات کہ جرأت اور بہادری کے الفاظ بھی اپنے آپ پر فخر کرنے لگے۔
- کیا سارتو مشن کامیاب ہو گیا ---- یا عمران اور اس کے ساتھی اسے تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ---- یا خود موت کی گہری غاروں میں اُتر جانے پر مجبور ہو گئے ---- ؟
- ہیلی کاپٹروں سے برسنے والی گولیاں ---- میزائل بموں کی خوفناک بارش ---- موت کی اندھی چٹانوں پر ایسے جان لیوا مقابلے جن کا تصور ہی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔
- مسلسل اور بے پناہ ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور ایک یادگار کہانی۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک ہنگامہ خیز ناول

بلیو فلم

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

- بلیو فلم۔ ایک ایسی فلم جس نے آخر کار عمران کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈلوا ہی دیں۔
- بلیو فلم۔ جس کی خاطر عمران نے ہزاروں فٹ کی بلندی پر اڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر سے بغیر پیراشوٹ کے چھلانگ لگا دی۔
- بلیو فلم۔ جس کے حصول کے لئے دنیا کی دو بڑی طاقتوں کے ایجنٹ عمران کے مقابلے پر میدان میں کود پڑے۔
- بلیو فلم۔ جس کی خاطر عمران اپنی جان پر کھیل گیا مگر وہ فلم یوں غائب ہو چکی تھی جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔
- بلیو فلم۔ جس کی خاطر سیکرٹ سروس کے ممبران اور دنیا کی دو بڑی طاقتوں کے ایجنٹوں کے درمیان خون کی ہولی کھیلی گئی۔
- بلیو فلم۔ جس کے حصول میں ناکامی پر سر سلطان نے سیکرٹ سروس کو سرکاری طور ختم کر دینے کا اعلان کر دیا۔ انتہائی پر اسرار، ہنگامہ خیز اور ایکشن سے بھرپور کہانی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان